

شاہ ولی اللہ
کی
قرآنی فکر کا مطالعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مولانا محمد محمود عالم قاسمی

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

کی قرآنی فکر کا مطالعہ

پی ایچ ڈی مقالہ

مولانا محمد سعود عالم قاسمی

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت شاہ ولی اللہ

مختار دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

قرآنی فکر کا مطالعہ

مولانا محمد سعید عالم قاسمی

المختار اکبر

عزیز مارکسٹ اردو بازار، لاہور

toobaa-elibrary.blogspot.com

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸	تفسیر محمدیہ	۷	مقدمہ
۱۹	تفسیر جہانی		پیشاب: شامولی الشریعہ پیشتر کے فارسی
۱۹	تفسیر یعقوب چشتی		ترجمہ و تفسیر کا اجمال جائزہ
۲۰	تفسیر مستنک	۱۲	دلائل فارسی تمام و تفسیر بیرون ہندسیہ
۳	مواہب علیہ و تفسیر حسینی	۱۲	تفسیر طبری
۲۱	جواہر تفسیر لفظہ الامیر	۱۳	تفسیر بحر حجت
۲۱	تفسیر شامی	۱۴	تفسیر مولود
۲۱	تفسیر جہاد	۱۴	تفسیر سورہ اذی
۲۲	تفسیر اصوات	۱۵	جامع الروایہ فی تفسیر القرآن لاعاجم
۲۲	جلالہ اللہ	۱۵	کشف الاسرار و روحہ الامرار
۲۲	البحر الموات	۱۶	تفسیر شفی
۲۳	غلامتہ	۱۶	تفسیر زبیدی
۲۳	مدائق الحقائق	۱۶	تفسیر بصائر
۲۴	تفسیر پاک	۱۶	موسیقی التفسیر
۲۴	تفسیر سورہ النور	۱۶	روض الجنان و روض الجنان
۲۴	تفسیر سورہ النور	۱۸	تفسیر عاشق
۲۵	تفسیر سورہ النور	۱۸	لطائف التفسیر
۲۵	تفسیر سورہ النور	۱۸	مشکات القرآن
۲۵	تفسیر سورہ النور	۱۸	کشف الاسرار و روحہ الامرار

سن اشاعت ۱۹۹۸ء۔

جملہ حقوق محفوظ

دائماً لے

زاد پیشہ رشتہ زور سے چھپا کر
شائع کی۔

قیمت - 90 روپے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۴	پوشاب: قرآنِ عظیم پر شاہ ولی اللہ	۴۸	شاہ ولی اللہ کا فرقہ تدریس
۸۴	تسائیف کا تنقیدی مطالعہ	۴۸	شاہ ولی اللہ کے تلامذہ و مریدین
۸۴	المؤرخ الکبیر	۴۸	شاہ ولی اللہ کے علاقہ و معاملات
۹۰	شیخ الحدیث کا فرقہ و مختلف علم التفسیر	۴۹	قرآنِ حکیم سے حق
۹۱	جلوئی الاماریت	۵۰	شرعی ذوق
۹۱	زہر ابوی	۵۱	تاریخ و حالات
۹۸	المقدمہ کی قرآنی ترجمان	۵۲	زہد و تہذیب و اولاد
۹۸	پیشوا بابہ: حج ارمان جزیرہ انحراف کا تنقیدی مطالعہ	۵۳	شاہ عبدالعزیز
۱۰۲	ترجمہ کے محرکات	۵۳	شاہ ربیع الدین
۱۰۳	ایک تاریخی غلط فہمی	۵۳	شاہ عبدالغفار
۱۰۸	شیخ ارمان کی خصوصیات	۵۵	شاہ عبدالغنی
۱۰۹	ایک سے زیادہ مسائل کی تخریج	۵۶	تیسرے باب: شاہ ولی اللہ کی علمی خدمات
۱۱۵	فقہی نکات کا لحاظ	۵۷	تدریس
۱۱۵	مروجہ کلام کی رعایت	۵۹	تصنیف و تالیف
۱۱۷	ترجمہ میں تنوع	۵۹	حسد آن
۱۱۸	ترجمہ کی حرمت	۶۲	حدیث
۱۱۹	پیشاب: حواشی حج ارمان کا تنقیدی مطالعہ	۶۵	فقہ
۱۲۲	حواشی کا اشتیاز	۶۶	علم کلام
۱۲۳	فقہی مسائل کا استنباط	۶۷	تصوف
۱۲۴	مشکی حرمت	۶۹	سیرت
۱۲۶	حسرت پر شہادت و اذکار کا کلام	۷۱	ترویج علم
۱۲۷	قرآنِ عظیم کا اظہار	۷۱	تدقیق
۱۲۸	صلوۃ القصر کی تحقیق	۸۳	احادیث تصانیف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲	تفسیر شاہ	۲۵	تفسیر بیان سلانی
۲۵	تفسیر قرآن	۲۶	تفسیر موعود
۲۵	تفسیر ابن کثیر	۲۶	تفسیر اعلیٰ
۲۵	ترجمہ قرآن	۲۶	تفسیر باسلام المنصف
۲۵	حسرت علی	۲۶	تفسیر مخلصہ
۲۵	تفسیر الجملہ	۲۷	تفسیر الاذعان
۲۶	زبیب التفسیر	۲۸	باب: فارسی قرآن پر تفسیر ہندوستان میں
۲۶	تفسیر القرآن	۲۸	حواشی القرآن و عقائد القرآن
۲۶	تفسیر غلام	۲۹	تفسیر تبارکاتی
۲۷	ترجمہ مضمون	۲۹	تفسیر قرآنی
۲۷	تفسیر قرآن	۳۰	بحر المعانی
۲۷	ترجمہ قرآن	۳۰	بحر معراج
۲۸	ترجمہ قرآنی	۳۱	تفسیر قرآنی
۲۸	ترجمہ قرآنی	۳۱	تفسیر سیر النبی
۲۸	تفسیر قرآنی	۳۲	لب لباب
۲۸	ترجمہ سیرہ بخاری	۳۲	تفسیر شریازی
۳۱	تفسیر سیرہ دعویٰ	۳۲	راز معرفت
۳۱	تفسیر علوم	۳۲	تفسیر ہامان بیگم
۳۱	تفسیر علوم (لاہور)	۳۲	تفسیر بیوب مرثی
۳۰	دوسرے باب: شاہ ولی اللہ کے حالات زندگی	۳۲	تفسیر الفتویٰ
۳۱	شاہ ولی اللہ کے آباؤ اجداد	۳۳	شرح القرآن میں
۳۲	شاہ ولی اللہ کے تعلیم و تربیت	۳۳	تفسیر انصاری
۳۲	شاہ ولی اللہ کے تعلیم کا حساب	۳۳	تفسیر جامعہ

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اور اپنے مقصود کے مطابق اس کی اور دوسری وجہ یہ
 کا آثار کیا اس امر اور اس کے کچھ اور اس کی اصلاح و تربیت پر توجہ دی جاوے۔ صاحبانِ مصلحت ایک جماعت تیار کی
 اور دینی حینف کی اشاعت کی خاطر ان کی کارکنی پر عمل کر کے بگڑے ہوئے شیعہ مذہب کی تباہی کا سہارا دیا۔ شیخ
 صاحب کی اصلاحی جدوجہد کا نتیجہ جسے ذکر کرنا اور اس کی طرح بتانا چاہیے، جاہلیت کا زور توڑنے کے لیے
 شاہی خانہ داران کی جماعت اور ان کے زہیب عالمی غلط فہمی کے بخور نے زام اختیار کیا۔ اسلام کو مسلمانوں
 کی عزت افزائی کا واسطہ دے کر مسلمانانِ ہند کو متوجہ کر دیا۔ ان کی راہ میں گناہوں اور گناہوں کا گناہ اور جب
 ان کی ولایت ہوئی تو پھر وہ ساری خرابیاں ایک ایک کر کے ابھر آئیں۔ اس دور میں گناہوں کی وجہ سے وہ
 گئی تھیں۔ اور ان کے زہیب عالمی کے جائز و ناجائز، بدول و بدعادت، ان کی راہ میں گناہوں کی وجہ سے تھے۔
 تو انھوں نے اس کی بدولت اپنا اور دوسری امور کی طرف توجہ دینا چاہی اور ان کے گناہوں کی توبہ کوئی توجہ
 دی بلکہ حالات کی تسکین کو دیکھا تو شیعہ مذہب کی طرف توجہ دے کر مسلمانانِ ہند کی تباہی کا سہارا دیا۔
 میں اسلام اور مسلمانوں کی تباہی کا تماشہ دیکھتے اور دیکھتے رہے۔ اس زمانہ میں دیکھنا کہ کئی اور دوسری
 کی اگرچہ ان حضرات نے اپنی بساط پر حالات کی اصلاح کی کوشش کی ہوگی مگر ایسا لگتا ہے کہ اس کی وجہ سے
 کوئی قابلِ ذکر تبدیلی نہیں آئی۔ اور ہندوستان کا کل مسلمانوں کی حالت بدستور رہا۔

اس کا سبب اور اس کی علتیں یہ تھیں کہ وہ مسلمانوں کی تعلیم دینے میں غفلت کر گئے۔ اگرچہ مسلمانانِ ہند کے
 نظر آئے اور دوسری طرف ان کے کارکنوں کا حاکمہ جیسے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کی جدوجہد
 کا محور اجتہاد کی نہیں بلکہ ایسا ہے۔ اور اپنی جہتیں ان کی میں انھوں نے جس عملی اشرافیت کو بدعت کا
 اپنے غلاب کے محسوس کیا ہو تو کہہ سکتے ہیں کہ انھیں اس وقت شاہ صاحب فارسی ترجمہ قرآن فتح الرحمن کی تھیں
 ان کو آیت میں آیات الشرائع پر توجہ تھی جس وقت شاہ صاحب فارسی ترجمہ قرآن فتح الرحمن کی تھیں
 کر رہے تھے اس سال میں مسلمانوں میں روگہ کی حالت خراب تھی۔ مسلمانوں کی حالت خراب تھی
 آقا تھا اور شیعہ مذہب میں وہ گناہوں کا پورا پورا خیال تھا۔ ان کے دوران اس نے دینی کی مساحت
 تہذیب اور اسلامی زندگی کا پورا تماشہ کیا۔ اس طرح دینی میں کیا ہے اس سے یہاں کے قابلِ ذکر طقسات
 صوفیہ، امرا، اہلِ عرفہ و پیشہ اور مختلف اصنافِ دینی سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی اطلاع حالت ان
 کے پورے سبب، مصلحتی و فاسدی طریقوں کو مسلمانوں کی حالت اور علو کوئی کی ہو تھیں۔ یہاں کی یہ حالت ہے

۱۔ شاہ ولی اللہ کی حیات و زندگی کے سبب سے کہ شاہ عالم علیہ السلام کی بادشاہی کے تحت پہلے
 ۲۔ ان کے خلفاء و خلفائے اللہ ۳۔ زمانہ قیام و حیات

۱۔ شاہ ولی اللہ کی حیات و زندگی کے سبب سے کہ شاہ عالم علیہ السلام کی بادشاہی کے تحت پہلے
 ۲۔ ان کے خلفاء و خلفائے اللہ ۳۔ زمانہ قیام و حیات

۱۔ شاہ ولی اللہ کی حیات و زندگی کے سبب سے کہ شاہ عالم علیہ السلام کی بادشاہی کے تحت پہلے
 ۲۔ ان کے خلفاء و خلفائے اللہ ۳۔ زمانہ قیام و حیات

۱۔ شاہ ولی اللہ کی حیات و زندگی کے سبب سے کہ شاہ عالم علیہ السلام کی بادشاہی کے تحت پہلے
 ۲۔ ان کے خلفاء و خلفائے اللہ ۳۔ زمانہ قیام و حیات

۱۔ شاہ ولی اللہ کی حیات و زندگی کے سبب سے کہ شاہ عالم علیہ السلام کی بادشاہی کے تحت پہلے
 ۲۔ ان کے خلفاء و خلفائے اللہ ۳۔ زمانہ قیام و حیات

۱۔ شاہ ولی اللہ کی حیات و زندگی کے سبب سے کہ شاہ عالم علیہ السلام کی بادشاہی کے تحت پہلے
 ۲۔ ان کے خلفاء و خلفائے اللہ ۳۔ زمانہ قیام و حیات

فلم بنکر لے گا عزم کیا اسی مفاد کو صوبہ ذیلیچہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- (۱) شاہ ولی اللہ سے بیشتر قرآن کے فائدہ کا ترجمہ و تفسیر کا اجماع ملتا ہے۔
(۲) (الف) بیرون ہند میں
(۳) شاہ ولی اللہ کے حالات زندگی
(۴) شاہ ولی اللہ کی علمی خدمات

(۴) قرآنی علوم پر شاہ دانش کی تصانیف کا تنقیدی مطالعہ

(۵) سچ الزمانی ترجمہ القرآن کا تنقیدی مطالعہ

(۶) عاشق فتح الرحمن کا تنقیدی مطالعہ

اس ضمن میں بعض نئے مباحث پیش آئے ہیں اور بعض قدیم مباحث پر از سر نو نظر ڈال کر دعوت دی گئی ہے جیسا کہ آئندہ مضمون ہو گا۔

[illegible]

اس محاکمہ کی تیار کیا سیاست سے جڑ بول، دو سول اور عروجوں کے تباہیوں کے لئے اسے دے نہیں
 اس سب کا تہہ دل سے منوں ہوں خاص طور پر میرا غیر مسلم عقلمند کی فکر گذار ہوں جنوں نے فتح اراخان
 کا زور و قہر مجھ کو نہایت کے قریب، بحث کا سامان فراہم کیا، اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ!
 اس مقام پر ہم کو تسلیم کرنا پڑا کہ اللہ کے لئے ایک ایسا کئی کئی قومیں کے طور پر مقادیر ہے اے اللہ! کتاب بڑھتی
 مسرتی ہوں کہ اللہ کی سیاست ہے، کے لئے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ کے لئے جو چیزیں دے کر اللہ کی سیاست
 حکماء کے درمیان کا ہر دو قیامت ہمارا کی شفاعت کا زور ہے بنادے، وہاں تک کہ اللہ بولے

ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا

محمد سعودی عالم قاسمی

وہی اگر باغِ سطر و نورش علی کلام

تفسیر

تفسیر زاهدی

İsmat Binark, *World Bibliography of translation of the meaning of The Holy Quran*, İstanbul, 1986.

194

所 附 錄 四

سہاج الترجمہ فی تفسیر القرآن للامام

کشف الاسرار و عذرة الامار یہ ایک سو فی عالم نوید و بعد الخدی محمد مصطفیٰ ہجری م ۱۳۳۵

[illegible]

اسام راز کا مکے اثرات نمایاں ہیں۔

تفسیر عاشق

یہ میرا کرم اللہ تعالیٰ خاں، اچھا فنکار و عالمگیری کی تالیف ہے، مصنف کے حالات کی تفصیل دستیاب نہ ہو سکی تھی

المخالف للتفسير

یہ ایک عجیب و غریب قصہ ہے اس کا ایک نسخہ ملیا اسرارِ اہلِ ماجرا کے پاس تھا جسے انھوں نے در صورتِ ضرورت کو کر کے دیا، مصنفِ تمنا کے کہنے والے نے سب سے سیدم وفات پائی اسی مخالفِ اقصیٰ کے نام سے ایک افسانہ لکھا اور اس میں مصنف سے منسوب ہے۔

مشکلات القرآن

یہ اہل حق جنس الہامی تفسیر ہے۔ اس نام سے اس کتاب کے ترجمہ کے نامے منسلک فرمائے
کہ تو جسے یہ تفسیر بھی یادداشت ہے اس کے ساتھ ایک ترجمہ بھی ہے جسے اہل حق خود کتاب نے مستحکم
کیا ہے۔ یہ ایک معلوم نہیں کہ اہل حق علی ترجمہ صرف کتاب میں یا بیرون میں ہو گیا۔ اعلیٰ یہ کہ ترجمہ
تو صاحب شکوک القرآن ہی کا ہے۔ وہ مردان علی صرف کتاب میں یا یہ ترجمہ تفسیر استنبول کے کتب خانہ
میں موجود ہے۔

اس نام کی یہ دوسری تفسیر ہے اس کے مصنف سعد الدین مسعود بن عمر القضاۃ زانی سمرقندی میں یہ ایہ ترجمہ

۱- تاریخ ادبیات ایران در دو مجلد ۹۳۰
۲- منظری بر مصلحت کرامت و سادات عشق که به خط لایق است
۳- اسماعیل خان ایلخانی الکونی مشهور تبریزی ۷۵۴ هجری قمری
۴- جواهر ترازوی آفرین ۷۵۶ هجری قمری

تقریر مصنفات

مواہب علیہ (تفسیر حسنی)

۱۔ تم پر کیا غصہ ہوئی، اسی وجہ سے تو اس شہید کو قلعہ سے نکال کر قلعہ کے باہر لے کر آئے اور قلعہ کے باہر ہی اسے قتل کیا۔
۲۔ اسی وجہ سے قلعہ کے باہر ہی اسے قتل کیا۔
۳۔ قلعہ کے باہر ہی اسے قتل کیا۔
۴۔ قلعہ کے باہر ہی اسے قتل کیا۔

تفسیر محمد یار سا

تفسیر حرہ جانی

تفسیر یعقوب چرخ

یہ تقریر شیخ یعقوب عثمانی ہی تھی، یہ محض ان کی اپنی تھی، یہ کسی کی حمایت سے اور دوسرا ان کے سیاسی حامی مسعود عثمانی دوسرا بول رہا ہے، مسعود عثمانی نے یہاں ان کی تشہید اور ان کو بے حد احترام کے ساتھ کرتے ہوئے اپنے معاصرین علوم عقل و فہم کی تحسین کی، یہ تقریر نا محکم سے اور دوسرے شاخ پر بھی ہے، مسعود عثمانی نے یہاں دلائل کافی شدہ ہا زہ تارجم کے مؤلفین کے مسند کو اپنے ہی مسند پر کیا کائنات کی ہے جو مل نظم ہے مسند کی ایک اور تقریر سوادہ، اتفاقاً اور سوادہ الملک ناشر تہ قرآن پر پیش ہے، یہ تقریر تہ قرآن ان کے کلمات

۱۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۲۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۳۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۴۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۵۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۶۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۷۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۸۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۹۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔
۱۰۔ برصغیر میں کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔ کشف الخواص ۱۰۱۷ء۔

فارسی تراجم و تفاسیر ہندوستان میں
غرائب القرآن و رغائب الفرقان

تنوير الاذان من تفسير روح البيان

ان کے علاوہ ہمیں تحفہ ایسی بھی کیا جو ان کی انگریزی و ہونوں زبانوں میں ایک ساتھ لکھی گئیں، مثال کے طور پر شیخ، سائل، قدیم، مصلحت، دستا، بھول، علم، کلمہ، یہ تحفہ روح البیان میں کیا جو وقت و اعتبار کیسے، لیکن حضرت میرا بھی مثال (اصول) ہے، تہویر ان زبانوں میں تحفہ روح البیان کے نام سے اس تحفہ کی تصویر کو توفاری کا مصدقہ منقذ کرنا ہے

ہندوستان میں قرآن کا فہم کی روایت انگریزی ادبیات کی طرح ہوتی ہے۔ اور یہی
 فقیر صاحب نے مزید اظہار و افہام کے لیے اس کے خلاف جن میں عربیوں کو نظام پیشاوری
 کے نام سے مشہور کیا۔ اس کا اصل و حلی پیشاوری تھا۔ وہاں انھوں نے اپنی تفسیر کی ابتدا کی یہ عربیوں کے
 عہد حکومت میں ہندوستان منتقل ہوئے اور دولت بادشاہ تیسری کی سب سے پہلی اردووں نے اسے عظیم الشان

The Contribution of Indo- ایندی سے مسلمانوں کی فرائض کی تکمیل میں "معاظہ"

Pakistan to Arabic Literature, Introduction

۱۔ فی الحال درست چہاں جا کر ہندوستان میں کئی کئی لاکھ تاسیس کے اسی ہزار سے مسلم ہوگا۔
 سنی غوثی شعلوں کی نگر اور اور مسلمان اور دوزخ و جہنم اور انجیل اور یسوع مسیح علیہ السلام۔

تغیر سورد و اقرار ملا صدیق محمد ابرار کا انصاف ان انقلاب مستعد
حقور انصاف میں تغیر روح البیان مقدر و ابرار علم و منطق

میں اس تفسیر کی تکمیل کی ہے۔ یہ تفسیر اگرچہ عربی میں ہے مگر اس کا ترجمہ فارسی میں ہے۔ یہ تفسیریت تمام امور پر
سے سمجھ رہی ہے۔

تفسیر آثار خانی

[illegible]

تفسیر و روشنا

یہ ایک بزرگ عالم دین اور سرورِ اہل بیت تھا جس پر ان کی تائید کے لیے جو لوگ آدمی ملے ان میں سے ایک اور ان کا حامی و
مخلص کے بعد گوشت پر دوا کے مسئلہ پر ہندوستان کے آئے ہوئے مسند و علم و دانش کے محبت و اعتبار کی پیشکش
علاوہ اہلِ مذہب کے فطرت سے میر و مساحت میں زیادہ وقت لگاؤ، آفریں کچھ غیر میں حکومت و آسائش کی ان میں
مستعد و مہم و دولت پائی اور دیر و عرفان کیا۔ اسی لیے ان کو ان کی نزدیکیاں نہیں ہے۔ یہ فطرتِ عالمی ہندوستان میں
کئی کئی یا ہندوستان کے سونے کے دروازے کھلی گئی تھیں

۱۔ تفسیر کی خصوصیات اور مصنف کے تفصیلی حالات کے لیے ملاحظہ ہو گفت الملوک دوم ۱۹۵۰ء ص ۱۵۰ تا ۱۵۱ و ۱۵۲
۲۔ ۱۸۱۰ء ملاحظہ نظام و حوری کا۔ دارالارصادات اسلامیہ ۱۳۵۰ء ہندوستان ج ۱، سلاسل نظام
تعلیم و تربیت حاشیہ ۱۲۹

[illegible]

بسم المعالي

یہ سوانحیہ مجموعہ جو خرمی نے مرتب کیا ہے اس کی تفسیر یہ ہے کہ مولانا کا بیان ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے عرفان اور شریعت کے لیے اللہ تعالیٰ کی حمد و
اللہ تعالیٰ کے شاکر اور حاکم بنایا، خاص شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کے استاد بنائے، ایک اور حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کے
تعلیم کے ذریعہ دینی علوم کی وضاحت میں آگے بڑھنے اور اس کی ترویج میں آگے بڑھنے کی ہمت عطا کی، پہلے ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کے
پہلے بھی عطا کیا تھا، ان کے

مخبر اعلیٰ ایک مختصر تقریر ہے جس میں علم کلام کے سہانت بھی ملتے ہیں، بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ یہ فیصل
جی صاحب کا یہ کام ہے کہ ان کی تقریر میں ایسا لکھا ہے کہ اس کا ایک علمی سونفہ، کلک اور پیش چابک لاہری کی چندہ میں
نور ہے۔

بحر مواج

یہ تقریر ناک، احمقانہ و فاشی شہاب الدین دولت آبادی کی تقریر ہے۔ یہ اپنے ہم کی مثالاً تقریر ہے ہزاروں لوگوں کا دل و جان سے منظور ہے۔ اس میں کوئی اور کوئی امر صرف ہر زیادہ توجہ کی گنجی ہے، سو رکوں کے درمیان ریلوے طرقات بیان کرنے کا ہر کام کی جگہ پر دور دورہ کے مضامین کا خلاصہ ہیں بیان کیا گیا ہے یہ تقریر بھی علامہ صاحب نے اور سلطان، ابیہم شہداء شرق کے ہام مسلوں کے طرقات میں صاحب طرز میں جو رکھتے تھے سلطان ابیہم شہداء شرق کے ایک ملک، امراء کا خطاب و اتفاق ان کی بہت سی تھا۔ نیز شہداء شرق کے طرقات میں جو رکھتے تھے سلطان ابیہم شہداء شرق کے ایک ملک، امراء کا خطاب و اتفاق ان کی بہت سی تھا۔ نیز شہداء شرق کے طرقات میں جو رکھتے تھے سلطان ابیہم شہداء شرق کے ایک ملک، امراء کا خطاب و اتفاق ان کی بہت سی تھا۔

[illegible]

یہ اسلوب میر تقی میر کا ہے۔ حاشیہ پر ملاحظہ کاغذی کی تفسیر یعنی ہے ترجمہ کا نام معلوم نہیں مفسر کی کتابت
عبدالحکیم ہے کاتب ملا یعقوب عنایت خاں جبار علی مستطانی ہیں ملہ

ترجمہ قرآن

ایک اور ترجمہ قرآن کا مخطوط کتب خانہ روزمرہ گورنمنٹ لائبریری میں ہے۔ اس پر ذرا توجہ دینا چاہیے اور ملاحظہ
کریں کہ اس کے آخر میں شاہ اسماعیل قرطبی کی حواشی ہیں۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳

ترجمہ ابن عاقل

تفسیر قرآن

تفسر توج

[illegible]

ترجمہ قرآن

ترجمہ سید محمد بخاری

له ایضا مشهور است که در جمیع پادشاهان گشت مملکت است قسیر قرآن و حکم و خبری که در مملکت اسلامی و دول

المعاني ٣٥٠ هـ • مكة ١٢٢٠ هـ

۴ ملاحظہ ہو ومن احسن من الله، صنفه کا غیر "وری" وری

[illegible][illegible]

شاہ ولی اللہ نے یہ کچھ تعریفیں اپنی نسبت فاروقی اور مریدی کے لئے کی ہے خود ان کی وضاحت کے بموجب اس کا مطلب نسب نہیں کہ اس سلسلے سے بغیر حضرت عمر بن الخطاب سے ملتا ہے نہ انھوں نے الاسناد فی سائر الاجناد میں اس کا نسب اس طریقہ بیان کیا ہے۔

وولي الشري محمد بن ابي بكر بن الفضل بن عبد الله بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان.

منه الفاس المارني صلا، جة القول بل صلا، جة التعميمات الاولى في قوله: منه الفاس المارني صلا
في حله وانه قد ورد في الاماكن التي فيها الفاس المارني صلا، جة القول بل صلا، جة التعميمات الاولى في قوله: منه الفاس المارني صلا
وقد الفاس المارني صلا، جة القول بل صلا، جة التعميمات الاولى في قوله: منه الفاس المارني صلا

شاہ ولی اللہ کی تعلیم و تربیت

شاہ ولی اللہ کی تعلیم کا انصاب

بسم الله الرحمن الرحيم

شیخ عبدالرحیم نے دو شاہوں کیما بلی بیوی سے ایک صاحب زادہ مرزا الدین قزوینی کو جس کو
دوسری شاہی بی بی مریم شاہ صاحبہ کی صاحب زادہ کا ہے ۱۱۰ کے بغیر سے دو صاحب زادے شاہی اور

مجلس شورای ملی - آبادی هر خانه ۵۰ نفر ۱۱۹۹۳

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اس کے نفسی حالات پر غصہ بکثرت ہوتا ہے۔ یہ کتاب اگر مختصر ہے مگر بحیثیت اور افلاکیت کے لحاظ سے مختصر نہیں بلکہ برفیقیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب شیعہ عقائد کے عقیدوں کو تحقیق کے ساتھ دارالافتاء شیعہ جہت سے بھی ثابت ہو چکا ہے۔ یہ کتاب کا اردو ترجمہ مولانا ناصر الدین اسحاق صاحب نے کیا ہے۔ اس موضوع پر شاہ صاحب کی دوسری کتاب "مقتدر الجہل" احکام الہیہ اور تفسیر ہے۔ اس کتاب میں شاہ صاحب نے اجتہاد کے احکام اور شیعہ تفسیر کے اقسام اور اوصاف، مذاہب اربعہ کی تفسیر، علماء کی تفسیر دوسرے علماء کے لیے جیسے مسائل پر لکھی ہے۔ یہ کتاب اردو ترجمہ مسک و مدار ہے کہ ساتھ ساتھ میں یہ بھی شامل ہے۔

شاہ بوٹی ہے۔ ان دونوں کے علاوہ ہزار ہا لفظ اور احکامات الہیہ میں بڑی قسطنطین شامل ہیں۔

مختصر دور حکومت کے لیے جو کہ متاخر شاہ صاحب کا خوشنویس کو دیکھا جائے تو باطنی مفرد اور ممتاز مسلم ہو گیا ہیں۔ شاہ صاحب کا تفسیر نظر ہے کہ اجتہاد میں عربوں کی جہاں بھی کتاب کی تشکیل نہیں ہوئی تھی لوگ کسی ایک فقہ کے پابند تھے جسے عالم سے چاہتے مسک دریافت کر کے مل کر لیتے تھے مگر بعد میں کتب تفسیر و دیگر دلائل کے خلاف اور خوشنویس کا تفسیر پیدا ہو گیا اور اپنے اسم لکھ کر دیکھ کر دوسرے اکثر سے ان کا واسطہ نہ رہا۔ بعد میں یہ صورت حال غریب ہوئی اور مسلمانوں نے اپنے اسم کے تفسیر تک رسد دریا دیکھ دوسرے علماء اور ان کی مسک کی تردید و تفسیر تک جا پہنچا لوگ قرآن و حدیث سے اپنے اثر کی جہت کو ثابت کرنے میں اور دوسرے کو غلط قرار دینے لگے۔ شاہ صاحب خود کو اکثر اربعہ کی تفسیر سے بچنے کا مشورہ نہیں دیتے مگر وہ علماء پر لکھا اجتہاد کا بغیر جسے کام لینے کے لیے زور دیتے ہیں۔

فقہ اسلامی میں شاہ صاحب کی باطنی نظر کی اور اجتہاد کی مسکیت کی کیا بنیاد ہے کہ ان کو مجتہد قرار دیتے ہیں چنانچہ مولانا عبداللہ سندھی لکھتے ہیں کہ "شاہ ولی اللہ صاحب کو حقیقی اور شاہی شیعہ دور فقہی اجتہاد متبسط مانتے ہیں جسے چنانچہ جہاد اپنے آپ کو اسلام میں نمایاں کرتے ہیں اور ان کو تمام مسلمانوں کو اپنا

لے چکر دے دینا اور تواتر اسرار کے ساتھ "مجدد" کی پوری کتاب کو شامل کر لیا ہے۔

شاہ صاحب نے مجتہد مطلق اور مجتہد رب کے فرق کو اس طرح بیان کیا ہے مجتہد مستقل وہ ہوتا ہے جس کے زور میں جہاں موجود ہوں ان اصول و قواعد میں سے فقہی مسائل کا اجتہاد ہوتا ہے وہ بطور ذوق کرے (۱) مگر حد تک امتداد دے اور ان کا ایک یا ذوق نہیں کرے۔ اور ان کے احکام کے اپنے دائرہ حکومت میں بھی عمل کرے۔ اس سے بڑی طاقت اور جو کو کسی سر میں لکھا گیا مگر جو کہ وقت و روایات میں طبیعت و ترجیح سے کے اور مجرم کہ میں کہ (۲) ان ذوق مسائل کا اپنے اجتہاد سے جواب دینا ہے۔ (ابن کثیر ص ۱۰۱)

مطلب بتاتے ہیں تو ان کے نزدیک حقیقی اور شاہی فقہ سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا جاہل ہے۔ لیکن جب وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو پیش نظر رکھ کر لکھتے ہیں تو اپنے والد شاہ عبدالرحیم صاحب کے نظر پر فقہ حنفی کا پابند مگر کفر و بدعت سے بچنا اور اس لحاظ سے وہ خاص حنفی فقہ کے مجتہد قرار دے دیں بلکہ ان کو مسلم لکھتے ہیں شاہ صاحب کی دو تصانیف اسلامی اور مسلم کا تفسیر کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے لیے بھی شاہ صاحب کا رجحان امام شافعی کی طرف ہے۔

شاہ صاحب نے آخر وقت میں مسلمانوں کو نصیحت کی ہے اس میں بھی فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں علماء، فقیہ، کسب و کار کی طرف توجہ اور حدیث کے جامع ہوں اور بدعت میں مسائل کی کتاب دست پر رکھیں جو کچھ کو مافی ہوا سے قبول کر لیا ورنہ مجبوراً امت مسلمہ کو کھلے وقت اپنے اجتہاد کی کتاب دست پر رکھنے سے استغناء نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے، جنوں نے کسی عالم کی تقلید کو ستارہ بنا کر سنت کی تلاش دیتا ہے مجبوراً رکھ کر کفر متوجہ نہ ہوں اور ان سے دور رہنا۔ یہاں پر حاصل کیا کہ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کے والد فرماتے تھے جب شاہ ولی اللہ کا انتقال ہوا اور شاہ عبدالرحیم ہندوستان پر پہنچے تو مولانا ناصر الدین لکھنے ان کے سہ دستار

دفعہ حاضر ملا، جو اس کے ساتھ لائے جانے والی کتاب سے پہلے جواب دہ گیا اور مجتہد متبسط وہ ہوتا ہے جو مذکورہ پہلی صفت میں پابند نہ ہو تو کوئی مستقل تمام نہ رکھتا ہو، بلکہ کسی مجتہد یا مستقل کا پیر و پور اس کے متذکرہ ہوئے امور کو قبول کرے۔ ان کا بیان مولانا مسعود دوسری اور تیسری صفت سے غور و تحقیق ہو، ملاحظہ ہو انصاف کی بیان اسباب انصاف ص ۱۱۱ (۱) ہم (۲) ہم (۳) ہم (۴) ہم (۵) ہم (۶) ہم (۷) ہم (۸) ہم (۹) ہم (۱۰) ہم (۱۱) ہم (۱۲) ہم (۱۳) ہم (۱۴) ہم (۱۵) ہم (۱۶) ہم (۱۷) ہم (۱۸) ہم (۱۹) ہم (۲۰) ہم (۲۱) ہم (۲۲) ہم (۲۳) ہم (۲۴) ہم (۲۵) ہم (۲۶) ہم (۲۷) ہم (۲۸) ہم (۲۹) ہم (۳۰) ہم (۳۱) ہم (۳۲) ہم (۳۳) ہم (۳۴) ہم (۳۵) ہم (۳۶) ہم (۳۷) ہم (۳۸) ہم (۳۹) ہم (۴۰) ہم (۴۱) ہم (۴۲) ہم (۴۳) ہم (۴۴) ہم (۴۵) ہم (۴۶) ہم (۴۷) ہم (۴۸) ہم (۴۹) ہم (۵۰) ہم (۵۱) ہم (۵۲) ہم (۵۳) ہم (۵۴) ہم (۵۵) ہم (۵۶) ہم (۵۷) ہم (۵۸) ہم (۵۹) ہم (۶۰) ہم (۶۱) ہم (۶۲) ہم (۶۳) ہم (۶۴) ہم (۶۵) ہم (۶۶) ہم (۶۷) ہم (۶۸) ہم (۶۹) ہم (۷۰) ہم (۷۱) ہم (۷۲) ہم (۷۳) ہم (۷۴) ہم (۷۵) ہم (۷۶) ہم (۷۷) ہم (۷۸) ہم (۷۹) ہم (۸۰) ہم (۸۱) ہم (۸۲) ہم (۸۳) ہم (۸۴) ہم (۸۵) ہم (۸۶) ہم (۸۷) ہم (۸۸) ہم (۸۹) ہم (۹۰) ہم (۹۱) ہم (۹۲) ہم (۹۳) ہم (۹۴) ہم (۹۵) ہم (۹۶) ہم (۹۷) ہم (۹۸) ہم (۹۹) ہم (۱۰۰) ہم (۱۰۱) ہم (۱۰۲) ہم (۱۰۳) ہم (۱۰۴) ہم (۱۰۵) ہم (۱۰۶) ہم (۱۰۷) ہم (۱۰۸) ہم (۱۰۹) ہم (۱۱۰) ہم (۱۱۱) ہم (۱۱۲) ہم (۱۱۳) ہم (۱۱۴) ہم (۱۱۵) ہم (۱۱۶) ہم (۱۱۷) ہم (۱۱۸) ہم (۱۱۹) ہم (۱۲۰) ہم (۱۲۱) ہم (۱۲۲) ہم (۱۲۳) ہم (۱۲۴) ہم (۱۲۵) ہم (۱۲۶) ہم (۱۲۷) ہم (۱۲۸) ہم (۱۲۹) ہم (۱۳۰) ہم (۱۳۱) ہم (۱۳۲) ہم (۱۳۳) ہم (۱۳۴) ہم (۱۳۵) ہم (۱۳۶) ہم (۱۳۷) ہم (۱۳۸) ہم (۱۳۹) ہم (۱۴۰) ہم (۱۴۱) ہم (۱۴۲) ہم (۱۴۳) ہم (۱۴۴) ہم (۱۴۵) ہم (۱۴۶) ہم (۱۴۷) ہم (۱۴۸) ہم (۱۴۹) ہم (۱۵۰) ہم (۱۵۱) ہم (۱۵۲) ہم (۱۵۳) ہم (۱۵۴) ہم (۱۵۵) ہم (۱۵۶) ہم (۱۵۷) ہم (۱۵۸) ہم (۱۵۹) ہم (۱۶۰) ہم (۱۶۱) ہم (۱۶۲) ہم (۱۶۳) ہم (۱۶۴) ہم (۱۶۵) ہم (۱۶۶) ہم (۱۶۷) ہم (۱۶۸) ہم (۱۶۹) ہم (۱۷۰) ہم (۱۷۱) ہم (۱۷۲) ہم (۱۷۳) ہم (۱۷۴) ہم (۱۷۵) ہم (۱۷۶) ہم (۱۷۷) ہم (۱۷۸) ہم (۱۷۹) ہم (۱۸۰) ہم (۱۸۱) ہم (۱۸۲) ہم (۱۸۳) ہم (۱۸۴) ہم (۱۸۵) ہم (۱۸۶) ہم (۱۸۷) ہم (۱۸۸) ہم (۱۸۹) ہم (۱۹۰) ہم (۱۹۱) ہم (۱۹۲) ہم (۱۹۳) ہم (۱۹۴) ہم (۱۹۵) ہم (۱۹۶) ہم (۱۹۷) ہم (۱۹۸) ہم (۱۹۹) ہم (۲۰۰) ہم (۲۰۱) ہم (۲۰۲) ہم (۲۰۳) ہم (۲۰۴) ہم (۲۰۵) ہم (۲۰۶) ہم (۲۰۷) ہم (۲۰۸) ہم (۲۰۹) ہم (۲۱۰) ہم (۲۱۱) ہم (۲۱۲) ہم (۲۱۳) ہم (۲۱۴) ہم (۲۱۵) ہم (۲۱۶) ہم (۲۱۷) ہم (۲۱۸) ہم (۲۱۹) ہم (۲۲۰) ہم (۲۲۱) ہم (۲۲۲) ہم (۲۲۳) ہم (۲۲۴) ہم (۲۲۵) ہم (۲۲۶) ہم (۲۲۷) ہم (۲۲۸) ہم (۲۲۹) ہم (۲۳۰) ہم (۲۳۱) ہم (۲۳۲) ہم (۲۳۳) ہم (۲۳۴) ہم (۲۳۵) ہم (۲۳۶) ہم (۲۳۷) ہم (۲۳۸) ہم (۲۳۹) ہم (۲۴۰) ہم (۲۴۱) ہم (۲۴۲) ہم (۲۴۳) ہم (۲۴۴) ہم (۲۴۵) ہم (۲۴۶) ہم (۲۴۷) ہم (۲۴۸) ہم (۲۴۹) ہم (۲۵۰) ہم (۲۵۱) ہم (۲۵۲) ہم (۲۵۳) ہم (۲۵۴) ہم (۲۵۵) ہم (۲۵۶) ہم (۲۵۷) ہم (۲۵۸) ہم (۲۵۹) ہم (۲۶۰) ہم (۲۶۱) ہم (۲۶۲) ہم (۲۶۳) ہم (۲۶۴) ہم (۲۶۵) ہم (۲۶۶) ہم (۲۶۷) ہم (۲۶۸) ہم (۲۶۹) ہم (۲۷۰) ہم (۲۷۱) ہم (۲۷۲) ہم (۲۷۳) ہم (۲۷۴) ہم (۲۷۵) ہم (۲۷۶) ہم (۲۷۷) ہم (۲۷۸) ہم (۲۷۹) ہم (۲۸۰) ہم (۲۸۱) ہم (۲۸۲) ہم (۲۸۳) ہم (۲۸۴) ہم (۲۸۵) ہم (۲۸۶) ہم (۲۸۷) ہم (۲۸۸) ہم (۲۸۹) ہم (۲۹۰) ہم (۲۹۱) ہم (۲۹۲) ہم (۲۹۳) ہم (۲۹۴) ہم (۲۹۵) ہم (۲۹۶) ہم (۲۹۷) ہم (۲۹۸) ہم (۲۹۹) ہم (۳۰۰) ہم (۳۰۱) ہم (۳۰۲) ہم (۳۰۳) ہم (۳۰۴) ہم (۳۰۵) ہم (۳۰۶) ہم (۳۰۷) ہم (۳۰۸) ہم (۳۰۹) ہم (۳۱۰) ہم (۳۱۱) ہم (۳۱۲) ہم (۳۱۳) ہم (۳۱۴) ہم (۳۱۵) ہم (۳۱۶) ہم (۳۱۷) ہم (۳۱۸) ہم (۳۱۹) ہم (۳۲۰) ہم (۳۲۱) ہم (۳۲۲) ہم (۳۲۳) ہم (۳۲۴) ہم (۳۲۵) ہم (۳۲۶) ہم (۳۲۷) ہم (۳۲۸) ہم (۳۲۹) ہم (۳۳۰) ہم (۳۳۱) ہم (۳۳۲) ہم (۳۳۳) ہم (۳۳۴) ہم (۳۳۵) ہم (۳۳۶) ہم (۳۳۷) ہم (۳۳۸) ہم (۳۳۹) ہم (۳۴۰) ہم (۳۴۱) ہم (۳۴۲) ہم (۳۴۳) ہم (۳۴۴) ہم (۳۴۵) ہم (۳۴۶) ہم (۳۴۷) ہم (۳۴۸) ہم (۳۴۹) ہم (۳۵۰) ہم (۳۵۱) ہم (۳۵۲) ہم (۳۵۳) ہم (۳۵۴) ہم (۳۵۵) ہم (۳۵۶) ہم (۳۵۷) ہم (۳۵۸) ہم (۳۵۹) ہم (۳۶۰) ہم (۳۶۱) ہم (۳۶۲) ہم (۳۶۳) ہم (۳۶۴) ہم (۳۶۵) ہم (۳۶۶) ہم (۳۶۷) ہم (۳۶۸) ہم (۳۶۹) ہم (۳۷۰) ہم (۳۷۱) ہم (۳۷۲) ہم (۳۷۳) ہم (۳۷۴) ہم (۳۷۵) ہم (۳۷۶) ہم (۳۷۷) ہم (۳۷۸) ہم (۳۷۹) ہم (۳۸۰) ہم (۳۸۱) ہم (۳۸۲) ہم (۳۸۳) ہم (۳۸۴) ہم (۳۸۵) ہم (۳۸۶) ہم (۳۸۷) ہم (۳۸۸) ہم (۳۸۹) ہم (۳۹۰) ہم (۳۹۱) ہم (۳۹۲) ہم (۳۹۳) ہم (۳۹۴) ہم (۳۹۵) ہم (۳۹۶) ہم (۳۹۷) ہم (۳۹۸) ہم (۳۹۹) ہم (۴۰۰) ہم (۴۰۱) ہم (۴۰۲) ہم (۴۰۳) ہم (۴۰۴) ہم (۴۰۵) ہم (۴۰۶) ہم (۴۰۷) ہم (۴۰۸) ہم (۴۰۹) ہم (۴۱۰) ہم (۴۱۱) ہم (۴۱۲) ہم (۴۱۳) ہم (۴۱۴) ہم (۴۱۵) ہم (۴۱۶) ہم (۴۱۷) ہم (۴۱۸) ہم (۴۱۹) ہم (۴۲۰) ہم (۴۲۱) ہم (۴۲۲) ہم (۴۲۳) ہم (۴۲۴) ہم (۴۲۵) ہم (۴۲۶) ہم (۴۲۷) ہم (۴۲۸) ہم (۴۲۹) ہم (۴۳۰) ہم (۴۳۱) ہم (۴۳۲) ہم (۴۳۳) ہم (۴۳۴) ہم (۴۳۵) ہم (۴۳۶) ہم (۴۳۷) ہم (۴۳۸) ہم (۴۳۹) ہم (۴۴۰) ہم (۴۴۱) ہم (۴۴۲) ہم (۴۴۳) ہم (۴۴۴) ہم (۴۴۵) ہم (۴۴۶) ہم (۴۴۷) ہم (۴۴۸) ہم (۴۴۹) ہم (۴۵۰) ہم (۴۵۱) ہم (۴۵۲) ہم (۴۵۳) ہم (۴۵۴) ہم (۴۵۵) ہم (۴۵۶) ہم (۴۵۷) ہم (۴۵۸) ہم (۴۵۹) ہم (۴۶۰) ہم (۴۶۱) ہم (۴۶۲) ہم (۴۶۳) ہم (۴۶۴) ہم (۴۶۵) ہم (۴۶۶) ہم (۴۶۷) ہم (۴۶۸) ہم (۴۶۹) ہم (۴۷۰) ہم (۴۷۱) ہم (۴۷۲) ہم (۴۷۳) ہم (۴۷۴) ہم (۴۷۵) ہم (۴۷۶) ہم (۴۷۷) ہم (۴۷۸) ہم (۴۷۹) ہم (۴۸۰) ہم (۴۸۱) ہم (۴۸۲) ہم (۴۸۳) ہم (۴۸۴) ہم (۴۸۵) ہم (۴۸۶) ہم (۴۸۷) ہم (۴۸۸) ہم (۴۸۹) ہم (۴۹۰) ہم (۴۹۱) ہم (۴۹۲) ہم (۴۹۳) ہم (۴۹۴) ہم (۴۹۵) ہم (۴۹۶) ہم (۴۹۷) ہم (۴۹۸) ہم (۴۹۹) ہم (۵۰۰) ہم (۵۰۱) ہم (۵۰۲) ہم (۵۰۳) ہم (۵۰۴) ہم (۵۰۵) ہم (۵۰۶) ہم (۵۰۷) ہم (۵۰۸) ہم (۵۰۹) ہم (۵۱۰) ہم (۵۱۱) ہم (۵۱۲) ہم (۵۱۳) ہم (۵۱۴) ہم (۵۱۵) ہم (۵۱۶) ہم (۵۱۷) ہم (۵۱۸) ہم (۵۱۹) ہم (۵۲۰) ہم (۵۲۱) ہم (۵۲۲) ہم (۵۲۳) ہم (۵۲۴) ہم (۵۲۵) ہم (۵۲۶) ہم (۵۲۷) ہم (۵۲۸) ہم (۵۲۹) ہم (۵۳۰) ہم (۵۳۱) ہم (۵۳۲) ہم (۵۳۳) ہم (۵۳۴) ہم (۵۳۵) ہم (۵۳۶) ہم (۵۳۷) ہم (۵۳۸) ہم (۵۳۹) ہم (۵۴۰) ہم (۵۴۱) ہم (۵۴۲) ہم (۵۴۳) ہم (۵۴۴) ہم (۵۴۵) ہم (۵۴۶) ہم (۵۴۷) ہم (۵۴۸) ہم (۵۴۹) ہم (۵۵۰) ہم (۵۵۱) ہم (۵۵۲) ہم (۵۵۳) ہم (۵۵۴) ہم (۵۵۵) ہم (۵۵۶) ہم (۵۵۷) ہم (۵۵۸) ہم (۵۵۹) ہم (۵۶۰) ہم (۵۶۱) ہم (۵۶۲) ہم (۵۶۳) ہم (۵۶۴) ہم (۵۶۵) ہم (۵۶۶) ہم (۵۶۷) ہم (۵۶۸) ہم (۵۶۹) ہم (۵۷۰) ہم (۵۷۱) ہم (۵۷۲) ہم (۵۷۳) ہم (۵۷۴) ہم (۵۷۵) ہم (۵۷۶) ہم (۵۷۷) ہم (۵۷۸) ہم (۵۷۹) ہم (۵۸۰) ہم (۵۸۱) ہم (۵۸۲) ہم (۵۸۳) ہم (۵۸۴) ہم (۵۸۵) ہم (۵۸۶) ہم (۵۸۷) ہم (۵۸۸) ہم (۵۸۹) ہم (۵۹۰) ہم (۵۹۱) ہم (۵۹۲) ہم (۵۹۳) ہم (۵۹۴) ہم (۵۹۵) ہم (۵۹۶) ہم (۵۹۷) ہم (۵۹۸) ہم (۵۹۹) ہم (۶۰۰) ہم (۶۰۱) ہم (۶۰۲) ہم (۶۰۳) ہم (۶۰۴) ہم (۶۰۵) ہم (۶۰۶) ہم (۶۰۷) ہم (۶۰۸) ہم (۶۰۹) ہم (۶۱۰) ہم (۶۱۱) ہم (۶۱۲) ہم (۶۱۳) ہم (۶۱۴) ہم (۶۱۵) ہم (۶۱۶) ہم (۶۱۷) ہم (۶۱۸) ہم (۶۱۹) ہم (۶۲۰) ہم (۶۲۱) ہم (۶۲۲) ہم (۶۲۳) ہم (۶۲۴) ہم (۶۲۵) ہم (۶۲۶) ہم (۶۲۷) ہم (۶۲۸) ہم (۶۲۹) ہم (۶۳۰) ہم (۶۳۱) ہم (۶۳۲) ہم (۶۳۳) ہم (۶۳۴) ہم (۶۳۵) ہم (۶۳۶) ہم (۶۳۷) ہم (۶۳۸) ہم (۶۳۹) ہم (۶۴۰) ہم (۶۴۱) ہم (۶۴۲) ہم (۶۴۳) ہم (۶۴۴) ہم (۶۴۵) ہم (۶۴۶) ہم (۶۴۷) ہم (۶۴۸) ہم (۶۴۹) ہم (۶۵۰) ہم (۶۵۱) ہم (۶۵۲) ہم (۶۵۳) ہم (۶۵۴) ہم (۶۵۵) ہم (۶۵۶) ہم (۶۵۷) ہم (۶۵۸) ہم (۶۵۹) ہم (۶۶۰) ہم (۶۶۱) ہم (۶۶۲) ہم (۶۶۳) ہم (۶۶۴) ہم (۶۶۵) ہم (۶۶۶) ہم (۶۶۷) ہم (۶۶۸) ہم (۶۶۹) ہم (۶۷۰) ہم (۶۷۱) ہم (۶۷۲) ہم (۶۷۳) ہم (۶۷۴) ہم (۶۷۵) ہم (۶۷۶) ہم (۶۷۷) ہم (۶۷۸) ہم (۶۷۹) ہم (۶۸۰) ہم (۶۸۱) ہم (۶۸۲) ہم (۶۸۳) ہم (۶۸۴) ہم (۶۸۵) ہم (۶۸۶) ہم (۶۸۷) ہم (۶۸۸) ہم (۶۸۹) ہم (۶۹۰) ہم (۶۹۱) ہم (۶۹۲) ہم (۶۹۳) ہم (۶۹۴) ہم (۶۹۵) ہم (۶۹۶) ہم (۶۹۷) ہم (۶۹۸) ہم (۶۹۹) ہم (۷۰۰) ہم (۷۰۱) ہم (۷۰۲) ہم (۷۰۳) ہم (۷۰۴) ہم (۷۰۵) ہم (۷۰۶) ہم (۷۰۷) ہم (۷۰۸) ہم (۷۰۹) ہم (۷۱۰) ہم (۷۱۱) ہم (۷۱۲) ہم (۷۱۳) ہم (۷۱۴) ہم (۷۱۵) ہم (۷۱۶) ہم (۷۱۷) ہم (۷۱۸) ہم (۷۱۹) ہم (۷۲۰) ہم (۷۲۱) ہم (۷۲۲) ہم (۷۲۳) ہم (۷۲۴) ہم (۷۲۵) ہم (۷۲۶) ہم (۷۲۷) ہم (۷۲۸) ہم (۷۲۹) ہم (۷۳۰) ہم (۷۳۱) ہم (۷۳۲) ہم (۷۳۳) ہم (۷۳۴) ہم (۷۳۵) ہم (۷۳۶) ہم (۷۳۷) ہم (۷۳۸) ہم (۷۳۹) ہم (۷۴۰) ہم (۷۴۱) ہم (۷۴۲) ہم (۷۴۳) ہم (۷۴۴) ہم (۷۴۵) ہم (۷۴۶) ہم (۷۴۷) ہم (۷۴۸) ہم (۷۴۹) ہم (۷۵۰) ہم (۷۵۱) ہم (۷۵۲) ہم (۷۵۳) ہم (۷۵۴) ہم (۷۵۵) ہم (۷۵۶) ہم (۷۵۷) ہم (۷۵۸) ہم (۷۵۹) ہم (۷۶۰) ہم (۷۶۱) ہم (۷۶۲) ہم (۷۶۳) ہم (۷۶۴) ہم (۷۶۵) ہم (۷۶۶) ہم (۷۶۷) ہم (۷۶۸) ہم (۷۶۹) ہم (۷۷۰) ہم (۷۷۱) ہم (۷۷۲) ہم (۷۷۳) ہم (۷۷۴) ہم (۷۷۵) ہم (۷۷۶) ہم (۷۷۷) ہم (۷۷۸) ہم (۷۷۹) ہم (۷۸۰) ہم (۷۸۱) ہم (۷۸۲) ہم (۷۸۳) ہم (۷۸۴) ہم (۷۸۵) ہم (۷۸۶) ہم (۷۸۷) ہم (۷۸۸) ہم (۷۸۹) ہم (۷۹۰) ہم (۷۹۱) ہم (۷۹۲) ہم (۷۹۳) ہم (۷۹۴) ہم (۷۹۵) ہم (۷۹۶) ہم (۷۹۷) ہم (۷۹۸) ہم (۷۹۹) ہم (۸۰۰) ہم (۸۰۱) ہم (۸۰۲) ہم (۸۰۳) ہم (۸۰۴) ہم (۸۰۵) ہم (۸۰۶) ہم (۸۰۷) ہم (۸۰۸) ہم (۸۰۹) ہم (۸۱۰) ہم (۸۱۱) ہم (۸۱۲) ہم (۸۱۳) ہم (۸۱۴) ہم (۸۱۵) ہم (۸۱۶) ہم (۸۱۷) ہم (۸۱۸) ہم (۸۱۹) ہم (۸۲۰) ہم (۸۲۱) ہم (۸۲۲) ہم (۸۲۳) ہم (۸۲۴) ہم (۸۲۵) ہم (۸۲۶) ہم (۸۲۷) ہم (۸۲۸) ہم (۸۲۹) ہم (۸۳۰) ہم (۸۳۱) ہم (۸۳۲) ہم (۸۳۳) ہم (۸۳۴) ہم (۸۳۵) ہم (۸۳۶) ہم (۸۳۷) ہم (۸۳۸) ہم (۸۳۹) ہم (۸۴۰) ہم (۸۴۱) ہم (۸۴۲) ہم (۸۴۳) ہم (۸۴۴) ہم (۸۴۵) ہم (۸۴۶) ہم (۸۴۷) ہم (۸۴۸) ہم (۸۴۹) ہم (۸۵۰) ہم (۸۵۱) ہم (۸۵۲) ہم (۸۵۳) ہم (۸۵۴) ہم (۸۵۵) ہم (۸۵۶) ہم (۸۵۷) ہم (۸۵۸) ہم (۸۵۹) ہم (۸۶۰) ہم (۸۶۱) ہم (۸۶۲) ہم (۸۶۳) ہم (۸۶۴) ہم (۸۶۵) ہم (۸۶۶) ہم (۸۶۷) ہم (۸۶۸) ہم (۸۶۹) ہم (۸۷۰) ہم (۸۷۱) ہم (۸۷۲) ہم (۸۷۳) ہم (۸۷۴) ہم (۸۷۵) ہم (۸۷۶) ہم (۸۷۷) ہم (۸۷۸) ہم (۸۷۹) ہم (۸۸۰) ہم (۸۸۱) ہم (۸۸۲) ہم (۸۸۳) ہم (۸۸۴) ہم (۸۸۵) ہم (۸۸۶) ہم (۸۸۷) ہم (۸۸۸) ہم (۸۸۹) ہم (۸۹۰) ہم (۸۹۱) ہم (۸۹۲) ہم (۸۹۳) ہم (۸۹۴) ہم (۸۹۵) ہم (۸۹۶) ہم (۸۹۷) ہم (۸۹۸) ہم (۸۹۹) ہم (۹۰۰) ہم (۹۰۱) ہم (۹۰۲) ہم (۹۰۳) ہم (۹۰۴) ہم (۹۰۵) ہم (۹۰۶) ہم (۹۰۷) ہم (۹۰۸) ہم (۹۰۹) ہم (۹۱۰) ہم (۹۱۱) ہم (۹۱۲) ہم (۹۱۳) ہم (۹۱۴) ہم (۹۱۵) ہم (۹۱۶) ہم (۹۱۷) ہم (۹۱۸) ہم (۹۱۹) ہم (۹۲۰) ہم (۹۲۱) ہم (۹۲۲) ہم (۹۲۳) ہم (۹۲۴) ہم (۹۲۵) ہم (۹۲۶) ہم (۹۲۷) ہم (۹۲۸) ہم (۹۲۹) ہم (۹۳۰) ہم (۹۳۱) ہم (۹۳۲) ہم (۹۳۳) ہم (۹۳۴) ہم (۹۳۵) ہم (۹۳۶) ہم (۹۳۷) ہم (۹۳۸) ہم (۹۳۹) ہم (۹۴۰) ہم (۹۴۱) ہم (۹۴۲) ہم (۹۴۳) ہم (۹۴۴) ہم (۹۴۵) ہم (۹۴۶) ہم (۹۴۷) ہم (۹۴۸) ہم (۹۴۹) ہم (۹۵۰) ہم (۹۵۱) ہم (۹۵۲) ہم (۹۵۳) ہم (۹۵۴) ہم (۹۵۵) ہم (۹۵۶) ہم (۹۵۷) ہم (۹۵۸) ہم (۹۵۹) ہم (۹۶۰) ہم (۹۶۱) ہم (۹۶۲) ہم (۹۶۳) ہم (۹۶۴) ہم (۹۶۵) ہم (۹۶۶) ہم (۹۶۷) ہم (۹۶۸) ہم (۹۶۹) ہم (۹۷۰) ہم (۹۷۱) ہم (۹۷۲) ہم (۹۷۳) ہم (۹۷۴) ہم (۹۷۵) ہم (۹۷۶) ہم (۹۷۷) ہم (۹۷۸) ہم (۹۷۹) ہم (۹۸۰) ہم (۹۸۱) ہم (۹۸۲) ہم (۹۸۳) ہم (۹۸۴) ہم (۹۸۵) ہم (۹۸۶) ہم (۹۸۷) ہم (۹۸۸) ہم (۹۸۹) ہم (۹۹۰) ہم (۹۹۱) ہم (۹۹۲) ہم (۹۹۳) ہم (۹۹۴) ہم (۹۹۵) ہم (۹۹۶) ہم (۹۹۷) ہم (۹۹۸) ہم (۹۹۹) ہم (۱۰۰۰) ہم (۱۰۰۱) ہم (۱۰۰۲) ہم (۱۰۰۳) ہم (۱۰۰۴) ہم (۱۰۰۵) ہم (۱۰۰۶) ہم (۱۰۰۷) ہم (۱۰۰۸) ہم (۱۰۰۹) ہم (۱۰۱۰) ہم (۱۰۱۱) ہم (۱۰۱۲) ہم (۱۰۱۳) ہم (۱۰۱۴) ہم (۱۰۱۵) ہم (۱۰۱۶) ہم (۱۰۱۷) ہم (۱۰۱۸) ہم (۱۰۱۹) ہم (۱۰۲۰) ہم (۱۰۲۱) ہم (۱۰۲۲) ہم (۱۰۲۳) ہم (۱۰۲۴) ہم (۱۰۲۵) ہم (۱۰۲۶) ہم (۱۰۲۷) ہم (۱۰۲۸) ہم (۱۰۲۹) ہم (۱۰۳۰) ہم (۱۰۳۱) ہم (۱۰۳۲) ہم (۱۰۳۳) ہم (۱۰۳۴) ہم (۱۰۳۵) ہم (۱۰۳۶) ہم (۱۰۳۷) ہم (۱۰۳۸) ہم (۱۰۳۹) ہم (۱۰۴۰) ہم (۱۰۴۱) ہم (۱۰۴۲) ہم (۱۰۴۳) ہم (۱۰۴۴) ہم (۱۰۴۵) ہم (۱۰۴۶) ہم (۱۰۴۷) ہم (۱۰۴۸) ہم (۱۰۴۹) ہم (۱۰۵۰) ہم (۱۰۵۱) ہم (۱۰۵۲) ہم (۱۰۵۳) ہم (۱۰۵۴) ہم (۱۰۵۵) ہم (۱۰۵۶) ہم (۱۰۵۷) ہم (۱۰۵۸) ہم (۱۰۵۹) ہم (۱۰۶۰) ہم (۱۰۶۱) ہم (۱۰۶۲) ہم (۱۰۶۳) ہم (۱۰۶۴) ہم (۱۰۶۵) ہم (۱۰۶۶) ہم (۱۰۶۷) ہم (۱۰۶۸) ہم (۱۰۶۹) ہم (۱۰۷۰) ہم (۱۰۷۱) ہم (۱۰۷۲) ہم (۱۰۷۳) ہم (۱۰۷۴) ہم (۱۰۷۵) ہم (۱۰۷۶) ہم (۱۰۷۷) ہم (۱۰۷۸) ہم (۱۰۷۹) ہم (۱۰۸۰) ہم (۱۰۸۱) ہم (۱۰۸۲) ہم (۱۰۸۳) ہم (۱۰۸۴) ہم (۱۰۸۵) ہم (۱۰۸۶) ہم (۱۰۸۷) ہم (۱۰۸۸) ہم (۱۰۸۹) ہم (۱۰۹۰) ہم (۱۰۹۱) ہم (۱۰۹۲) ہم (۱۰۹۳) ہم (۱۰۹۴) ہم (۱۰۹۵) ہم (۱۰۹۶) ہم (۱۰۹۷) ہم (۱۰۹۸) ہم (۱۰۹۹) ہم (۱۱۰۰) ہم (۱۱۰۱) ہم (۱۱۰۲) ہم (۱۱۰۳) ہم (۱۱۰۴) ہم (۱۱۰۵) ہم (۱۱۰۶) ہم (۱۱۰۷) ہم (۱۱۰۸) ہم (۱۱۰۹) ہم (۱۱۱۰) ہم (۱۱۱۱) ہم (۱۱۱۲) ہم (۱۱۱۳) ہم (۱۱۱۴) ہم (۱۱۱۵) ہم (۱۱۱۶) ہم (۱۱۱۷) ہم (۱۱۱۸) ہم (۱۱۱۹) ہم (۱۱۲۰) ہم (۱۱۲۱) ہم (۱۱۲۲) ہم (۱۱۲۳) ہم (۱۱۲۴) ہم (۱۱۲۵) ہم (۱۱۲۶) ہم (۱۱۲۷) ہم (۱۱۲۸) ہم (۱۱۲۹) ہم (۱۱۳۰) ہم (۱۱۳۱) ہم (۱۱۳۲) ہم (۱۱۳۳) ہم (۱۱۳۴) ہم (۱۱۳۵) ہم (۱۱۳۶) ہم (۱۱۳۷) ہم (۱۱۳۸) ہم (۱۱۳۹) ہم (۱۱۴۰) ہم (۱۱۴۱) ہم (۱۱۴۲) ہم (۱۱۴۳) ہم (۱۱۴۴) ہم (۱۱۴۵) ہم (۱۱۴۶) ہم (۱۱۴۷) ہم (۱۱۴۸) ہم (۱۱۴۹) ہم (۱۱۵۰) ہم (۱۱۵۱) ہم (۱۱۵۲) ہم (۱۱۵۳) ہم (۱۱۵۴) ہم (۱۱۵۵) ہم (۱۱۵۶) ہم (۱۱۵۷) ہم (۱۱۵۸) ہم (۱۱۵۹) ہم (۱۱۶۰) ہم (۱۱۶۱) ہم (۱۱۶۲) ہم (۱۱۶۳) ہم (۱۱۶۴) ہم (۱۱۶۵) ہم (۱۱۶۶)

نقصیت ہندوئی تھی اور جب پگڑی پہن کر چلے تو کالیں کی کو تہار سے والد بزرگوار کے واسطے ایک وجہ ملک
بچا ہے تہا رام یہ ہے کہ اسے سات کروڑ دھیسے مقبورہ شاہ صاحب کا جہیز دیا مسلک اور نقلیہ
خواب سے انکار تھا۔

علمِ کلام

— شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے علمِ کلام یا حکمت شریعت کے میدانِ علمی بھی گراں قدر علمی خدمات
انجام دی تھیں۔ اور تصانیف اس قدر تھیں کہ اسلامی فلسفہ کے سرمایہ میں اضافہ فرمادی تھیں یہ سید شاہ صاحب
کا وہ استیازی وصف ہے جو ان کو معاصرین اور شاغریں سے ممتاز کرتا ہے اور تصدیق کے صف اول کے علم
کے ہمارے جانتا ہے۔

شاہ صاحب کے جہد کے ہندوستان میں مطلق و غلط بڑا فرق اور جو رہا تھا۔ اس میں کے بڑے کوئی شخص علم و
دانشور بھی نہیں ملتا تھا، مگر یہ مطلق و غلط عقل و مشق کی عقلی بازگاری اور حاصل ہونے کا ہم نشینی ہو چکا تھا
اور اسلامی فلسفہ میں ایک تفسیر پارینہ لیا چکا تھا۔ مطلق و غلط کی یہ گرم بازگاری میں ان کی مخصوص علمی دنیا کے
تجزیہ کیا ہوا تھی جو ہر دور از انک عظمت کا مرکز تھی جو ماضی و حال میں ان کی مخصوص علمی دنیا کے
ہندوستان میں ایک سب سے بہت نصرت و توفیق کا لگا تھا اب اس علم سے بہت کرا بہت آہستہ آہستہ اسلامی
اردوؤں کے ان عقلی نوکر کو مدد و توفیق نصرت اور مطلق یا عقلیت کے پر شکرت ناموں سے بڑھتے لگاتار
شاہ صاحب نے اس ناول میں اسلامی فلسفہ حیات اور تصور نفسیت سے لوگوں کو متعارف کیا اور فلسفہ
بجول کا لاج، اسلامی عقائد و عبارات، افلاک و سماوات اور سیاست و معیشت کی حکمت اور اسرار اور رموز
کے اختلاف کی کثرت کو موزا اور دیوانہ کی کلمات سے سے کر جی نہایت تک کو عقلی اور پڑھ کر نے یعنی اصطلاح
nationalize کرنے کی کوشش کی۔ مولانا ماضی میں گیلانی کا تصدیق یہ ہے کہ:

”صاحب نے ہم سے اوپر و غلات کے قرآن و حدیث کے کلمات سے تو دیکھ فلسفہ تیار کیا اور
جو لوگ ذہنی تربیت کے لیے لائق خیالات میں وقت ضائع کرتے تھے ان کے لیے شاہ صاحب
نے خود نوکر کا ایک بڑا میدان پیش کیا تھا

کسی بھی عقیدہ یا نظریہ کی قدر و قیمت دوا متعارف سے پرگھاتی ہے۔ ایک تو کہ اس عقیدہ کی عقلی اور فطری

۱۔ تاریخِ شاہ ولی اللہ محدث ۱۳۱۲

۲۔ تذکرہ شاہ ولی اللہ محدث

میں شیت کیا ہے اور علمی استدلال سے اسے کسی حد تک ثابت کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے یہ عقلی میدان میں عقلیت
کس حد تک انسان کے لیے قطع بنی ہے۔ انسان کی زندگی پر اس کے کس قسم کے اثرات پڑتے ہیں اور انسان
کے اندر وہ عقیدہ کبھی تبدیل کیا ہے۔ سلطان کا پورا سامراج علمِ کلام کے لیے رخ گذشتات کرتا ہے۔ دوسرے
رنگ پر سب سے کم ہی کوشش کی گئی۔ یہ لوگ کلمات کی عقلی شیت پر یقیناً نہایت کچھ لیا جاتا تھا مگر جہاں تک حکم
شرعی کی حکمت اور اثبات کا تعلق ہے اس میں بڑے کو کبھی علماء نے بحث و تحقیق کا موضوع بنایا غلط معیشت کے
ساتھ شادول اللہ نے اس موضوع پر علم و عقلی اور نہایت خوبصورت اور وضاحت سے مدد و بحث کا اہتمام
کیا۔ شاہ صاحب کا کارنامہ تصدیق اور شاغریں و مولانا میں ایک نمایاں شیت رکھتا ہے۔ مولانا کا علمی
مذہب شاہ صاحب کے اس کارنامہ کا جہیز کہہ سکتے ہیں۔

”شاہ صاحب کے زمانہ میں علمِ کلام کا ہر سرمایہ موجود تھا وہ صرف اشعار و کتب تصنیفات بعض شاہ
صاحب کی تحفہ و قیمت تھی اس طریقہ کے موافق ہونی تھی۔ لیکن ان کی ایجاد و پند و معیت پر ان
چیزوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور انھوں نے علمِ کلام کے مسائل کا ماضی سے اصول کے موافق ترتیب دے،
اشعار و کتب حیرات میں شاہ صاحب نے مولانا کے مخالف ہیں۔“

شاہ صاحب اور قدیم متکلمین کے کاموں میں جو فرق محسوس ہوتا ہے اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ قدیم
متکلمین کے مباحث اس خاص دور کی کثرتِ اشعار کرتے ہیں یہی کم ان کی کو مخصوص عقلی مباحث اور عقائد
کا سامرا بنا رہا تھا اور اس کے مطابق انھوں نے مباحث اور انداز بحث میں مددوں کے لئے جو کچھ
اور ان میں ان سے بہتر مباحث و دراز کار مباحث جوئے کی جو کچھ ایسا کوئی عقلی مباحث سامنے نہ آتا تھا کہ
شاہ صاحب کا کام کسی دینی جہیز پر مشتمل نہیں ہے بلکہ وہ شریعت کے اعتقاد کی اور عقلی مطالبات کو ایسے
انداز میں سامنے لاتا ہے کہ وہ عقل کو آہل کر کے اور بتائے کہ اسلام ہی عقل اور فطری کا مذہب ہے۔
اس موضوع پر شاہ صاحب کی مہر کا اثر کتاب تجلوا اللہ العالی ہے اس کے مقدمہ میں شاہ صاحب نے لکھا
ہے کہ ہمارا جہیز آج ضرورت علمی الشیخہ علم کو قرآن کا منجز و عقلا ہوا تھا جس کا اب علمِ عرب و علم سے نہ چوسکا

۱۔ علامہ غلام محمد بزمِ شریعت ۱۳۱۲

۲۔ آئینہ بیچہ بیچہ علامہ غلام محمد بزمِ شریعت ۱۳۱۲

۳۔ علامہ غلام محمد بزمِ شریعت ۱۳۱۲

شاہ صاحب نے علمِ حکم اور مکتِ شریعت پر بیڑ و مولیٰ انداز کی کتابیں بھی تحریر کیں ہیں جن کا نام سے زیادہ الشرف الیٰ قلوبا کی ذات و صفات، امور الہیات اور اہل ان کی جہلی اور اجتماعِ زندگی سے بحث کی گئی ہے۔ ایک اور ایسا تذکرہ ہے کتاب علی بن ابی حمزہ ہے اور جہاں اللہ کے بعد دوسرے ہر آدمی کا ممکن ہے اس کتاب میں جہاں اللہ الہائے حق مقابلہ میں حضورِ مہدیؑ میں غلبہ دار رنگ میں بیان کیے گئے ہیں غلبہ میں یہ بھی علمی اور حایلِ کجرات سے شائع ہوئی ہے۔ دوسرے کتاب الخیر لکھنے کے اس کتاب کے ساتھ مذکور دو کتابوں سے اس اعتبار سے مختلف ہیں کہ اس میں توحید، رسالت، قرآن و احوال و امم، شریعت، کفر و کفرنا اور ارتقا سے بحث کی گئی ہے اور اندازِ بحث غلبہ دار ہے یہ کتاب بھی علمی اور حایل سے غلبہ میں شائع ہو چکی ہے۔ ان کے علاوہ شاہ صاحب نے اسلام کے بنیادی احادیث کو اپنی سنت کے مسلک کے مطابق قرآن و حدیث کے روشنائی میں کوشش اور تفسیر میں بھی بیان کیا ہے یہ کتاب علی بن ابی حمزہ کے نام سے مشہور ہے اس کی شرح مولانا سید نور محمد نے لکھی اور فقیر نے اسے تصدیق و تائید کے نام سے نامزد کیا ہے اور شاہ صاحب نے مقتدرۃ السنۃ الیٰ الانتمار لفظ تہ السنۃ کے نام سے ترجمہ کیا ہے اس میں بھی لکھنے کے گروہ کی خدمات اور اعمال کا محاسبہ کیا گیا ہے۔

ان کتبوں کے علاوہ دیگر کتبوں میں بھی شاہ صاحب کا کمال اور اس کے اندازِ خیال ہے مثال کے طور پر تجرِ حیاتِ الانبیاء دو جلدیں ہیں، دو کچھ بچا کر سکتے ہیں۔ شاہ صاحب کے اس کارنامہ کی قدر و قیمت کیا ہے اس کا اندازہ کوہِ کاشانی کے اس بیان سے ہو سکتا ہے: ”الہیہ ہے اور انبیا و ائمہ کے لہجہ کو نور انہی کے زمانہ میں اس کا حال کیا تھا؟ عقلِ خیر شروع ہوئی اس کے اس کا طے سے یہ امید نہیں تھی کہ کچھ کو یہ کتب صاحبِ دل و دماغ میں پیدا ہوگا۔ قدرتِ کوا چنانچہ یہ کتب کو کاغذ و لکھنا کا طرزِ راز میں جب کہ اسلام کا کھس کو دیکھا تھا، شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ انھیں خلق پیدا ہو جس کی فکر نہیں کیے، غم نہ ہوا، راز کا اور انی و رشہ کے کارنامے سے ماہر نہ گئے، اسے

تصوف

نصوف شام و صبح کے اُن خدمات کا ایک وسیع میدان نصوف ہے۔ نصوف ایک متنازعہ نام ہے۔

۱۔ یہ قرآن و احادیث کے تمام حجاز کے دوروں کے لئے استفادہ کا ایک مرکزی گواہ بن گیا ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لئے
الغرض اس کے تمام سے فائدہ اٹھا کر ایک نیا دور کا آغاز ہو گیا ہے۔ ف۔ علم الکلام ص ۱۰۰

اس طرح آپ کو شریعت کا جاننا خود ہی مجبور تھا کہ اگر کوئی شریعت کا دشمن کہتا تو میرا کام اسے کابل پر اٹھانا تھا
 سے اس سے کہ اس لیے جس طرح قرآن مجید کے سطور و سطرے بہت سی کتابیں ہیں ان میں سے ہر ایک کے
 متعلق کئی مستقل تصنیف کا کام ہے بلکہ یہ خود مجھے کہ اس کا باعث ہے کہ کئی اسلامی مسائل کے متعلق یہ اجواہر
 کیا ہے کہ وہ عقل کے خلاف ہیں، مثلاً، جو کہنے لگے کہ قرآنی احکام اب اس طرح ہیں اور وہ کھان سے کیا
 حلق ہے۔ رمضان کے آخری دن کا روزہ واجب ہو اور شوال کی پہلی تاریخ کا روزہ حرام، اس کے کیا سبب یہ قرآن و
 تفسیرات کے متعلق جو کچھ شریعت میں وارد ہے وہ منکر و غیر ہے۔ بعض منکر کی اس قسم کے بہت سے حضرات
 کرتے ہیں ان کو یہ اذکار کا باعث اور کام ہے کہ شریعت کی تمام باتیں عقل کے موافق ہیں۔

چنانچہ جیڈا اظہارِ انوار اول تا آخر شریعت کے، اور دوسرا احکام کی مکتوب اور مصاحف کے یہاں منقول ہے۔
جلد اول میں ایمان و توحید، تنبیح و دنیا اور عالم مثال، آسمانی نعمت اور احکام، زندگی اور موت اور اس کی تعلیمات
اور اخلاقیات، آسمانی سیاست، معیشت، اقتصاد، معاشرت، مساوات کی وضاحت اور اس کے معمول کا کلیہ
نیک لوگوں کو ملکا سمیت، بشرک و ایمان کے مضمرات، احکام کے امور اور روز بروز، دنیا و آخرت کی مکملیت اور
تقصیلات، رسوم و رواج کا ابتدا اور ماہیت شریعت کی تفصیل، کتاب و سنت سے استفادہ کا کلشن فقہی
کتاب کے اختلاف کی وضاحت، حصول امر طیب و ترک کفر ایسی کے امور اور فروع و تربیت آئے ہیں۔ دوسری
جلد میں غلبہ کے مسائل و امور اور روز بروز اولیٰ احکام کی تفصیلات، احکام اور ترک کے سیاست، نذر و ذکر
مقامات و احوال، شکرو توکل، طبعی غلبہ، جسمی غلبہ اور دنیا و فروع کے امور اور حصول رزق کے طریقے، غرض خورفت
کے امور اور احکام، خلفائے، اقتصاد و عباد کے مباحث شامل ہیں۔ یہ کتاب سب تکلیفیں میں مشرک اور این دونوں
سے شامل ہوئی اس کے بعد متعدد باوجود انی مسعر پاکستان اور ہوت سے ملت ہوئی اس کے متعدد اور دو قرآن مجید
معروف ہیں، آج کے دور میں جیڈا اظہارِ انوار کھتا گیا علم اسلام اور شریعت کا اعلیٰ درجہ ہے یہ کتاب دنیا داروں
مردود علیہ کے طلب کو پڑھائی جاتی ہے کہ

۱۰ مقدمہ اظہار المآخذ
۱۱ فی الذل
۱۲ فی الذل
۱۳ فی الذل
۱۴ فی الذل
۱۵ فی الذل
۱۶ فی الذل
۱۷ فی الذل
۱۸ فی الذل
۱۹ فی الذل
۲۰ فی الذل
۲۱ فی الذل
۲۲ فی الذل
۲۳ فی الذل
۲۴ فی الذل
۲۵ فی الذل
۲۶ فی الذل
۲۷ فی الذل
۲۸ فی الذل
۲۹ فی الذل
۳۰ فی الذل
۳۱ فی الذل
۳۲ فی الذل
۳۳ فی الذل
۳۴ فی الذل
۳۵ فی الذل
۳۶ فی الذل
۳۷ فی الذل
۳۸ فی الذل
۳۹ فی الذل
۴۰ فی الذل
۴۱ فی الذل
۴۲ فی الذل
۴۳ فی الذل
۴۴ فی الذل
۴۵ فی الذل
۴۶ فی الذل
۴۷ فی الذل
۴۸ فی الذل
۴۹ فی الذل
۵۰ فی الذل
۵۱ فی الذل
۵۲ فی الذل
۵۳ فی الذل
۵۴ فی الذل
۵۵ فی الذل
۵۶ فی الذل
۵۷ فی الذل
۵۸ فی الذل
۵۹ فی الذل
۶۰ فی الذل
۶۱ فی الذل
۶۲ فی الذل
۶۳ فی الذل
۶۴ فی الذل
۶۵ فی الذل
۶۶ فی الذل
۶۷ فی الذل
۶۸ فی الذل
۶۹ فی الذل
۷۰ فی الذل
۷۱ فی الذل
۷۲ فی الذل
۷۳ فی الذل
۷۴ فی الذل
۷۵ فی الذل
۷۶ فی الذل
۷۷ فی الذل
۷۸ فی الذل
۷۹ فی الذل
۸۰ فی الذل
۸۱ فی الذل
۸۲ فی الذل
۸۳ فی الذل
۸۴ فی الذل
۸۵ فی الذل
۸۶ فی الذل
۸۷ فی الذل
۸۸ فی الذل
۸۹ فی الذل
۹۰ فی الذل
۹۱ فی الذل
۹۲ فی الذل
۹۳ فی الذل
۹۴ فی الذل
۹۵ فی الذل
۹۶ فی الذل
۹۷ فی الذل
۹۸ فی الذل
۹۹ فی الذل
۱۰۰ فی الذل

تصوف کچھ وہ عقائد تھے جن سے ان کی بیشتر تقاریر و سیر و دیار و تفسیریں سلسلہ کو خواص طور پر دست اور شہرت ملی۔ ان چاروں سلسلوں میں ان تصفیہ سے اعتبار سے ممتاز کیا جاتا ہے کہ اس میں حریت کی برجہ کی بدولت و جاہ تاسیے اور جدوجہد و سماج و غیرہ پر پابندی ہے نیز اس سلسلہ کا جو مسلک حضرت علیؑ کے ہائے ابو بکرؓ سے مشتاق ہے۔ اسی سلسلے سے خواجہ باقی المصطفیٰ و اہل خانہ شاہ عبدالعزیزؒ از اعظم جہاں جاہاں اور شاہ ولی اللہ علیہ السلام بر روزگار و راستہ تھے۔ مذکور حضرت سے شاہ صاحب کا سلسلہ قدرے مختلف یوں ہے کہ شاہ صاحب اگرچہ تصفیہ سلسلے سے بیعت نہیں کرتا ان کے نزدیک دوسرے میں سلسلوں کی کوئی کمیال بیعت حاصل ہے کہ جو کچھ ان میں الگ الگ خصوصیات پائی جاتی ہیں، اس لیے شاہ صاحب ان تمام سلسلوں سے استفادہ کرتے تھے۔

تصوف کے باب میں شاہ صاحب کا ایک قابل ذکر کام یہ لکھا ہے کہ انھوں نے اگر ان موصیوں اور محمدؐ و انصاف بہ منت تحقیق کیا ہے اور وہ کام اس سے غیر وہ کیا ہے۔ شاہ صاحب کے زمانہ میں اگر موصیوں کی ایک بڑی تعداد پائی جاتی تھی جس کو شاہ صاحب نے مذکورہ جہوں میں تسلیم کیا ہے۔

(۱) مذکورہ جو موصیوں کا لباس ریب قی کرتا ہے اور پاؤں اور گیسے میں پور پہنتا ہے اس کو کلا پیڑ موسیٰ سہاک ہے جس کی قبر احمد آباد میں ہے۔ وہاں کی بڑی تعداد اس کو گروہ کلیسہ دیکھتی ہے۔

(۲) دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جس نے بے ریش لاکوں کے لشکارے کی پیشہ بنالیا ہے اور شاہ خوشی اور دیگر منشیات کو اختیار کر لیا ہے۔ اس قسم کے لوگ اپنے آپ کو اہل اولیاء نامہ سے منسوب کرتے ہیں۔

(۳) تیسرا گروہ ان موصیوں کا ہے جو ہر طرح کی منشیات کے ملائی ہیں۔ اور بیشتر جہوں سے جیسا یہ عقیدوں کی جہاں ہے اور سلسلہ تقادیر و سیر و دیار سے مستحکم ظاہر کرتے ہیں۔

(۴) چاروا گروہ منشیات کے دھند و سامان کی اختیار کر کے پورے ہے اور اس کی نماز کرتا ہے۔

(۵) پانچواں گروہ ان لوگوں کا ہے جن پر کوئی نسبت کاہنہ تو ہے مگر وہ اہم اور انشائی خیالات میں غرق ہیں۔

(۶) چھٹا گروہ ان موصیوں کا ہے جن کا دل مائل گیا ہے اور اس عارضہ کی وجہ سے ان کے واسطے مسئلہ ہو گئے ہیں اس لیے ان کو میرا دیہہ دیکھ کر نظر آتا ہے جو لوگوں کو وہاں میں نظر آتا ہے۔

(۷) ساتواں گروہ گیارہ سو سال پرانے ہے۔

(۸) آٹھواں گروہ ترک نما اور ترک تزویج اختیار کرنے والوں کا ہے۔

شاہ صاحب نے اس قسم کی حرکات اور ایسے موصیوں کے بچنے کی تلقین کی ہے۔ نیز تصوف کے نام پر دنیا کی صفات والوں کو ڈاکو، کذاب و احوال اور فتنہ پرور قرار دیا ہے۔ انھوں نے اپنے وصیت نامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ

میں خود کے مشائخ کے ہاتھ پر گزیر بیعت نہیں کرتی ہاں بیسے اور علو عام سے دھوکہ نہ کھانا چاہیے اور ذکر امت سے دھوکہ نہ کھانا چاہیے۔ اس لیے کہ وہ کام کا کوئی تصور کم کر دے ہے اور گیارہ سو سال حقیقت سے کوئی سلسلہ نہیں ہوتا۔

اس کے باوجود شاہ صاحب نے خود تصوف سے صرف اشتغال رکھا اس پر مستعد و تہیہ کیا گیا کرتی ہیں اور اپنے آپ کو موصیوں کی کیا اس سلسلہ میں شاہ صاحب کے حادثات کا بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سو تیرہ گروہ شاہ صاحب جن زمانہ اور ماضیوں میں پیدا ہوئے اس میں ان کے لیے بہت مشکل تھا کہ اپنے اصلاحی اور تجدیدی کام کا آغاز ایسے طریقے سے کرے جو عام دھوکے سے بچے۔ انہیں ان کے گروہاں سے اور لوگوں سے قبول کیا نہ کرنا چاہتا تھا شاہ صاحب سمجھتے تھے کہ مشرق و مغرب میں موصیائی قبولیت اور ان کی اطاعت پر لوگوں کا اتفاق ہے یہاں تک کہ ان کے اقوال اور احوال کا یہاں دست سے زیادہ لوگوں کے دلوں سے وابستہ ہیں۔ ان کی ساری کتب پر یہ خیال تھا کہ ان کے دونوں اشارات عجیب و غریب ہیں۔ اب جو کوئی ان کے دونوں اشارات کا احوال کرے گا اور ان سے نہ کراہے گا وہ قبول نہ کرے گا اور اس کا شمار صالحین میں نہ ہوگا۔ قبول یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ سب پر غلبہ دینے والا کوئی وعظ و رسالہ نہیں ہے جس کے کام میں موصیوں کے اشارات شامل نہ ہوں۔ لوگوں کو تسلیم دینے والا کوئی عالم رسالہ نہیں ہے جو موصیوں کے کام میں اشتقاق نہ رکھتا ہو۔ امر کی کوئی مجلس، یہی نہیں ہے جس میں موصیوں کے اشارات اور نکات زبان زد نہ ہوں۔ اس میں صورت حال کو دیکھتے ہوئے انھوں نے اپنے آپ کو مجبور پایا کہ وہ قرآن و حدیث کے ساتھ تصوف کے ہر ایسے میں بھی رہتا بات کہیں اور موصیوں نے ان کے دلوں سے تصوف کی زبان میں لکھا کر لیا اس کا اثر ان کو خواہ شاہ صاحب نے کیا ہے۔

۱۔ تصفیات الاولیاء
۲۔ تصفیات الاولیاء
۳۔ تصفیات الاولیاء
۴۔ تصفیات الاولیاء
۵۔ تصفیات الاولیاء
۶۔ تصفیات الاولیاء
۷۔ تصفیات الاولیاء
۸۔ تصفیات الاولیاء
۹۔ تصفیات الاولیاء
۱۰۔ تصفیات الاولیاء

کہ کثرت حتی کہ جو امدادی علوم کہا جاسکتا ہے قرآن و حدیث پر دور و نزدیک ترکیب کا مختصر یہ تھا کہ شاہ صاحب مروجہ علوم کی تاریخ اور سائنس کی ہنگاموں کی بنا کو دیکھ کر علوم اسلامیہ کی تشکیل کو جس کی ترتیب کے مطابق مظاہرہ قدرت کے کارخانہ اور بیج زمینیں کیا جائے اس سلسلہ کا ایک اہم تصنیف مروجہ زبان میں اس الکیمیائی اسباب تدوین العلوم ہے اس کتاب میں شاہ صاحب نے تمام معدنیہ علوم کو پورا قائلوں کی تعظیم کیا ہے۔

۱۱) علوم دینیہ ۱۲) علوم شرعیہ ۱۳) علوم فلسفہ ۱۴) علوم فاضلہ۔

علوم عربیہ کے متعلق شاہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ اس لیے معدنی کیے گئے کہ ان کے ذریعہ کام عرب کی معرفت حاصل ہو ان علوم میں علم حروف، معزلات یعنی لغت اور علم الحروف، معرف، علم الاستقراق، علم الکلیات، علم الاعراب، علم التالیف، علم البیان آتے ہیں اور احوال شریعہ طریقیہ علم العروسی، علم الحافظہ، علم الخلافہ وغیرہ ان میں شامل ہیں۔ پھر ان علوم کو دونوں کرنے والوں کے نام اور کام لکھ کر لکھا گیا ہے۔

علوم شریعہ کے تحت وہ مکتبہ دینیہ میں تدوین اس لیے ہوئی کہ الشرائع نے غنی علی الشریعہ وسلم کو جس امور کے ساتھ سمجھوتہ کیا ان کی معرفت حاصل ہو ان علوم کا مجموعہ قرآن و سنت ہے اسلاف نے علوم شریعہ میں چار اصناف کے تحت کثرت کی ترکیب کی ہے فقہیہ، معزلات، بیع، میراث، فائدہ داری، شہرہ دل کی سیاست اور بقیات معیشت کا ذکر ہے اور آخر میں جہاں نادور الفاظ کی شرح اسباب نزول، آیات میں لطائف ناع و منسوخات بیان و تفسیر آتے ہیں۔ ۱۳) سیرہ میں اس شخص کی عادات و اخلاق،

خودیات و سیرا اور دیگر بائیں بیان کیا جاتا ہے ۱۴) ترقاق میں یہ ملاحظہ و تفسیر سنت و دور و دور غفلت احوال صاحب صحابہ، ذکر و ذکر اور ذریعہ پیش ہے۔ علوم شریعہ کے ضمن میں شاہ صاحب نے مغربی و مشرقی اور فقہاء و متقدمین اور سیرت و معجزوں کے کام کا جائزہ لیا ہے۔ علوم فلسفہ یا علم کی تدوین کا سبب شاہ صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ اور دور و دور جب زمین پر پھیل گئی تو ان کے سماشی ترقی سماشی اور سیاسی حالات ان علوم کی

تدوین کا سبب بنے اور ان کے ان الفاظ کا زمانہ و دورم اور فائدہ و جزیرہ تفسیر لیا۔ شاہ صاحب نے اس ضمن میں اسلامیہ کے علوم عقلیہ پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ علوم فاضلہ یعنی ان کی قوانین مفید مشنوں اور دینی و حکامات و غیرہ کے علوم میں ان کی کوئی کوئی ضرورت پڑتی ہے ان علوم میں پیش گوئی، کمال کمات، تفسیر و تالیف، حجاز، یونان و غیرہ شامل ہیں نیز مفید مہر بھی ہیں۔ یہ سیرت امدادی یعنی علمی کیا گیا اس لیے علمی کا شتہ کار و غیرہ یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے موضوع پر جاتا ہے۔ یہ کتاب اور دور و دور کے ساتھ مطالعہ میں رہے امداد دہانی سے شائع ہوئی ہے۔

تعلیم سے متعلق شاہ صاحب کی دوسری کتاب رسالہ دانشمندی ہے جس کی کاپی مختصر رسالہ بھی لکھی گئی ہے مولیٰ بہت کامل ہے۔ دانشمندی سے ان کی مراد کتب و دان ہے انھوں نے اس کے متعدد حصے بتائے ہیں اور کتاب کا خاکہ کیا جائے اور اس کی حیثیت اور تحقیق حاصل کی جائے ۱۱) استاذ کتاب کا پڑھنا ہے اس کی تعلیمت اور سہرہ روزانہ کو سہ ماہ صاحب اس کی کوام ملکر کے کے مختلف فائدہ دہاتے ہیں جس سے علم کے حصول کو وہ آسان ہوئی ہے۔ غرض انہی کے دوسرے درجہ یعنی تیسری میں ان کے علمی حصے ہیں ان کتاب پڑھاتے وقت استاذ کو پندرہ یا تین کتب پڑھنا چاہئے ۱۲) شکل الفاظ کی تفسیر ۱۳) ماموس الفاظ کی تفسیر ۱۴) متعلق مقامات کی وضاحت ۱۵) زربت سلسلہ کی طاقوں اور تحت معزلات سے وضاحت ۱۶) دلائل کو ذہن سے قریب کر کے پیش کرنا ۱۷) تشریحات کے قیام و اور فوائد بیان کرنا ۱۸) جانع اور مانع تفریق کرنا ۱۹) دلیل امور مانع کرنا یا ہر وقت پیر و چول میں توفیق کرنا ۲۰) دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا ۲۱) اور ہونے والے شبہات کا ازالہ ۲۲) وجوہات اور مصنف کے اشاروں کی وضاحت ۲۳) اگر شاگرد کو یاد دہار کرنا ۲۴) وہ نہیں پڑھا کہ کب سے تو کتب کا اس کی کون ان میں توفیق کرنا ۲۵) مختلف قریبیات کی تفسیر اور بیج و ترقیہ کا تفسیر ۲۶) توفیر آسان اور کمال پر کرنا۔

شاہ صاحب کے نزدیک فن دانشمندی کا اخلاق کتب معقول و مقول، علوم پرانی اور خطا پر سب پر ہوتا شاہ صاحب کے خطوط و کتبات میں بھی وہی فن دانشمندی کی ہیئت کے حامل ہیں۔

شاہ صاحب کی تمام خدمت میں ان کے کتاب کی کسی حد تک شمار کیا جاسکتا ہے۔ ان خطوط میں انھوں نے شاہ صاحب سے علمی مسائل کی ہنگاموں کے لیے شاہ صاحب کے متکتبہ کے کسی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ اور کتبات میں انھوں نے احوال و ترقی و تفسیر ان تفسیر ۱۲) مکتوب العارف و تفسیر مکتوبات ملا شاہ و تفسیر مکتوبات فارابی و کلمات لیسات میں شامل ہیں، ۱۳) مکتوبات علمی و حیات و علمی و روحانی، ۱۴) شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات یہ کتاب پر و تفسیر مکتوبات ملا شاہ کے تفسیر میں ہے اور مل کر اس سے شائع ہوئی ہے۔ ایک مجموعہ مکتوبات ہے مولیٰ ہزار نمونے سے تیار کیا ہے ان کی تک تکلیف ہے۔

طبیقت شاہ صاحب کے لکھنے والے علمی موضوعات میں ایک موضوع "طبیقت" ہے گویا انھوں نے اس میں موضوع پر باقاعدہ کوئی کتاب نہیں لکھی تاہم ان کی بیشتر تصانیف میں اس فن سے متعلق غور و اہمیت عموماً

مل گویا دانشمندی کا سبب مطالعہ تفسیری اور تصنیفی کے Methodology سے واقفیت حاصل کرنا ہے

۱۱) یہ کتاب شاہ ولی اللہ مجدد دہلوی کی صحن کے نام پر مکتوب اور سار جہت روشنی میں لکھی گئی ہے۔

۱۲) اس کا علمی اور ادبی و علوم و کتب کے تفسیر میں عموماً مکتوبات میں تفسیر کی خدمات میں ہے۔

تھے جسے شاہ صاحب نے اس امر پر افسوس کیا کہ وہی کہتے ہوئے اس کام کو صرف تصوف تک محدود رکھا بلکہ اس کا دائرہ بڑی شریعت اور اس کی تعلیمات تک وسیع کر دیا۔ شاہ صاحب کی تعلیم کا ایک گوشہ جس میں مثال ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمودہ کہ بوسریت ہوئے کہا میں جانا ہوں کہ جتنے بے اور حق و تضاد کے علمائیت سے عزم ہے اگر کسی انھوں نے اصرار کیا کہ بوسریت ہوئے تو وہ کھینچا تو یہ ہرگز تھے بوسریت دینا تو بوسریت ہے بلکہ جتنے بکر اسودتھ و تضاد پہنچا سکتا ہے اور اپنے بوسریت دینے والے اور حرکت کرنے والے ہر گاہ کہ ان دونوں اقوال میں شاہ صاحب نے اس طرح تصریح دیا ہے کہ یہ اختلاف مقامات کے اختلاف سے متعلق ہے۔ حضرت عمرؓ نے شریعت کی تائید سے مخالفت کے پہلو سے فرمایا۔ ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ توحید حق بلایا ہی نہ سنت کہیں اپنے عمل سے ہٹا کر بھیجے گا اور حضرت علیؓ کا کام عالم میں علیؓ اس کو معرفت کے پہلو سے بے غلوئے نے لپیٹا کہ جتنے حیوان بہت سے ہیں اور اس کی طرف اشارہ ہے اس بات میں کہ وہ جنس کا جتنے سے تو یہ بہت حیوانات کے دل انبیاء کی طرح شام ہو گئی ہے

خلاصہ کا نام ہے۔ یہ کہ شہادہ اولی الشہدہ ہو گا۔ یہی تالیفات ہیں اہل مسائل اور نکات کو موضوع بحث بنایا ہے۔ یہ امت مسلمہ کو شہادۂ جبریدہ کے لیے بنیادی روایت کے حامل تھے اور اسلامی علوم کے اہل پیشروں کو دیکھا گیا ہے۔ وقت اور ممالک کے لحاظ سے بھی جو کچھ ذکر کیا گیا شہادۂ جبریدہ کے فوائد اور فوائد ہیں۔

خلاصہ کا نام ہے۔ یہ کہ شہادہ اولی الشہدہ ہو گا۔ یہی تالیفات ہیں اہل مسائل اور نکات کو موضوع بحث بنایا ہے۔ یہ امت مسلمہ کو شہادۂ جبریدہ کے لیے بنیادی روایت کے حامل تھے اور اسلامی علوم کے اہل پیشروں کو دیکھا گیا ہے۔ وقت اور ممالک کے لحاظ سے بھی جو کچھ ذکر کیا گیا شہادۂ جبریدہ کے فوائد اور فوائد ہیں۔

[illegible]

اکثر ان دورت ایک ہی حقیقت کے اجمال اور تفصیل اور دور فقر ان وسعت کی تقریر ہے تو
ظاہر ہے کہ ان میں باہم تفصیل کا کام یک ہی کم اور کمال قدر کا نامزد اور دیا جاسکتا ہے۔ فقر کے مختلف مراتب
اور اس کا مختلف پائے کے لیے ال ال دور سے بہت کم فراہم کیا گیا ہو گا۔ خود فری اور دیگر نظری
سے جنم لیا ہے۔ اپنے آپ کو ارب ال العوالم اور دوسرے ملک کو کہ ارب ال الخلق کے کچھ کا بیان نام
ہو گا۔ اگر اس کتاب میں سر شرف شاہ کی کھانا سے ہر اختلافات کے اسباب کا واضح نگاہ رکھ کر ان کی وضاحت
دیا جائے تو شاید یہ بڑا مفید کام ہے کہ اس طرح موصوفہ کے مختلف سطحوں میں فقر اور اس کی وضاحت کرنا
دیکھ کر دوسرے سے ہم آہنگ کرنا بھی مفید ہے۔ جو کہ تفصیل کی وضاحت درست اور کمال قدر ہو سکتی
ہے جب کہ اسے بڑے کچھ کو بخیر و خیر دل میں لکھیں دی جا رہی ہے دوسرے میں بڑے کچھ اور موصوفہ میں دیگر
کتاب میں سے ایک دوسرے سے بنیاد کی طور پر مختلف ہو تو ظاہر ہے وہاں تعلیق ہے مصلیٰ ہوئی شاہ
موصوفہ کے بیشتر دیکھیں اس میں خلیفہ ذات واحد لکھا ہے جو جنوں نے شریعت اور عقوبت میں تعلیق
کا کام انجام دیا اور ان سے پہلے شریعت کے مباحث اور اہلیت کے مباحث بالکل گم کروئے

[illegible]

اختلاف کی گنجائش موجود ہے مگر اس کے باوجود بات درست ہے کہ فساد صاحب اسلامی علوم و فنون کی تدوین
جس پر کچھ طبع جوید کے دانی نور کا ترجمہ پر مدغم محمد رسولہ کے جسے میں تصدیق کیا ہے کہ
میں کے ہر ایک مسلمانوں میں جو علوم و فنون درون کے تھے ان کا فساد صاحب نے اسطرح کیا
قوال کی طویل مدتی کی ایسا اور دوسرے جو طبع و یا نہیں سمجھ سکتا تھا اس کا جائزہ لیا بیہ طم
میں جو مختلف خبریں سنائی پیدا ہو گئے تھے اور وہ اصل کو جو ذکر میں ان میں ایسا لکھ کر دے گئے تھے ان
کو مل کیا ہر ایک علم کا دوسرے علم سے اور ابی طم کے ایک گروہ کا دوسرے گروہ سے جو اختلاف
نزدیج ملا آ رہا تھا اسے یکجا کیا اور اس طرح مسلمانوں کی علمی و فکری وراثت کو اس کے داخلی تعلقاً
سے پاک کر کے اس میں ایسی وحدت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کا کوشش کیا کہ بعد میں آئے والے
اس وراثت کو اپنے خود عمل کی اساس بنائیں۔

الحاق تصانیف

شاہ ولی اللہ سے منسوب ہیں کتابیں ایسی ہیں جو فساد صاحب کی تصنیف کردہ نہیں ہیں
بلکہ کسی دوسرے کی تصنیف ہیں مگر ان کی حقیقت و فائدہ کے جس قدر ان کو فساد صاحب سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ ایسا جمل
اور الحاق کتابوں پر فرقہ واپس نہ لیا بلکہ شہادت انہیں بہت حد تک مستند و معتبر۔ مختصر و مفید اور جامع ہیں
خاص طور پر قابل ذکر ہیں مزار رب کی مختلف و ولی اللہ سرحد کی تفصیل یا تہذیب و فساد ولی اللہ کے کردار و فنون
کتابیں منسوب کر دی ہیں مگر ان کی حقیقت کی جس کی تردید ہو کر خلیفہ کی ہے کہ آخر ان کے دونوں کتابوں کو فساد ولی
اللہ کے ایک فرد و جہاد صاحب کی بغیر کتابوں کے تاخیر یا تہذیب اللہ کی فساد صاحب نے نقل کر دیا ہے۔ مزار رب
قادر کی صاحب ان کتابوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان دونوں کتابوں کی زبان طرز بیان اور طریقہ استدلال شاہ ولی
اللہ دہلوی سے بالکل مختلف ہے۔ مگر یہ فرد و جہاد صاحب نے استدلال کیا ہے کہ یہ سب فساد صاحب کے قوال اور
ان کے غلط فہم کے ہوا ہے۔ لکھتے ہیں صاحب کا محال ہے کہ وہ خود ہی فساد ولی اللہ کے فساد و غلط فہم کی اور
وہ تیس کے حوازیات کی کثرت ہے۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فساد صاحب سے ان تیس پر مشتمل کچھ دیگر
مقصود ہے۔

چوتھا باب

قرآنی علوم پر شاہ ولی اللہ کی تصانیف کا تنقیدی مطالعہ

قرآنی علوم پر شاہ ولی اللہ دہلوی نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں انہوں نے قرآن کے مطالب و مسائل کی
تفصیل و تشریح کے لیے ترجمہ قرآن سے لے کر تفسیر قرآن تک متعدد و مفید کتب تصانیف لکھی ہیں ان میں قابل
تذکرہ کتابیں عام طور پر تذکرہ منسلک ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) فتح الرحمن

(۲) الفوز الکبیر فی اصول التفسیر

(۳) فتح النجیر بمکمل مدخل فی علم التفسیر

(۴) تائیدیہ احادیث فی تفسیر القرآن

(۵) ترجمہ و تفسیر سورہ بقرہ و آل عمران

(۶) المقدردلی قرآن الکریم

ان کتابوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ فساد صاحب کے زمانہ میں قرآن کی اشاعت کا بہت کمادامہ
تفسیر موجود تھا اور اس کی بنا پر دولت اسلامیہ کی ترقی کرنا پڑتے تھے فساد صاحب کی یہ تصانیف آج بھی
اس قدر قیمت کے حامل ہیں کہ علم و دین کے ہر طالب علم و محقق ان کے مطالعہ و تفسیر کے لیے ضروری ہیں
سے تائید ہیں فتح الرحمن کے ترجمہ اور وہاں بھی ہر ایک کے مطالعہ کے لیے ضروری کتابوں کا ذیل میں
تفصیلی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

الفوز الکبیر فی اصول التفسیر

قرآنی موضوعات پر شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف میں سب سے زیادہ معروف اور مقبول کتاب
الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں لکھی گئی تھی جس پر دوسرے فارسی زبان کی کتب
بند ہے مگر فارسی ہندوستان میں نہ صرف فارسی زبان و ادب اور ہندوستانی علم و ادب کے اردو و انگریزی ترجم
بکثرت دستیاب ہیں۔

فتح الخبير بمالاً به حفظه في علم التفسير

صاحب معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے پنجویں باب میں غائب قرآن کی تمام مشرق و مغرب و شمال و جنوب کے ساتھ میان کرلو اور اس باب کو ایک مستقل رسالہ قرار دیا جاتا ہے اس کو اس رسالہ میں شامل کر کے اور جوچاہے اس کو جدا جدا کر کے ج و ط و سب فیاض بقول منہ اھب، طو و سب رسالہ کو ایک مستقل کتاب کی حیثیت اس لحاظ سے دی جا سکتی ہے کہ یہ رسالہ نیز زبان میں ہے جب کہ لغوی زبان کی غایت زبان میں لکھی گئی ہے نیز غائب قرآن کی علوم قرآنی پر اصول و فروع کی بحث لکھی ہے اور نیز پنجویں قرآن کی تمام سوروں کے بارے میں ضروری اور مختصر اشارے میں جو مشکل الفاظ کی مختصر شرح مع سبزی و مقامات کی توضیح اور جو آیات کے شان نزول کو وضاحت پر مبنی ہے اس کتاب کے کچھ تالیف کے وقت بھی شاہ صاحب کے پیش نظر علامہ سیوطی کی التفسیر الہیہ ہے شاہ صاحب نے رسالہ کا مقدمہ تالیف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

فيقولون ائبد العنيت ولى الله بن عبد الرحيم عليهما الله تعالى بفضله العظيم وهذا قوله
من شىء غريب القرآن من آثار خبر هذه الأمة عبد الله بن عباس بن مطر بن ابن ابي طلحة
منه وكتبها بطريق النحال عنه كما فعل في الف شيخ مشايخنا لحليل جلال الدين السبكي في
كتاب الاثنان على الله ورجعته في الجنان ورايت بعض الغرائب بغير مفسر في تنب
الطريقتين فكلمها بطريق مسائل نافع بن الازرق عنه وجماعة البخاري في صحيحه فانها

عقلم و متشابہ کا مسئلہ بھی ایک دشوار مسئلہ ہے۔ نامح و مشروح کے طراز پر بحث کی کسی علمی تحریک میں نہیں ہوئی اور نہ ہی بڑے بڑے لوگوں کی آیات و مشابہات قرار دیا جائے۔ مشابہات کے یہاں سے جو علم اور ان کی بحث کو ناممکن سمجھتے یا کہتے ہیں، بڑا کقول مولانا عبدالمجید انظر منہ یک قول ان سارے کا سارا مادہ حق نام نہا دوسرے مشابہات ہیں۔ اور نہ کا حق و باطل اور نہ حق و باطل کا صاحب کے نزدیک متشابہ و دو عالم ہے۔ جب کہ ایک اور مسئلہ کا امتثال ہو تو اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مشابہات کا علم ممکن ہے اور انہیں فی العلم میں کے کہ لایا جیسا کہ مشقہ میں کے ایک گروہ کا خیال ہے۔

اک اہم حرف متعلقات بھی مضر بنی کے درمیان کی طرف سے اہم مباحث میں سے رہے ہیں خواہ
مباحث نے اسے طوم و جہیم میں شمار کیا ہے اور ان حرفوں کے اپنے خاص علمی ذوق کے مطابق ان کی جگہ ہے
شاہ صاحب کے نزدیک یہ حرفوں کے نام ہیں اور وہ اچھا لائق مباحث پر روانہ کرتے ہیں اور فیصل
طوبہ صورتوں میں کسی بھی شے کو شاہ صاحب کے اہم بنا کر ہے جس طرح اس کتاب کا نام کتاب کے مباحث

في النور الكبير ٢٥

۱۰۴

۱۰ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں سورۃ النور کی آیت ۲۴ کی تفسیر کی ہے۔

اللہ سے ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ایمانات اور تقویٰات کے ذریعہ تم کو تیار کرتا ہے اس کے نتیجہ میں رحمت خداوندی نفع میں صرف متوجہ ہو جائے اس کی مثال یہ ہے جو بھلا کو دیکھ کر بے حد محبت کرتے ہیں کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور حقیقت میں اللہ نے آدم کو خدا کا ذکر کیا جس کی جنت سے تعبیر کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ اہل جنت جیسا سامنے لیا گیا وہاں کے غلطہ رنجی ہوئے گا اور وہ بد مذکر یا بھلا یا نیکو یا خداوندی غلطہ رنجی ہو جائے گا تو اس کے مقابلہ میں غلطہ رنجی کے لیے آدم کو متنبہ کرے کہ اللہ کی طرف سے آدم کو تیار کرنے کے لیے جو کچھ اس سے وہ جنت سے خارج ہے اس کے چھانچا یہ تعبیر آدم پر واقعی موجب کی حیثیت سے مستند ہوگی اور غلطہ رنجی کی ترمیم بعد حقیقت کے ساتھ کہ جسے یہ بد مذکر یا بھلا یا نیکو یا خداوندی غلطہ رنجی کے لیے مستند کرنا چاہے آدم نے اس کی تائید یا تردید کو سراہی تھی اور وہ جنت سے خارج ہے تو حقیق دیہود آدم کی غلطہ رنجی ترمیم کرنے کے لیے ہودہ کہتے ہیں۔

محمد الحمد لله رب العالمين، والله اعلم بالصواب، ان الله اعلم
 الى اعماله التي وما فيه من الشجاعة والتمسك وسواس الشيطان ذكر
 معانيته واخرجه تلك صورة القريب بحسب رغبته من عالم المثال
 الى النسوت تدريجاً

یہ سب خواہ اور رو رہا ہے اس کی تسمیہ یہ ہے کہ انشاء تعالیٰ کے ارادہ کیا کہ آدم علیہ السلام کی بیگم کے اور اپنے کمال کو پہنچنے کے واسطے جہاں تک وہ درست رہے وہ گئے اور شیطان کے دوسرے واسطے جہاں تک وہ غلط رہا اور جنت سے ان کے اخراج کا تعلق نہ ہو یہ سب عالم مثال سے عالم ناسوت کی جانب تشریف لائے گئے کیونکہ اسے تشریف کی صورت ہے۔

شاہ صاحبؒ نے اس وقت حالات کے سلسلے میں لکھا ہے کہ ان کے صاحب و علی باوجود فرمایا ہے کہ جانتے
 لگا رہا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح کی توجہ دے رہا ہے اور انہیں بہت سے حالات کے خلاف ہی کے لئے لکھا ہے۔
 یہ کہ وہ اب اس لئے بہت سے حالات کو روک رہا ہے۔ اس کے خلاف وہ کہتا ہے کہ یہ کہ وہ اس کے خلاف ہی کے لئے لکھا ہے۔
 تو اس کے خلاف ہی کے لئے لکھا ہے کہ وہ اس کے خلاف ہی کے لئے لکھا ہے۔

۱۔ اہل تشیع کے نزدیک نماز کی صورتوں میں سے ایک اور شرط یہ ہے کہ نماز کے وقت ہاتھ پاؤں اور تمام بدن کو صاف رکھنا چاہیے۔

ای مرضی میں ہوتا ہے کہ اگر جن کے موت کے لئے حکم ہے جو ان کے لئے کہ موت کا سبب اس کا مرض ہے اور اگر بلیب
کے لئے یہی انتظام ہے کہ اس کے لئے موت کا سبب اس کے لئے چنانچہ شاد صاحب کہتے ہیں۔

«عاشق الله» الذي ظهر خارجاً عادته في دينه قائمه انما يظهر في العلم عادته في العبادة
ما نحو ان اسباب ضعيفه كانا وجدت متساوية مشغولة فشاغل تملأ القلب الله تعالى
بالاسباب الاضيقه لئلا يفتقر العادة من كل وجه وفي القرآن والمسته اشارات
تدل عليه في قوله تعالى وما يدركها العارف ان كل شيب منصف وله

[illegible]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بار بار خود بخود غمزدگی کا شکار ہوتا تھا۔ یہ تو ایسی کمالات تھیں کہ ان کے بارے میں شاعرانہ مبالغہ بھی
 "وہ آگ میں جلاؤ گے مجھے جب کہ وہ آگ بے بند ہے جس سے آتش اٹھتی تھی تو افسوس ہے کہ ان کو کائنات کی کثرت
 سے کیا گناہ اور کیا پائیا تھا کہ ان کے بارے میں ہوا کے زور پر چاک کا غمزدگی بہت زیادہ ہو گئی ہو۔ یہ تو غمزدگی ہے
 جسے ہم آج تو بشری غمزدگی کہتے ہیں۔ یہ تو ایسی غمزدگی ہے کہ دنیا کی کائنات کو دیکھ کر وہ اپنے آپ کو اپنے آپ کے غمزدگی سے
 گمراہ ہوا حاصل ہوتا ہے۔"

حضرت ابو علیہ السلام کو قوم ملحدوں نے اور بد اعمال کے بتوں میں ڈال کر کہی شاد صاحب اس کے پیچھے اس
 فرما کرتے ہیں کہ
 "قوم ملحدوں کو دیت اور ٹیلا کا علاقہ ہے اور ان کے دربار کے ہواشی اور غلطی مافی حق کو ان کے حق میں نامناسب
 مطالبہ کر کے اور لوگوں کو غما، چٹا پیر، ایک نماز ایک ایک اس سے بے جا پسند روک کر کہی ان کو ان کے بے جا ایک
 جوئے دے۔"

حضرت سار علیہ السلام کہ قوم خود کو تہذیب کی تعمیر کرتے ہوئے کہتے ہیں
 "ہاں مسکن، شعور، العیال، المنازات، ان القرب، التعمیرات، فی حقہم، طرہاں"

والصیحة له جو کہ قوم خود کا سب سے پہلا اور عقل کا علم تھا تو اس لیے ان کے حق میں مناسب خطاب ضرور اور
چلتا تھا۔

قوم انہوں نے قاتل اور قوم موسیٰ کی نہایت کفریہ اسناد رکھتے ہیں

”مٹنے سے موسیٰ کو در کلاہت کو کچلنے کا حکم دیا اور موسیٰ کا فرعون نے اپنے منکر کے ساتھ قاتل کیا جب یہ
لوگوں کا ایک پیرو پڑنے کو اشرے دریا پر ایک طاقتور ہو اسلئے کہ نہ دریا کو دو دم کر دیا اور اس کے سینے صدر
کو شک کر دیا اور سینے میں اس طرح قصص کیا جس طرح یہ ہوا اور انہوں میں نصرت کرتے ہے جس وقت کہ وہ گھوڑا
میں جالتے ہے۔ چنانچہ تھیں اس ریل کے نہایت بااثر اور فرعون اپنے منکر کے ساتھ چل چکے ہوئے تھے

قوتیر میں بھی دیکھا کہ دو دم پڑنے میں ہوا کے موثر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے کہ اور شاہ صاحب بھی اس کے
قائل ہیں بہرہیں مولانا حمید الدین لڑائی کے ہیں کسی خیال کا اظہار کیا ہے مگر قرآن میں یہاں بھی اس واقعہ کا اظہار
یا تفصیل ذکر ہے فقہ سورہ ۱۰۲، البقرہ ۱۰۹-۱۱۱، اعراف ۲۴، ۲۵، ۲۶ وغیرہ۔

وہاں نہت مسائے موسیٰ کو اخطار کر میں موثر تھا کیا ہے اور ہوا کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں کسی پہلو سے
اگر ذکر کیا جائے تو شاہ صاحب کی حق قرآن کے بیانات اور شہادت سے بجز زیادہ ہم تنگ نہیں معلوم ہوئی۔
نہی اصل اشرطہ بلکہ کے بجز حق منکر کے بارے میں سمجھتے ہیں۔

میسرکب الشفاقة البينة الشفاقة العین القصر بل یسکن ان یکن فالف بمنزلة

الدخان والغمام المکرب والکسوف والخصوف فصا بطور فی الجملہ عین الناس

فیستعمل لادھالی الشفاقة العربیة العالیة اذ صنعت لا یقع فی النفس هذه الاشیاء

بجز جامد کاشف ہو جانا ضروری نہیں ہے بل کاشف یہ کہ یہ وہاں متادہ کے ذریعے چاکر اور سرور میں ہونے
کے درجہ کچھ ہوجو لوگوں کی نگاہوں میں خدا کے درخشاں ہوتے ہے اور اس کے مقابلہ میں اپنی زبان میں ایسے
الفاظ بولنے ہوتے ہیں جو ان کی شہادت پر واضح نہیں ہوتے کہ

یہاں کتاب اس طرح کے واقعات اور ان کی عقلی تفسیر دیتا ہے کہ بحث کرتے ہے ان توجہات کی روشنی
میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان واقعات و خبرات کو قرآن کی آیات اشرطہ سے تفسیر کرتا ہے وہ آیات و اشعار اس

لہ ایضاً مکمل کتابیہ الامارات

تہ جدیدہ جتنا مکمل ہر جہاد باب ۴۴ مکمل

تہ کتابیہ الامارات

تہ جدیدہ جتنا مکمل ہر جہاد باب ۴۴ مکمل

تہ کتابیہ الامارات

معتق میں نہیں کہ انہوں نے واقعات کا اسالیب اور مادہ کی پہلو تھم کر دیا اور اشرطہ کے فیصلہ کا بغیر اسباب و عقل
کے اظہار کیا ہے بلکہ وہ اتفاق اس پہلو سے ہیں کہ ان کے ذریعہ اشرطہ اپنے پیغام کی ترسیل کا اپنے انبیاء کو
کہ اور شکر میں ہر اہم جنت کا اور ان کو اہم تک پہنچایا۔ شاہ صاحب کی کہیں تاویلیں محدث ہیں اور بعض
اسی میں بھی ہیں جن کی تائید قرآن و سنت سے نہیں ہوتی مثلاً اتفاق پر کہ مذکورہ واقعہ شاہ صاحب کی یہ تاویلیں
قرآن نہیں کے لیے کسی متکبرانوں کو بخشنی ہیں اور شہادت کی عقلی تفسیر تاویلی سے کہ ان تک پہنچ گیا ہے
ایک قائل ہوتا ہے اس کتاب کے قبول عام نہ ہونے کا ایک وجہ اس کا یہ پہلو بھی ہے۔

بعض خوش خیال قسم کے دانشوروں نے تاویلیں لکھا دیٹ کو اس نقطہ نظر سے دیکھنے کا کوشش کی ہے جیسے
یہ تاریخ نبوت کی کتاب ہو اور اپنے میں عجم اطفال بشا بکار ہو حال کے طور پر ایک دانشور لکھتے ہیں ”مست
اسام ولی الشرب لہوئے و فخر تب کا اس کے مطابق تاریخ کا عالم بھی غلط ذرا بعد از فکر
یعنی انبیاء کرام کی تاریخ کا اس طرح بھی کردہ سب ایک مسئلہ کی لڑائی معلوم ہوتے ہیں اور ان کی ترتیب میں ایک
فطری اور اتفاقاً ہے۔ یہ بے نظیر بحث ان کی تفسیر تاویلیں لکھا دیٹ میں ہے جو اصل میں تو قرآن میں ہے
مگر جس کا انداز ترجمہ بھی بوجہ ہے اعلیٰ

حالانکہ یہ درست ہے کہ تاویلیں لکھا دیٹ انبیاء کی تاریخ اور ترتیب کے لیے بھی لکھی ہیں اور ان میں اس طرح
کوئی بحث حق ہے یہاں تک کہ یہ بھی غلط ہے کہ وہ فارسی زبان میں بھی لکھی۔

زہراویں

قرآن مومنوں کا شاہ صاحب کی تفسیر میں زہراویں دوسرے اہم ذوال فہم قرآن کی تفسیر کا تذکرہ ملتا
ہے مگر اس کتاب کا صرف تذکرہ ہی ملتا ہے اس کے مضمون کا مطالعہ کسی ایک لشکر کا ایک سرانجام نہیں مل
سکتا ہے بلکہ اس کی مزید مزید ویک کی کسی بھی قائل کو کہہ دے کہ اس کا کوئی نسخہ موجود نہیں ہے ممکن
ہے کہ کسی وقت کسی ذاتی ذخیرہ و کتب سے یہ برآمد ہو جائے مگر اس کا بھی امکان کم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شاہ
صاحب اور عارفانہ ولی الشرب کے علاوہ اور دوسروں کی جو تحریروں کتب یا رسائل و دسترس میں ہیں ان میں سے کسی
کتاب یا رسالہ میں زہراویں کا کوئی ذوال فہم یا اقتباس درج نہیں ہے۔ بجز یہ بات بھی عجیب ہے کہ شاہ صاحب
کے عہد کے کتب تک کسی بھی شخص نے اس کے دیکھنے اور اس سے استفادہ کرنے کا تذکرہ نہیں کیا مگر

لہ بشیر احمد شاہ ولی اشرطہ اور ان کا فخر کرا نیات و مسامحیات مکمل ہر جہاد

بقلم قسم کے ترجمہ وہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ یہ افلاک کے نیچے ہی اور ایک افلاک کے بعد دوسرے افلاک کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کا ترجمہ کرتے ہیں اور اس طرح اس مسئلہ کا کام مکمل ہو جاتا ہے اسے ترجمہ افلاک کہتے ہیں لہ

دوسری قسم کے ترجمہ کے متعلق کہتے ہیں کہ

"بہت سے احادیث اور سے حکام یہ جو کہتے ہیں اور ان کو کیا یہ میں تقدیم و تاخیر کی پہچانتے ہیں اور اسما کے معنی کو اپنے ذہن میں محفوظ کرتے ہیں۔ پھر فارسی یا عبرانی زبان میں پہچانتے ہیں اس عامل معنی کو ادا کرتے ہیں اور اس کو بیان حاصل المفسر کہتے ہیں مکمل

ثاماً صاحب پھر ان دونوں قسم کے ترجموں میں عامل و دشواروں کا تذکرہ کرتے ہیں پہلی قسم کے ترجمہ کی دشواریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پہلے ہی میں اصل یہ ہے کہ اس صورت میں علمائے ترجمہ جھگڑتا ہے اور ایسی ترکیب پیدا ہوئی ہے کہ دوسری زبان میں اس کا ترجمہ درست نہ ہوگا اس میں دو رکعت و تہجد کی اور کئی افلاک استعمال کا ذکر ہو جاتا ہے اس کا سبب زبانوں کا اختلاف ہے بعض افراد اسے حکام کی نفس پر تقدیم جہوں کی ساخت سمجھنا تو اسے استعمال اور مقامات کے اختلاف اور بعض زبانوں میں افلام سے ملوہم کی طرف اشتغال کی دشواری کو بتاتی ہے استعمال کا عقلی ترجمہ درست نہیں ہوتا بلکہ بعض زبانوں میں عقلی مع نہیں ہوتا مثلاً عربی میں کہتے ہیں "فان عظیم الامان" اور اس سے سخاوت مراد ملتی ہے اس کا ترجمہ کیسے تو یہ کہ "فان عظیم الامان" کے ترجمہ کے واسطے اور اس ترجمہ سے کسی کا ذکر نہ طاقت کی طرف دجائے گا مکمل

دوسری قسم کے ترجمہ کی دوسری اور اس کے سبب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دوسرے طریقہ میں بعض ہے اس کی دو وجوہ ہیں پہلی مضمیمہ یعنی معنی کو اختیار کرنا سبب کو حکم اور ان میں ہوتا ثاماً صاحب کے ترجموں کی سبب سبب مضمون کا حرف ہی بنا پڑا یا چلی چلی کسی قسم میں ثاماً صاحب کو لڑ زبان کی اہمیت اور طاقت پر ہندو دیتے ہیں اور ان کو لڑ زبان میں نہ مار لے کر نہ کشا بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جو چند کہ اس سے مقصود خود کو اور نصیحت حاصل کرنا ہے ذکر افلاک کی خصوصیات مقصود نہیں ہوتا بلکہ ان کی قسم کے ترجمہ کا مقصد یہ تھا کہ بڑھنے والے کو لڑ زبان کی معرفت میں ترجمہ حاصل ہو اور اس کی عبارت میں خود کو جس کا ذکر کیا ہو جب کہ یہ چیز بیان حاصل المفسر میں مقصود ہے۔

تیسرے ترجمہ کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ایک گروہ نے دونوں قسم کے ترجمہ کی دشواریوں کو ملاحظہ کیا اور اس

طرح ترجمہ کی کثرت افلاک ترجمہ میں اگر چند کی اور رکات بخش آئی تو دوسرے حکام سے اس کا تذکرہ کیا ہو وہاں حکام کو اس کا رد ہے اور دونوں میں سے ایک کو اختیار کرنے میں یا متعجب کیا تاویلی میں دشواری کی کثرت افلاک ترجمہ کر کے اس کا ملاحظہ کیا اور یہ طریقہ اسباب ذوق تعلیم کے خرافی کے مطابق ہے۔

چوتھی قسم کے ترجمہ کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ جب غیر لہ ان کیوں مل لیا اور ان کی دشواریوں کو ملاحظہ کیا تو جو عقل افلاک اور طاقت کرنے کا خواہش مند ہوا جو ان کیوں کے ساتھ کا جامع ہو اور ان کے عقل سے پاک ہو چنانچہ ایک طرف تو وقت افلاک ترجمہ کیا اور اس کے عقل کو یاد رکھا اور اس کے فنون میں نصرت کیا دوسری طرف بیان حاصل المفسر کو یاد اور غیر مراد کے مشکل مقامات اور ان سے مراد ہوا ہوئے کے طریقہ کو ضابطہ کیا پھر وقت افلاک ترجمہ کی پیروی کی ٹھیک اس نظم کے مطابق جو قرآن میں مذکور ہے اور فعل کے ملامت کے اختلاف کو اپنے اوپر سمجھ کر اور اس جگہ پر جہاں فارسی ترجمہ کی تہجد کی اور رکات لازم آتی ہے یا مل لیا یا نہیں ایسی ترکیب آئی ہے کہ اس کی نظیر فارسی زبان میں نہیں ملتی تو اس کے مساوی حرف عربی کے معنی میں سے اس کی جگہ رکھ کر ترجمہ کیا مثلاً "امکم فاما من شقیل کے لیے آتا ہے اس کے مساوی حرف عربی کے معنی میں مشقیل معروف ہے اور ام معلول ہوا ہے اس کے لیے آتا ہے اس کے مساوی حرف عربی کے معنی میں شقیل ہے مثلاً "قل یا ایہذا الکفارون دخل اللہین کفر و ادخل لہن کفر معون متاویر ہیں اس طرح یا ایہذا الذین آمنوا یا ایہذا المؤمنون یا ہولاء المؤمنین ایک ایک زمرہ میں ہیں۔ نفع المفسر من ناصرین، نفع المفسر من ناصر، ایک نسخ میں ہیں چونکہ اس میں کلام عربی سے مراد معلوم نہیں ہے بلکہ آزاد ہے اس لیے ہمارے دین میں قرآن کی قرأت سات حروف میں کرنے کی اجازت ہے۔

ایک تاریخی غلط فہمی

بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ اس ترجمہ کی اشاعت کی وجہ سے شاہ صاحب کی امن گنت کی گنج گور
الہ آباد قلعہ سے ہٹا کر جہازات کے دل کے مصنف نے ایک اہم عنصر خائل کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب شاہ
صاحب نے غازی پور میں قرآن شریف کا ترجمہ کیا اور اس کی اشاعت کی تو ایک تھک چکا حکم کن ملازم نے گاروہ میں
برپا ہو گیا اور یہ سمجھ گئے کہ ہماری روز کی کمارت ڈھادی گئی۔ اب جیسا کہ قبضہ میں آئیں گے اور وہ چلت
پر ہیٹھ کرنے کو تیار ہو جائیں گے، یہ خیال نے ان کے دل میں ایک آگ بھڑکا دی اور علاوہ کلمہ کا فتویٰ دے دینے
کے علاوہ ان کے صاحب کے کہانی دشمن بن گئے اور اب ان میں مشورے سے ہونے لگے کہ شاہ صاحب کو
کیوں قتل کر دیا جائے۔

مولف مذکور نے اس واقعہ کی پوری تفصیل بیان کی ہے، انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ کچھ عرصہ کی ناز کے بعد
مغربی دہلی، جو تعداد میں سو سے زیادہ تھے شاہ صاحب پر حملہ آور ہوئے اور جب شاہ صاحب نے اپنا
مگنا دیا تو انھوں نے کہا: "تو نے قرآن کا ترجمہ کر کے بکھلا کر عام انسان کی نگاہوں میں ہماری وقعت کو کھو دیا اور
اسی بنا پر شاہ صاحب نے دلی چھوڑ کر گرب جانے کا قصد کیا۔"

کوثریہ کے مصنف شیخ محمد اکرم نے بھی اس واقعہ کو کلامی تحقیق کے ذریعے کتاب میں نقل کیا ہے ان
کے بقول جب علامہ کا اس ترجمہ کا پتہ چلا تو ان کے دل میں کچھ کرانے لگے کہ یہ کلام مجید کی انتہائی بے ادب ہے، چنانچہ
ترجمہ قرآن کے مؤلفین نے بھی اس کو درست تسلیم کے بجائے کہ یہ قرآن کی کرم کی اس عظیم ضرورت کو
اصاحت فی الدین قرار دے کر شاہ صاحب کے خلاف ایک بڑا بڑا محرکہ کر دیا جسے مضطر نے بے رحم کر دیا۔ یہی
سکھایا کہ پوری سلاطین تاریخی سوسائے بربری رہ جانا ان قوم پرست Tumath کے کسی سلف کی برخلاف
دلائے کہ بے قرآن کا بیڑا لیں اس ترجمہ کی دوسری کوئی مثال نہیں ملے گی ایک مسلمان نے فی ذیل میں قرآن کا ترجمہ

مواظف کیا تو ہم ایسے کسی کا مظاہرہ اور اگر وہ بیڑوں کے مکتوبات میں تو رب العزت کا مکتوب ہے
شاہ صاحب نے بار بار اس کا پتہ بکا اظہار کیا ہے کہ یہ ترجمہ عام لوگوں کی اصلاح کے لیے الہ سے محبت
اور شفقت کی بنا پر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب عوام کی دین اور اخلاقی سماجی اور سیاسی
اصلاح کے لیے کسی قدر کوشاں تھے اور اس سلسلہ میں قرآن کی اشاعت کو کسی مددگار سمجھتے دیتے تھے مگر
الموسس ہے کہ شاہ صاحب پر ان کے بعض ناقدوں نے زچا نے کول یا الزام لگایا کہ انھوں نے یہ ترجمہ اپنے
ادب اور روحانی ذوق کی تسکین کے لیے کیا تھا اور انھوں نے ترجمہ کی اشاعت پر Publication پر لکھ دیا
نہیں دی تھی۔

جب کہ یہ ترجمہ اگر ایک طوط زبان و ادب اور الفاظ و معانی کی نزاکتوں کی رعایت کے لحاظ سے چھائی
ہے تو دوسری طرف شاہ صاحب نے اس کی صحت اشاعت اور عام استفادہ پر بھی توجہ دینا شاہ صاحب
کے احساس ذمہ داری اور کمال امتیاز کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ انھوں نے حق اعلان کے
مقدمہ کو ختم کرتے ہوئے کتاب حضرت اس کا بیان الفاظ فصاحت فرمائی ہے۔

اس ترجمہ کے کتبوں کے لیے اس کی تعریف و معیت ہے کہ قرآن کی کمارت کو کلی حروف میں
لکھیں اور اب دوسری کو ترجمہ سے متاثر کریں، امتیاز کریں کہ ترجمہ کے الفاظ میں کوئی تعریف نہ
ورائے اور اشتہار کی نگہوں کی شکل بدل کر صرف نقطہ کے ذریعہ سے جدا کیا اور اضافہ
توضیحی ترکیب کو صاف و موصوف کے کمر و وزیر کے ساتھ لکھیں تاکہ ہر فیل پر روشنی ہو اور اگر ترجمہ
میں کوئی لغت یا مسئلہ نہ لے کے لیے ناما لکھ گے یا کوئی فقرہ بیڑوں کے ذہن کے لیے دشوار معلوم ہو تو مسلمان
مندانہ کتاب کے کب کے حاضر پر اس کے متنی لکھیں تاکہ کسی فرد کو مشکل نہ معلوم ہو۔

خود کیا جاسکتا ہے کہ شاہ صاحب نے ترجمہ کی اشاعت میں کتنی بے بیادوں کا خیال رکھا ہے اور اس کی
صحت اور نزاکت کا کتنا خیال رکھا ہے کیا اس کے باوجود یہ بیکسلی برائت انصاف پر مسکتا ہے کہ انھوں نے ترجمہ کے
پروڈکشن کو ترجیح نہیں دی؟

The Indian Muslim, P. 277.

ث حیات دلی ضلع نیر علی علی پور میں محمد علی کی کتاب

The Contribution of Indo-Pakistan to Arabic Literature.

نیز دیکھئے ڈاکٹر زبیر احمد کی کتاب

Introduction, History of Freedom Movement, P. 501.

ث حیات دلی ضلع ۱۸

ث دہلی کوثر ضلع ۱۸

ث حیات دلی ضلع ۱۸

ث مقدمہ فتح رحمان

ث وید ترجمہ جہاز شفقت خلق مشرف شاہ مقدمہ فتح رحمان

S. A. Rizvi, Shah Waliullah, 40 Volume Arabic, 1988, P. 231.

ث مقدمہ فتح رحمان

منزہ نزدیک خدا اسلام است و اختلاف بخود یعنی در قبول اسلام اہل کتاب مگر بعد از کہ آید یا پیش از انش
 الذی بعد حدود میان خویش و یغنیان میں خدا کے نزدیک اسلام ہے اور قبول اسلام میں اختلاف نہیں کیا اہل
 کتاب نے سحر اس کے بعد کہ ان کے پاس میں اگنی باگِ محمد (وہ ہے) تہریمین و قبول اسلام کا مضامین کے
 شاہ صاحب نے یہ تہنیک کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے مسا میں یہاں اہل کتاب
 حق کو کچھ بوجہ اختلاف میں پڑے لیکن توفیقاً مسلمان ہو گئے مگر کچھ کافر رہے ان کے کو کہ جو یہ نبی جاساں سے
 حد کے علاوہ کچھ اور بھی جب کہ مفسرین نے یہاں فی نفسہ اختلاف م ادا ہے جو یہ یوں کہ عبادت تھی اور جس
 کلمات قرآن میں متعدد مواقع پر اشارہ کیا گیا ہے لیکن شاہ صاحب نے جہاں اسے کو ترجیح دیا ہے وہ آیت
 کے مدعا کو زیادہ واضح کر کے اسے کو بخشنی نے نقل اسے ذکر کیا ہے اس طرح سورہ انشا کچھ نقل
 آیت و اتقوا اللہ الذی تسمون بولہ والا نجار و انما ہر دور اس خدا سے کہ جس کے حوالہ دے کر
 ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قلیل دار کی تعلقات بظاہر سے یہ پڑ کر

لا تہرؤا شاہ صاحب نے یوں کیا ہے سیر سید انان خدا کا ایک دیگر نام اور سوال کی کنید و تہرید اور قطع قیل و دوی
 اس میں شاہ صاحب نے زعفرانی کی تفسیر دیکھی ہے اور دیگر مفسرین نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ دور اس نام سے
 جہاں حوالہ دے کر سوال کرتے ہو اس طرح سورہ انفال کی آیت دیجیے۔

یا ایہا الذین حبستہ اللہ ومن اتبعہ من المؤمنین (انفال ۶۴) آیت قبلہ سے ہے اور تہرہ سے
 یہ راہی ان کے لیے کہ یوں اللہ کا ہے۔

شاہ صاحب نے اس کا تہرہ اس طرح کیا ہے۔ اسے غایب کلمات کنندہ است تراخا و لا فکر دوی
 تکرہ اذ اسلام اسے پیغمبر تہرہ سے کافی ہے خدا اور وہ مسلمان ہو تہا کی چیز کہ کرتے ہیں۔

اس تہرہ میں گو یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ نے اپنی طرف سے اور رسول کی طرف سے حضرت علی علیہ السلام کا حوالہ
 کے مقابلہ میں یوں کہ حصار بندھا ہے اس میں نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر منظور ہے وہاں مؤمنوں کی
 حوصلہ افزائی بھی متعدد ہے جب کہ دوسرے تہرہ کے لفظ سے اللہ اکبر اور مؤمن حضرات ہر دو کے لیے
 ہوا ہے خود کافی ہونے کا امکان کر دیا ہے اس تہرہ میں تو قیل و دلیل نظر پر زیادہ زور ہے اس مضمون کی ایک آیت
 اور دیگر آیت ہے (انفال ۶۴) اور اس میں جہاں میں شاہ صاحب نے اس آیت کا مضمون تہنیک کیا ہے۔ سورہ
 یونس کی آیت۔

و ما یبغی الذین یدعون من دون اللہ شیئاً ان یقتنعوا ان لا یظنوا ان ہما الا یحیی موت
 و یرزقوا اور لوگ اللہ کے سوا شیئ کو پکار رہے ہیں وہ نہ سہو گمان کہیں دیکھ اور محض قیاس آرائی کا
 کہتے ہیں۔

اس آیت میں تہرہ کا مضمون مفسرین نے وصول مانا ہے مگر شاہ صاحب نے اس کو رسول کے ہاتھ سے غفر
 تسلیم کیا ہے اور اس طرح تہرہ کیا ہے۔ یہی وجہ کی کہ اللہ کا کچھ مستثنیٰ کی کہ یہ خدا کے شریک نہ ہوں اور حقیقت میں وہی
 تہرہ کہ حضور میں واقعہ سند درود شاہ کو

اس تہرہ میں سموت ہے کہ میں خدا ہوں کہ میں اللہ کی دعا کرتے ہیں اور اسے اپنے پیغمبر نے نداؤں کی
 طرح منسوب کرتے ہیں یا اس طرح کہ جیسے۔
 اس طرح سورہ بقرہ میں اس میں کہ اس آیت کو کیجیے۔

و انزل اورنا ان ملک قریۃ امونا متوفیہا فقتل فیہا حق علیہا النعل ففعل فیہا قوسا یورا
 دینہا سر (سورہ بقرہ) اور جب اس آیت کو لک کرنا چاہتے ہیں تو اس جگہ کے سرکشوں کو منع دیتے ہیں کہ یہ آیت
 میں کیا کہ وہ اس جگہ فراموش کرتے ہیں اب اس آیت کی ہر بابت ثابت ہو جاتا ہے تو ہم ان کو لکھ کر تہا اور بڑا کر کے
 رکھ دیتے ہیں۔ لا تہرؤا کرتے ہیں۔

یہی تہرہ کہ کچھ کچھ دیکھنا مفسرین نے کثرت انہی آیتوں کو دیکھا ہے اس ثابت شدہ برائے
 دینہ و دہرہ خطاب میں ہم نے ہم نے انہی آیتوں کا یہ مضمون دیکھا ہے۔ یہاں لا تہرؤا کچھ مفسرین نے اس طرح کیا ہے
 کہ ہم ان سرکشوں کو قتل کا حکم دیتے ہیں یعنی اس کو مفسرین نے ہم کو یوں سمجھ لیا کہ جب کہ ہم دوسرے مفسرین
 نے امونا لا تہرؤا کی جگہ کہ ہم اللہ کو قتل کا حکم دیتے ہیں پھر وہ فراموش کرتے ہیں کہ اللہ کو قتل کرنے کے
 اس پر اعتراض کیا ہے کہ قلعہ کرنے پر کوئی دلیل نہیں ہے اس لیے یہ ناجائز ہے اور قتل کے
 مذمت کرنے پر آگے کا لفظ فقتلوا دلالت کرتا ہے نہ

شاہ صاحب نے اس جگہ کہ قلعہ قلعہ ہم ادا ہے مگر یہی غور و تہ سے اس کو اپنے خواہش کا
 اظہار کر کے بنایا ہے اس طرح اس تہرہ نے آیت کا مدعا صحیح بنی کر دیا ہے اور کوئی اشکال اسے پہلو
 بچا گیا ہے۔

۱۔ اختلاف میں حقائق خواص التشریعی میں اس میں کہ آیت ملک

۲۔ اختلاف میں حقائق خواص التشریعی سورہ آل عمران آیت ۱۵۰

دعوت محمد کے سلسلے میں بیرون کے فرسنگ رو فیہ تسمہ کرنا ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ کتنے کو کچھ لایا جئے
کے بعد ان کا رویہ کس قدر اظہار اور استکبار پر مشتمل ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی کچھ اور نہیں کرنا کوئی ممکن
سے دعوت ہے اور اس میں بھی مبعوث کے جانے پر اچھا کوئی ہے اور اس حوالہ سے جس قدر مشہور دعوت
ڈھنکی اسکا بار بار دوسری خبر دیا کرتا ہوں کہ وہ کتاب کو سنے ہی لیا گیا لیکن اس کے بعد اس کے کچھ شعری
حدیثی مسئلوں کو سنا ہے۔ حدیث کے اندر لڑائی خود پر پیدا ہو جاتی ہے۔ بزرگ حضور کی نہیں کہ ہم حدیث کو دیکھ کر
ہو اس لیے حدیث کی وجہ سے جو قاضی پیدا ہوئی ہیں ان کی خدمت میں وہ دعوت دہی اور اس کا ہم چہرہ میں مثال
ہیں۔

ترجمہ میں تنوع

شاہ صاحب نے ترجمہ کرتے وقت اس بات کی نگہداشت کی ہے کہ اگر کوئی آیت اپنے اندر ایک سے
زیادہ معانی رکھتا ہے تو اس معانی کے دہے برابر ہی تو اصول نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ترجمہ میں ایک
کو ذکر کیا ہے اور صاحب نے دوسرے کا اظہار کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی ایک مجموعہ پر شرح
مصرع نہیں ہے بلکہ وہ اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دونوں ترجمے اپنی جگہ درست اور صاحب کی اور
دونوں کا اشتہار کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً وہ مائیں رسول ان باقیہ الا یاق ان الله خلق جن کتاب یحیو
الله ما یتا و یحییٰ فی غنمہ ام ان کتابہم الب و اللہ وہم الب کا ترجمہ کرنا۔ فقاری نے کیا ممبر کا بیان دیکھا
بزرگ عالم خدا پر خلق سے قوت والے ہفت ماہ کی سالہ خبر یہ کہ خود ثابت کہ ہر چہ خواہ نزدیک اوست
ام کتاب میں کوئی مخلوق کسی بنیاب کو نہیں کہ وہ مثال لائے کہ اگر اللہ کے حکم سے ہر خلق سے موت کے
پے فزشتہ ہے خدا کی وجہ سے ان کو کرنا ہے اور جو کتاب ہے اور جو کتاب ہے ثابت کر دیتا ہے اور ان کے نزدیک
ام کتاب میں کوئی مخلوق ہے۔ صاحب نے دوسرے ترجمہ کی مراد میں کہتے ہیں: "و شاید کہ کسی شخص
بائشہ کہ خود را شرح است۔ مستحق ملک خدا سے حفاظت بخیر خود و ثبات نگہ دار و آئہ خود و نزدیک
اوست کوں مخلوق" اور لکھتا ہے کہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ اپنے شریعت سے مخلوق کرنا ہے خدا سے
تفاتی کہ چاہتا ہے اور باقی رکھتا ہے کہ چاہتا ہے اور اس کے نزدیک وہ مخلوق ہے۔

اس طرح الحاقہ ما الحاقہ وما ادرك ما الحاقہ کا ترجمہ کرتے ہیں۔ "قیامت ہیست آن
قیامت وہ چہ چہ زردار در کربت ہیست" ان قیامت۔ "و قیامت کیا ہے وہ قیامت اور کس چیز سے تم کو خبر دے
کیا کہ کیا ہے وہ قیامت" اور دوسرے ترجمہ کی فائدہ کی خاطر یہ اس طرح کرتے ہیں۔ "معمومت ثابت

کیا ہے وہ معومت ثابت اور کس چیز سے تم کو مطلع کیا کہ یہ معومت ثابت معفا یکذبت بعد ما الدین
والنکین و کا ترجمہ کرتے ہیں۔ "کیا اسے کوئی چیز مل سیکر تر بعد الدین بعد پروردگار خود را باہر اسے
امثال پیرا۔" اسے تو ہی ان تمام نصیحتوں کے بعد جو اسے اعمال کے باب میں لکھی گئی تھیں کہ تم کو نبوت
کرنا ہے۔ اور صاحب نے دوسرے ترجمہ کا ذکر کیا کہ اسے یہ کہ نہیں چہچہا اوست نگویہ توں خود را بخبر و مقدم
ہوا اسے اعمال بعد از ہم پند ہیں اسے لکھ کر کہ کسی تمام نصیحتوں کے بعد جو اسے اعمال کے بعد میں آپ
کے لکھ کر کہ اوست جتنی سنا کر وہ دونوں ترجموں میں جو نکات ہے وہ اہل نظر سے مخفی نہیں۔

اب سرور عالم کی ایک آیت ملاحظہ کیجئے اور اشارہ ہے

ان اللہ انکسر و ایاہ و ان لعلت اللہ انکسر و مقتدر الفسکہ ان تاد عون الی الامان

فتکفون (الروم۔ ۱۰)

اس کے ترجمہ شاہ صاحب نے اپنی طور کیا ہے۔
محمداً آنکاز کافر شدہ و خدا و خود را نشان را تحقیق دشمنی دشمنی خدا اشارہ دیکھ کر خود کو کافر
دروغیا ہوئے۔ یہاں تک کہ ان کی ہر چیز خدا و ترست از دشمن و دشمن شہود و را۔
یہ شک و شک کا ترجمہ ہے ان کو توڑ دیا جائے کہ کہ تحقیق خدا کو خبر دے کہ خدا اس وقت کہ تم
و خدا کی ہر طرف سے اس کے ہر چہ کی طرف سے زیادہ ہر اسے بتا رہا ہے کہ اس وقت سے دشمن
کے مقابلہ میں۔

اس کے ترجمہ کے اعتبار سے مطلب یہ ہوگا کہ اگر جب یہ اپنے اندر خود را عاقل کر دے وہ اپنے آپ سے دشمنی
ہے دوسرے ترجمہ کے اعتبار سے اس طرح کہ تم سے دشمنی دشمنی و دشمن خدا اشارہ اوست ترست از
دشمن دشمن خود را تو خود را تو خود را خود را ہوسے ایمان کے کافر پانہ ہے اس ترجمہ کے اعتبار سے مطلب
یہ ہوگا کہ ایمان قبول کرنا گویا اپنے آپ سے دشمنی کرنا ہے۔

ترجمہ کی چند نسبت

شاہ صاحب نے بعض مواضع پر عام مفروضے سے باطل ممتاز ترجمہ کیا ہے اور اس ترجمہ کی وجہ سے آیت
کو ناسخ نہیں ہوا ہے۔ مثلاً "و لا یؤتہ" دلی الذین یظنون انفسہم طعام مسکین۔
و لا یؤتہ" کا مطلب ہم کو خود پر مقرر کیا جیتے ہیں کہ ہم روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں اور وہ فدیہ دے کر
روزہ چھوڑ گئے ہیں۔ روزہ ان آیت کا مفسر قرار دیتے ہیں۔ لیکن لوگ جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت

سے کر تے ہیں۔ شاہ صاحب نے ان دونوں سے نفرت تہرہ کی ہے کہ وہ واجب است برائے ماکولہ تو اندوہ
خبر کہ عہد ارتطام ایک درویش مسرت سے اس ترجمہ سے دوسری باتیں روٹا ہوا تھا کہ یہاں تک کہ بتا برآیت کو
منسوب قرار دیا جاتا ہے یا یہاں خود وصف مانتا ہے اس طرح اس سے تو بک آیت "ومنہم الذین
یؤفون العہد" وغیرہ ہوا ان نقل از من غیر حکم لیمن باللہ وہ فیمن یلزمین وجہ اللہ
امنوا منکم۔ والیہ ۱۰ کا ترجمہ کرتے ہیں "انرا لیا انرا کہ انرا کہ انرا کہ انرا کہ انرا کہ انرا کہ
جو عرض است بگوئی سب کوئی ایک است برائے شاہ ابوری کہ اگر گشت خدا قبول کی کہ شورت سلمان داد
رست است برائے ان ایمان از شاہ "اور ان کی سے وہ لوگ میرے پیغمبر کو کھینچ دیتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ وہ تو بک کوئی ایک آپ کہتے وہ سب کوئی ایک ہے جہاں سے یہ وہ خدا کی بات پر یقین کرتا ہے اور کھینچ
کے مشورے کو قبول کرتا ہے اور جو کچھ تم میں سے ایمان لائے ان کے لیے یہی ہمت ہے۔

یہاں حضرت نے دو میں علیہ منین کا مصعب یہ لیا ہے وہ مسلمان اور مذکور کا ہے گویا اس میں مسلمانوں
کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ شاہ صاحب کے اس ترجمہ سے آیت کو بھی پیچھا ہے وہ یہ ہے کہ ساتھیوں کہتے
تھے کہ نبی تو سب کی باتیں سنتا ہے اس کا جواب دیا گیا کہ انہوں نے اسے یہی بہتر ہے۔ یہی سب کی باتیں
کہا جاتا ہے مگر یہاں تک قبول کرنے اور ان کے خلاف حال قدم اٹھانے کا تعلق ہے تو وہ نہ منہ و خوں کیا کے
مشورے سے قبول کرتا ہے گویا اس آیت میں شاہ صاحب نے "مشاررہ" صوفی الاہرام کے منہم کو مرث
لیا ہے۔

ترجمہ اٹھانے میں اس سلاست روانی میں اور ان کی قبولیت اور عہد کی دولت بھی بہت ہے اور اس
وجہ سے وہ عام ترجمہ سے ممتاز ہے تلاوت کے وقت قرآن کے اظہار فقرات نزاکت تیسرے اور حسن
الفاظ سے بخاری جو تلفظ تھا ہے شاہ صاحب نے کوشش کی ہے کہ اس طرح کی لذت ترجمہ کے اندر بھی پیدا
ہو جائے اور قرآن کے ساتھ ترجمہ قرآن بھی قاری کے ذہن و دل میں گہرا کرے مثال کے طور پر سورہ الم نشرہ کی
ابتداء آیات کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔

انہ فصحی ج لک صد سہل و وضعنا عنک ولزینک الذی العنض طہوک ورا فضا لک فکوک
ایک لادہ مذکور کہ ہائے تو سیز ترا "ووز نکریم" اور "وایا ہر گراں کہ وہ بود نیست ترا" ولند سا تجمہ ہائے

شاہ اس ترجمہ کا ذکر شاہ صاحب نے حاشیہ پر کیا ہے اور یہی ان کے نزدیک قابل ترجیح ہے چنانچہ انہوں نے کھری
قدر سے تفصیل سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ دیکھیے انوار کبیر ۱۱

تو مجھے تر اس ترجمہ میں سلاست اور قبول کی جیسی کہ ساتھ ایک طرح کی غایت ہائی مانتا ہے ہر فقرات
کما سے مستعار ہے۔

بعض مقامات پر اس محسوس ہوتا ہے کہ ترجمہ کے زیادہ موزوں نہیں ہے خلاصہ مگر اور فخر "کے قضا کی تیت
دیکھیے۔

فانطلقا حتی اذا التقيا خلا ما قاتله قال اقبلت لفسا ذکیہ یابن یونس لقد جئت قبیلاً نکراً۔
راکب ۴۳، یہی راہ رفتند تا دیکھ کر برورند با تو چائے خضر شکست اور گفت موسیٰ آگشتی لفسی پاک را
بیر قضا صلی علیہ برائے آوردی قبیلاً نکراً پسندیدہ۔

خلاصہ کا ترجمہ روان مناسب حال نہیں ہے انہوں نے اسے اس سورہ میں غیبیہ کا لفظ استعمال
کیا گیا ہے مگر جو ان اس از کہ کہتے ہیں جس نے بعد طوفان ہار کر کیا ہو اس لیے وہ قرآنی حکام کا تکلف ہو جاتا
ہے جب کہ حکام اس از کہ کہتے ہیں جو ان طوع کو پہنچا جو اور وہ قرآنی حکام کا تکلف نہیں ہوتا۔ اسی لیے
آیت میں حکام کی صفت "فان ذکیہ" "معلوم ذات بیان کی گئی ہے اور اس کی طرف حضرت عبداللہ
حاشیہ کے اشارہ کیا ہے۔

بکرا سلاخوں کو اقتدار کی بشارت ملے ہے۔

(۲) وحوالہ کی کتب آپ دیکھیں جو عسکر واید دیکھیں جنہوں نے مکہ من بعد ان الخ اسکو علیہم وھکما ان اللہ بھانتھم انصروا۔ (الفتح ۲۳) اور وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے ہاتھ سے دینی قہار سے قتل کیے اور قہار سے ان کے قتل سے جہنم مکہ کے قریب تک لوگوں کے بعد اس کے کھلم کھانا پر ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں کو دیکھ رہا تھا۔

اس ذیل میں لکھتے ہیں کہ بلاشبہ جندہ ضعیف کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ یہ آیت فتح کی بشارت ہے اس لیے کہ اس دن کا امنی کے خلاف یہ تحقیق کے قبیل سے بیان کرنا بشارت کی ایک قسم ہے۔

(۳) جو مسلمان بہ جمعاً کی فوج کے اس طرح کرتے ہیں یہ ایک قسم کا اشارہ ہے کہ جہاد شروع ہو گا اور رخصتے اپنی فوجوں اور جہادوں کو حاصل ہو جائے گا آخری نبوت میں ہے اور مکہ میں جہاد کا حکم نہیں دیا گیا تھا البتہ جہاد کی طرف سے یہ کہ شاہ صاحب کی تفسیر سے واضح ہوتا ہے اشارہ ضرور کر دیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی راہ میں مجاہد ایک لازمی مرحلے کی حیثیت سے آئے گا اور رخصتے اپنی کامیابی کا معاملہ ہے گا جو لوگ اس میں شریک ہوں گے وہی رخصتے اپنی کے حقدار ہوں گے۔ مذکورہ تینوں مثالوں سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شاہ صاحب قرآن سے کس طرح انقلابی اور سیاسی امور میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور مظلوم کے ماحول میں غلبہ اسلام کا اشارہ دکھاسکتے ہیں۔

تطبیق

شاہ صاحب کے پسندیدہ موضوعات میں سے تطبیق کا موضوع ہے یعنی مختلف آیات احادیث اور نظریات میں تطبیق دینا یا ارمان میں بھی شاہ صاحب نے نظریہ تطبیق سے فائدہ اٹھایا ہے قرآن و حدیث میں تطبیق کی مثال ملاحظہ ہو۔

"انھما عورہ عینکما المیۃ والذی لم یحضر الخنزیر وما اهل بہ بغیرہ فہو ذلیقہ" (۱) اس نے تم پر پورا ہوا جو اور پورا اور سور کا گوشت اور جس چیز خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔ اس کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ اگر تم یہ کہو کہ آیت میں تو حرمت کو مذکورہ اشیاء میں مضموم کر دیا گیا ہے جاننا حدیث میں سنا ہے۔ دوسرے اور ان کا فائدہ دوسری چیزوں کو لکھا حرام شریک کیا تو وہ تطبیق کیا ہوگی۔

ملہ عاشقہ فتح اربعان

ملہ عاشقہ فتح اربعان

میں کہتا ہوں یہ ضرور حقیقی نہیں، اضافی ہے، لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ قرآن کے مقابلہ میں کہا گیا کہ جہادوں میں مذکورہ اشیاء کے مظلوم کوئی چیز حرام نہیں ہے۔ اور رخصتے میں مذکورہ اور اس کے فائدہ ملے سورقوں میں لکھتے ہیں کہ مثال ملاحظہ ہو

مازلہ میں آتینہ اس کتاب یعلون انہ منازل من رایتہا العتق (۲) اور وہی لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس بات کو یقین کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ یہ قرآن آپ کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہے

اس کے جس میں لکھتے ہیں کہ سورقوں میں مذکور ہے کہ یہود قرآن کی تحدید کرتے ہیں اور وہی سورقوں میں کہا گیا ہے کہ یہود اس کا گدب کرتے ہیں۔ اس کا وجہ یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے تو ان کا ایک یہود کو اپنی شریعت کے اتباع کی دعوت نہیں دی تھی، یہی بنا تمام یہود صدق قرآن کے سبب تھے کہ قرآن کا حکم یوں بول رہے تھے کہ یہود اس کے خلاف اور ان کے خلاف دیکھنا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو ان کو بھی اسلام کی دعوت دی تو یہ لوگ حاد میں مبتلا ہو گئے، سیرت ابن اسحاق میں اس مضمون کے کئی قصے مذکور ہیں۔

رابط آیات اور نظم قرآن

شاہ صاحب کا نظم قرآن کے مسلمانوں میں مقبول بہت واضح ہے وہ انہی الجواظ اور رابطہ کے قائل ہیں مگر چونکہ قرآن کا مقصد رہا دعا ہے اس لیے وہ ترتیب اور نظم کو صرف صورت کی پیروی نہیں کرتا۔ شاہ صاحب نے انھوں نے اس مسئلہ پر تفصیل لکھو گی ہے اس مضمون کے پیش نظر انھوں نے آیات کے ترجمہ اور تفسیر میں اصل مطلب اور حکمت پر زور دیا ہے تاہم تاویلی طور پر آیات کے رابطہ اور نظام کو بھی انھوں نے موضوع بحث بنایا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے قرآنی آیات کے مضامین کا ترجمہ کیا ہے اور اس کا نام آجنگ یونان وضع کیا ہے مثلاً سورہ بقرہ کی آیت۔ "والذین یؤمنوا ولا تجوزوا نفس

ملہ عاشقہ فتح اربعان

ملہ

سیرت ابن اسحاق میں اس قبیل کے قصے درج ہیں۔

مذکورہ جگہ سب مہینے میں مطلق ہیں یعنی ہجرت کے بعد کے واقعات ہیں جگہ ایسا کوئی تو اس میں نہیں ملتا ہے یہ مسلم بن عقیل میں یہود قرآن کی مخالفت کا جواب کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ یوں بولنا قرآن کی مخالفت کا جواب ہے۔ ملاحظہ فرمائیے ان کا بیان کہ وہ قرآن پر مشرور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حکمت اور مصطفیٰ جہاں کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہر لوگ کے زمانہ انصواب بیان کی وقت کی گئی ہے چنانچہ قرآن کی آیت "لَقَالُوا مَعْشَرَ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَلَّمَتْكُم بِآيَاتِهِ فَتَوَلَّوْا" سے پہلے جو لوگ یسوع علیہ السلام کے زمانہ کے وقت تھے ان کے آسمانی
الٰہانہ مرتبہ کو کتاب پر لکھا اور انصواب و فضول کی جو ترتیب ^{مختص} ان کے لیے اب یادگار ہے۔ یہ سب اس سے
ثواب ہے جسے ان فرشتے نے جو انصاف کے تقاضے میں خود کو انصاف سے علیٰ اہل اللہ و علیٰ سب کے مرامات اور حضرت
عج کے مکتوبات کا مطالعہ کر رہے ہیں ان قرآن میں شریف کے زمانہ ان کے انصواب کے خلاف بولتے تو وہ تیرے بعد وہ
ماترے نہ رہتے۔ اہل اللہ ان کے انصواب کے وقت کی تائید و توثیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

شاہد لہ افتر سے قرآن کو شامی طبع سے شامہ نامی ہے جو وقتِ اظہام اور بہانات پر شامی ہو اور حسبِ ضرورت وقتِ مختلف ہا میں کیا کہوں مگر جو عنوان میں نکلیا گیا اسے مندر معلوم ہوتا ہے اس وقت میں جو کہ کوئی واقف ہے کہ عنوان اور سورہ جوئی میں اس لیے ان کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ مقام انیسواں حسبِ موت و ضرورت میں نظر آئے ان کا حسبِ موت ہوتا تھا معلوم کیا ہے گواشاہ صاحب تہ قیام کو نہیں مانتے ہو ضروری بھی نہیں سمجھتے یہ خیال ایک سرک داخل کیجئے کہ گنگا بہر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ عنوان قائم کیا جائے اور دیکھا کہ کوئی بنا رہا ہو۔

یہ بات کہ انہی جہالت پر مبنی انہیں حکم کیا گیا اس لیے مستحکم مسلم ہوتا ہے۔ شاہد صاحب کا قول انہیں بلکہ مولانا فاضل نے ان کی حیرت سے استنباط کیا ہے۔ یہ ہر بلال شاہد صاحب کے بعد ان کے جانشینوں کی راہ راہ آیت پر زیادہ توجہ ان کے صاحب زادہ شاہد محمد امجد علی نے لے کر انہیں دیا ہے۔

اقسام القرآن

شاء صاحب نے قرآن کی قسموں پر بالعموم اپنی تفسیر میں اہل انبیاء نہیں کیا ہے بلکہ اہل مکہ میں اس پر
تفسیر بہت کی ہے۔ انفسر مکہ میں یہ محاکمہ کہ عرب اپنے خدا کے شرع میں شکیب سے کام لیتے تھے
اس مطلب پر بالمشہور بہت کچھ بڑوں کا ذکر کیا ہے البتہ سورہ الزخوف کی حسب ذیل آیت کی تفسیر میں
مکمل نے جو کچھ عبادہ الہ کے عقائد اور احوال کے بیان کے لیے لکھا ہے۔

محرم و کتاب المبين انما جعلته قرانا عربيا على كل عقول و الرزقون (۳) و هم کتاب و دشمن

کی قسم کہ ہم نے اس کو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ تم سمجھو

کسی چیز کی قسم کا یہ خیال اس کے لازم کو ثابت کرنے کے لیے اس بات پر رکھا ہے کہ وہ چیز اپنی دلیل آپ سے چاہے کیے کی قسم بلب میگوئی و زلف جلوں کو تو کہہ مشرقی دل۔ ہائی گویا قرآن اور خود اپنی ذرات کی قسم ادا تھا لی اس لیے کہانی کے کردہ کو اپنا دلیل ہے اس پر کسی غار کی یاد دینا کہ ضرورت نہیں۔

الفاظ کی معنی

[illegible]

اسرائیلی روایات کے بارے میں موقف

اس رنگ روایت کے سلسلہ میں شاہ صاحب کا نظر نظر میرا کہ انھوں نے خود بھی کچھ احوال کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ یہ ہے۔ اس رنگ روایت کے بارگاہ اہل کتاب سے منقول ہیں۔ گو کثیر اہل علم میں اس طریقہ مسلم کی حدیث سے قطع احوال میں شال نہیں کیا۔ مگر اسی طرح اہل بیڑا کے مسئلہ کو کہ نہیں مکتفی اور دوسروں کو شروعات کو سامان کرتی ہیں۔ شاہ صاحب نے پوری تفسیر میں اسی ضابطہ کی پیروی کی ہے۔ مگر بعض مقامات پرچیان انھوں نے قرآن و تفسیر کو جمع نہ کر دیا۔ بلکہ یہ وہاں ظاہر ان کی نظر سے آئے کہ دوسرے اہل قول و فکر سے اور اس وجہ سے اہل کتب و دین سے نظر کشی کران سے قرآن کی اگر کوئی سے تفسیر کرنا ہے مثال

کتاب اور وہب بن منہور فرما حافظہ ان کثیر کا یہ خیال زیادہ قریب قیاس مسلم ہوتا ہے۔ زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ اس آیت کے مصداق نگاری کے بعد اسے اولاد کی دعا مانگتے تھے اور جب ان کو اولاد مل جاتی تو خود دستور شرک کا ارتکاب کرتے تھے۔ اگر کو اس کا مصداق ہو تو قیود و قیود کی بیویوں کی طرح ان پر حد تاب نازل ہوتا کیونکہ انبیاء کی بیویوں کا معاملہ صبر و سہم سے سخت ہوتا ہے تو ان کے لئے کافہ صبر ہے کہ سید نبوت کو گرا لے کے بچائے روایت کے علم کو قبول کر لیا جائے اور اس موقع پر شاہ صاحب کو دور عموکس ہوتے ہیں۔

شمال اور مثل لہ میں مطابقت

قرنی ہی شیخ شاہ صاحب نے اشغال القرآن کی تشریح کا بھی التزام کیا ہے اور ان کو چارے مکانات اور ان میں شکل لہ پر متعلق کیا ہے۔ اس المطابق میں شاہ صاحب کا اپنا ذوق بھی شکس ہوتا ہے مضافاً سورہ بقرہ کا آیت

يَعَادُ الْبَرْقُ يَخْطُبُ الْبَارِضُ كُلَّمَا اَضَاءَ دُخْرٌ مَشْرُوبٌ وَ اِذَا اَخْلَصَ عَلَيْهِ سَمُومًا - (د. بقرہ ۲۰) برق کی یہ حالت ہے کہ مسلم ہوتا ہے کہ آج ان کی دہائی اس نے لی جہاں اور ان کو دھکیلی، چمک ہوئی تو اس دہی روشنی میں چٹنا شروع ہو گیا اور جب ان پر تاریکی ہوئی تو پھر کھڑے کے کھڑے رو گئے۔

اس کی تشریح کرتے ہیں اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ مخالف لغت نیست کہ تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور جب قرآن کے پیش مواظبت سے ہیں تو ان کو تیسرے ہوتے ہیں مگر ان سے نہیں کہ غائر نہیں ہوتا ان مسافروں کی طرح جو اولوں کی تاریکیوں میں ہیں اور تاریکی کی چمک میں وہیں قدم اگے کر رہتے ہیں اور ہم نبوت کو کھڑے ہوتا ہے میں نے

سورہ ابراہیم کی آیت

الشمس تزکین غروب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کلمۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء (د. بقرہ ۲۰) کیا آپ کو مسلم نہیں کہ اللہ مثال میں ان مثال میں ان کے طیبہ و قیود اور ان کی کردہ مشابہ ہے ایک پاکیزہ روایت کے جس کی غیب گوی ہوئی ہو اور اس کی شائیں اونٹنی کی میں

لے جاشی فتح الرحمن

جساری ہوں ؟

اس کی تشریح کرتے ہیں شریعت حق حکومت میں ثابت ہے اور دنیا میں جو روز تازگی حاصل کرتی ہے اور لوگ اس کے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ملت عاجز حکومت میں استقرار نہیں رکھتی کیا لوگوں کے درمیان پہنچتی ہے اور ہم تشریح ہوتی ہے ؟ لے

سورہ بقرہ کی آیت

غروب اللہ مثلا عبد المملوک الا لا یقدر علی شئ من رزقہ منار ذلک فاحسنا! (نور اہل ۵۰) اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتے ہیں کہ ایک تو ہے غلام جو دوسرے کا مملوک ہے اور وہ کوئی اختیار نہیں رکھتا اور دوسرا غلام ایسا ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھا رزق عطا کیا ہے اور وہ اس میں کھلے اور چپے غلام فرق کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟

اس کی تشریح کرتے ہیں کہ جسے ہم نے ان دو مثالوں کا حاصل یہ ہے کہ تیسری دیت و قدرت و نتیجہ ہے وہ آقا کے برابر نہیں ہو سکتا جس طرح کہ وہ غلام طاقت و زمانہ کے برابر نہیں ہے اور جس طرح لوگ اپنے عزیز صاحب ہدایت کے برابر نہیں ہے۔ ان تمام ممالک کا لایا اس تشریح غائبی میں کیا گیا ہے کہا جا سکتا ہے کہ گویا کوڑے میں سمندر کو سموٹا گیا ہے۔

غلام اور برید کی غلافیت

شاہ صاحب نے غلام اور برید کی غلافیت کو قرآن سے ثابت کیا ہے مثلاً سورہ الحج کی آیت الذین ان مکنا ہم فی الارض انما هم الصلوة والاکرام لا و امورنا بالمعروف ونہو عن المنکر و ذلک عاقبۃ الا موصو۔ (الحج ۳۱)

اس کے جس میں ممالک ہے کہ اس آیت میں غلام اور برید کی غلافیت کی صحت کو دلیل ہے اس لئے کہ یہ صفت اور میں مہاجر میں سے تھے اگر نہ آیت میں جس کا تذکرہ ہے اور زمین میں جس کو جو نے چنانچہ غلام ہو کر ان کا صفت غلام اور ذلک اور ام بالمعروف و نہی عن المنکر اس سے ظاہر ہو چو کہ غلامین کی الارض ان میں صحت کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے کہ وہی غلافیت نبوت ہے۔ ان کے شاہ صاحب نے ان کے الفاظ میں تفصیل سے اس مسئلہ پر گفتگو کی ہے۔

لے جاشی فتح الرحمن

لے جاشی فتح الرحمن

شاہ صاحب نے خلافت کی دھمکی کی ہیں ایک خلافت عام اور دوسری خلافت خاصہ خلافت خاصہ
اور ایک خلافت عام ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ صانع من بعدی الخلفین سنتہ
شاہ صاحب نے خلافت خاصہ کو لازم ہی غلط کہا اور مہاجرین سے روئے نہ کیا ہے اور اس پر اجولنے
کو کہہ آیت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ جتنے ہیں کہ

”الذین یحییٰ مہاجرین ولین کی شان یہ کہتا ہے ان الذین یقاتلون بانہما خلقوا من اہل کے بعد کہتا
ہے الذین یحییٰ مہاجرین ومن دینہم لیسویحون۔ اس کے بعد فرمایا الذین ان مکہ ہم فی الارض انما صوموا
الصلوۃ وآتوا الزکوۃ وامسوا بالعرفۃ ونبوہن الشکر ان کلمات کے معانی کا خلاصہ یہ ہے کہ مہاجرین
اور بنین جن کو قتال کی اجازت دی گئی ہے ہمارے میں اللہ کی بات ہے کہ اگر ہم ان کو زمین میں نکلیں وہ یہ کہیں
Head of the State بنائیں تو یہ لازماً حکم کریں گے زکوۃ دیں گے ہم بالمعروف اور نیکوں میں الشکر
برائوں میں الشکر جاری میں شامل ہے جو کہ احد شرکات غریبے اور شرابی قتال سے روکنا ہی حکم
میں مظلوم اور اقامت حد کو یگانہ شامل ہے اور ہم بالمعروف میں وہی علوم کا احیاء بھی شامل ہے کہ ہم جتنے
لوگوں میں لازم ہوگا کہ مہاجرین میں سے جو شخص زمین میں نکلے گا اس کے ہاتھ سے تمام مظلوفات اہم
پاکستان

سورہ النور کی حسب آیت کے ضمن میں لکھا ہے

وعد اللہ للذین امنوا و عملوا الصالحات یتختلصون فی الارض کما استخلف
الذین من قبلہم ویملکون لہم ینصر اللہ الذی انزل الحق لیسر ویسب لیسر لہم من
بعد ینصرون اما لیسر وحق فی لیسر یقولون شیئا ومن کفر بعد ان اذک ذالک
ہم الغاصقون ر انور۔ ۵۵

”مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کی تفسیر حدیث میں بیان ہوئی ہے یہی ”خلافت میرے بعد تیس
سال تک ہوگی“ شاہ صاحب نے اس اجمال کو ازالۃ الخفا میں کھولا ہے وہ آیت کی
تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

”لفظ منکر حاضر میں کی وقت جمع ہے کہ تمام مسلمانین کی طرف سے اس لیے کہ اگر تمام مسلمان اجماع سے تو

الذین امنوا و عملوا الصالحات کے ساتھ خلافت حکم کے ذکر سے انکار لازم آیا پس غلط معنی یہ ہے کہ یہ وعدہ
نزل قرآن کے شاہدوں کے گروہ کے لیے ہے کہ جس میں وہی ان کی کوششوں اور اجتہاد کے مطابق ہو رہا
آئے گی کہ

شان نزول

شاہ صاحب نے حاشیہ میں حسب ضرورت شان نزول کے بیان کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے انھوں نے
اختصار کے ساتھ ان آیات کی شان نزول بیان کرنے کے لیے لکھا ہے جس کے معنی کی تفسیر شان نزول کی وضاحت پر
موقوف ہے ان کے علاوہ دیگر آیات کی شان نزول کے بیان کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے مثلاً سورہ البقرہ کی آیت
”یا ایہا الذین امنوا لا تلغوا فی امرنا و لا تفرحوا فیہ ناوا سعوا و لا تفرحوا فیہ عذاب الیم کی شان نزول
بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”یہودیوں کی ایک شرارت یہ تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے اور لفظ
”مرحبا“ کہتے اس لفظ کے دو معانی ہیں ایک یہ کہ ہمارا مدد کیا کیے اور ہم بقیہ تفتت کیجیے دوسرے یہ جو حق
رکھنے والے مشرکوں کو دینا ہوتا، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس لفظ سے روک دینا تو خدا کا در بندہ ہو جائے۔
سورہ احزاب کی آیت ”ما یحاکم المؤمنون ولا المؤمنات ان یتقدی اللہ ورسولہ“ اس میں ایکوں

لہو الخیرۃ من امرہ و من یعص اللہ ورسولہ فقد ضلّ الامینا“ وہ ہر کسی کو من
مرد اور عورت کو یہ حق نہیں کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کی کام میں اپنا کچھ اختیار
کھینچیں اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کو نافرمان کرے وہ مصرعہ کر کہ جو بوجہ کی شان نزول کے اسے اس میں سمجھتے
ہیں ”وہی آیت قرطبی است بان کہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحت زینب برائے زینب علیہ زوجہ و زنا
زینب اور پورے مکہ کو وہ راستہ دیا جس میں مناسب حال ایسا ہوا، اس آیت میں قصہ کی طرف اشارہ ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے زینب کو زید کے لیے پیغام نکاح بھیجا جسے زینب اور ان کے بھائی نے ناپسند
کیا اور یہ فعل ان کے حال کے مناسب وقت تھا۔

اس شان نزول میں ایک اشکال پیدا ہو گیا ہے کہ شاہ صاحب نے زید کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیغام نکاح کو ناپسند کرنے میں زینب کے ساتھ ان کے بھائی کو نہ لکھا تو یہ کیا ہے اور دوسرے مفسرین نے
ان کے بھائی عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی صراحت کی ہے کہ

لے ازالۃ الخفا من خلافة الخلفاء

حاشیہ ترجمان

لے ازالۃ الخفا من خلافة الخلفاء

لے ازالۃ الخفا من خلافة الخلفاء

حاشیہ ترجمان

اعراب میں جن کے کردار اور رویوں کو نشانہ بنایا گیا ہے اسے اظہر من الشمس علی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ سے پہلے اور ذکر وہ غلام کا کلام اسی چیز کی یاد میں سے کر دیا تھا جنہوں نے اشراف و جبر اور افاضت کا فتنہ دیکھا یا شروع کر دیا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے زینب کے حلق ہونے کے بعد فوراً نکاح کر لیا تو ان غفلت پرستوں نے اسے بھی فتنہ سازانہ موضوع بنایا اور کہنے لگے تو تم کو کھڑے اپنے منہ سے پہلے کی غفلت سے شادی کر لی تھی کہ لاشہ زینب کو زینب جنت میں لے جائے گا اور وہ اشیات نے بھی حالات میں نزاکت پیدا کر دی تھی چنانچہ مولا امین صلی اللہ علیہ وسلم اس بیت کے شمس میں چلے گئے ہیں۔

مبارک نزدیکی میں حکم کی نوعیت یہاں ایک عام ہر ایک کے بیان کے لیے وقت کے حالات واقعات نے مناسب فضا پیدا کر رکھی تھی اس سے یہ بات اظہر من الشمس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم و روایت کی خلاف ورزی کسی ہوشیار سامع کے لیے ہمارا نہیں ہے بات یہاں کے تنقیضات کے باطل خلاف ہے اور اب اس کا نام غلبہ ہوتا ہے وہ صریح خلاف کام غلبہ ہوتا ہے ایمان کا یہ تحقیق ان منافقین و منافقات پر واضح ہے کہ انہوں نے جو یہ شرع سے اس سورہ مبارکہ پر بحث سے تاکہ وہ اشر کے رسول کی کامل افاضت پر متوجع ہو اور اگر وہ اس کے لیے تیار نہیں ہیں تو اس کے نتائج جھٹکنے کے لیے تیار رہیں گے۔

اس پورے مسئلہ کلام میں دو باتیں واضح کرنا مقصود تھیں ایک یہ کہ نسب کے اعتبار سے ایک اعلیٰ خاندان کی صاحب زادی اور دوسرے تہذیب و تمدن کا غلام یا اشراف و نجاست ہو سکتا ہے اور اصل چیز وہی ہو کہ اور وہی خوست ہے نہ کہ قبائلی و خانہ داری کی روایت چنانچہ اشراف اہل قرآن نے زینب کے نکاح کے ذریعہ جس خاندان و قبیلہ پر اپنی اشراف و اراذل کے جاہلی تصور کو ختم کر دیا دوسرے یہ کہ منہ و بیان میں بیانیہ نہیں ہوتا اور اس کی مطلقہ سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں چنانچہ عابد کا یہ تصور کہ منہ و بیان میں بیانیہ نہیں ہوتا ہے اور اشراف میں ہمارا کلام اور اراذل ہے اور حقیقی بیٹے کی طرح اس کے حقوق و فرائض اور معاہدات ہوتے ہیں اسلام نے اسے ختم کر دیا اصل مقصود انہی دو جاہلی تصورات کو ختم کر کے اسلامی تصور پیش کرنا تھا۔

خلاصہ کلام

فتح اعراب میں بیعت سے نکاح اور منجومات اہل طہ کی دلچسپی کے لیے موجود ہیں اس کے علاوہ شاہ صاحب نے اپنی پیشکش کیوں بالخصوص حجة الوداع الیہ السلام و تنقیضات اہل طہ و اہل کفر اور مناسبات وغیرہ قرآنی آیات سے استفادہ اور استفادہ کیا ہے اس میں بھی بڑی مہارت ہے اس طرح

نہ کہ ہرگز ان ۲۳۴ تفسیر سورہ اعراب آیت ۴۱

کے حالات بھی بحث و تحقیق کا اہم پہلو ہیں عربوں کی نفوذ و طغوان سے ان سب کا اعلا نہیں کیا ہے بظاہر بحث یہ ہے کہ شاہ صاحب نے قرآن کریم کو کھینچے اور کھانسی کی ہوا کشش کی ہے وہ بعد کی حلوں کے لیے مشعل راہ ہے اس کا لانا سے بھی کہ قرآن ہی اسلامی شریعت کا معبود نہیں اور اس میں بھی ہے جب کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت و ترجمان ہے اور فقہاء کے اصول انہی سے مستند ہیں اور اس لحاظ سے بھی کہ قرآن ہی مسلمانوں کے نظام حیات کا میزان ہے شاہ صاحب نے جس طرح فہر کی درازی و غشزی و غلوئی کی سحر و جادو جیسے عظیم معجزہ کی مثالوں سے قرآن کو دیکھے اور ان کی انکار، بدھ و سرکار کے کھانے ان خود قرآنی آیات کی تہوں تک پہنچنے کی ہمت کی ہے اس میں بعد کے اہل علم کے لیے یہ پیغام ہے کہ وہ بھی اہل طہ کی مثال اشراف و اشراف کی مثال کردہ کتاب میں خود نکھر کے لیے استعمال کر لیا قرآن کا طریقہ ہے جس کی مثال اشراف اس منجر طیب سے دی ہے جس کی جڑیں زمین کی جہوں میں چیرست ہیں اور شاخیں آسمان کی بلندی میں ہیں اور وہ ہر لمحہ اپنے رب کے حکم سے چل رہا ہے قرآن کی تازگی و تازگی میں ہم نہ بولیں اور اس کی شہادت میں بھی عام بولیں گے اس سے استفادہ کے لیے فہر کی و ذہنی صلاحیت کے ساتھ استفادہ کی صلاحیت کی ضرورت ہے۔

ناخذ ومصادر عربي

١ ابن عابد بن (الشامي)	رد اعتبار على در مختار	مكتبة رشيدية كوتة مصر
٢ ابن حجر بن محمد بن عبد الله	الطعام النيران	دار الكتب بيروت
٣ ابن جاشم	سيرة النبي	دار الكتب بيروت
٤ الناصر طاهر بن	جمهرة انساب العرب	دار المعارف مصر
٥ ابن فلكان	وفيات الاعيان	مكتبة الجمعية المصرية
٦ ابن حنبل ترمذ	اشعث	كتب خازن رشيدية
٧ ابن قيم الجوزية	اراد المعاني	مكتبة المزار بيروت
٨ ابن قيم الجوزية	اطعام الرقيق	ادارة المطبعة المصرية
٩ ابن مسعود بن	سليم تشريلي	مطبع عام
١٠ ابو حامد الغزالي	المستقصى	دار المطبعة المصرية
١١ ابن عرب بن	مسند	مطبع دار الكتب
١٢ احمد بن محمد بن محمد بن	الاصناف في تفسير الصحابة	مكتبة مفتي ليد
١٣ اسماعيل بن كثير	تفسير القرآن	مكتبة ليد
١٤ اسماعيل بن كثير	السيرة النبوية	دار المطبعة بيروت
١٥ اسماعيل بن كثير	هدية السامعين	مكتبة اسلامية قطن
١٦ اسماعيل بن كثير	الاصناف العشرة	تبركان
١٧ اسماعيل بن كثير	توزيد النواحي في تفسير القرآن	مكتبة رشيدية
١٨ جمال الدين سيوطي	الاصناف في علوم القرآن	دار المطابع بطن
١٩ جمال الدين سيوطي	جلالين	مكتبة
٢٠ خير الدين زركلي	الاطعام	مطبع كوتة تونس
٢١ سيد محمد امين	اصناف الشهد	مطبع الانصاف بيروت
٢٢ خمس الدين سرخس	المسود	مطبع
٢٣ محمد بن حسن بن	امهر العلوم	مطبع ب

٢٤ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٥ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٦ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٧ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٨ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٩ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٠ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣١ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٢ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٣ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٤ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٥ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٦ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٧ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٨ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٩ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٤٠ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن

٢٤ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٥ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٦ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٧ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٨ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٢٩ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٠ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣١ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٢ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٣ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٤ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٥ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٦ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٧ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٨ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٣٩ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن
٤٠ حمد بن محمد بن	حمد بن محمد بن

۱۶۲	ولی اللہ دیوبند	مصنف	مطبع دارالآلہ دہلی ۱۲۹۹ء
۱۶۳	ولی اللہ دیوبند	الانہ الخدام من خلافت الخلفاء	مطبع مدرسہ عربیہ
۱۶۴	ولی اللہ دیوبند	المقدرة لقاہن السجود	کتاب خانہ دارالاسلام دارالاحمد لاہور
۱۶۵	ولی اللہ دیوبند	ہدایات	اسلامی پریس نزد محمد علی دہلی
۱۰۶	نامعلوم	سب خواہد (علمی)	مولانا رفیع الدین پریس اسلام آباد
۱۰۷	نامعلوم	تفسیر کبرج	بنیاد فہنگ تہران ۱۳۳۵ھ
۱۰۸	نامعلوم	غیرت	پنجاب لٹریچر سوسائٹی لاہور
۱۰۹	نامعلوم	غیرت شریک ترصلہ علی خارجی	پاکستان
۱۱۰	نامعلوم	دائرة السدوت بزرگ اسلامی	تہران ۱۳۳۵ھ
۱۱۱	نامعلوم	تفسیر قرآن (علمی)	دہلی پریس اسلام آباد
۱۱۲	نامعلوم	ترجمہ قرآن (علمی)	دہلی پریس اسلام آباد

اردو

۱۱۳	ابوالکلام آزاد	تعلیم القرآن	ادارہ ترجمان القرآن لاہور
۱۱۴	ابوالکلام آزاد	تہذیب و احسان دہلی	مکتبہ جامعہ اسلامیہ دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۱۵	ابوالکلام آزاد	تاریخ دعوت دوم بیت	مکتبہ تحقیقات و نشریات مکتبہ ۱۳۵۵ھ
۱۱۶	عقلمانی حسین قاسمی	زمانہ القرآن	مکتبہ اکیڈمی دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۱۷	عقلمانی حسین قاسمی	ماہنامہ سورج قرآن	ادارہ رحمت عالم دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۱۸	عقلمانی حسین قاسمی	شاہ ولی اللہ اور ان کا علمی و ادبی گہا	پنجاب لٹریچر سوسائٹی لاہور
۱۱۹	امیر شاہ خاں	امیر الزاریات	سہارن پور
۱۲۰	امین الرحمن صوفی	تہذیب قرآن	تاج پریس دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۲۱	بشیر احمد	دارالعلوم دہلی	آگرہ ۱۳۵۵ھ
۱۲۲	بشیر احمد	شاہ ولی اللہ اور ان کا علمی و ادبی گہا	بیت افکات لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۲۳	حمید الدین فراہی	مباحثات	مکتبہ اسلامیہ
		مجموعہ تفسیر قرآن و ترجمہ امین	
		امن اسلامی	لاہور بہت

۱۲۴	غلیق احمد لکھنوی	شاہ ولی اللہ کے سیاسی سکتات	نورۃ المصنفین دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۲۵	غلیق احمد لکھنوی	تاریخ سلسلہ چشت	ادارہ ادبیات دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۲۶	محمد بخش دیوبند	حیات دہلی	مکتبہ سفینہ لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۲۷	سالم قاسمی	جائزہ ترجمہ قرآن	مکتبہ سادات القرآن لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۲۸	سالم قدوائی	ہندوستان مفسرین اور ان کے علمی تفسیر	مکتبہ جامعہ دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۲۹	سید احمد آکر آبادی	مسلمان کا روح و زوال	نورۃ المصنفین دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۳۰	سید محمد سیال	علماء ہند کا شاندار ماحول	کتابستان دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۳۱	سید محمد صفائی	آکارا الصنادید	دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۳۲	سید علی عثمانی	علم الکلام	دارال مصنفین اسلام آباد ۱۳۵۵ھ
۱۳۳	شیخ محمد کریم	روح کوثر	لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۳۴	فیروز اسٹن شارب	تاریخ صوفیائے گجرات	جیل اکیڈمی احمد آباد ۱۳۵۵ھ
۱۳۵	عبدالحق بزرگشاہ	مفہومات (مجموعہ ادب فارسی)	کراچی ۱۳۵۵ھ
۱۳۶	عبدالحق حقانی	مقدمہ تفسیر حقانی	مکتبہ چشم دارالاشاعت دہلی
۱۳۷	عبدالحق مکتوبی	ذوالکرام	مطبع علی گڑھ کالج لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۳۸	عبدالحق مکتوبی	شاہ ولی اللہ دیوبند	سادات علی گڑھ لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۳۹	عبدالحق مکتوبی	شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ	مکتبہ سارگودھا لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۴۰	"	شاہ ولی اللہ اور ان کے سیاسی تحریک	کتاب خانہ پنجاب لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۴۱	عبدالصمد عارم	تاریخ التفسیر	نورۃ المصنفین دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۴۲	غلام احمد حیرتی	تاریخ تفسیر و مفسرین	تاج پریس دہلی ۱۳۵۵ھ
۱۴۳	غلام رسول میر	سید احمد شہید	کتاب منزل لاہور
۱۴۴	غلام شکاری	گودار ہمارے دستِ رحم فعلی احمد	اسلامک بک سٹور لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۴۵	غلام محمد علی	مدنی الفتنہ	قول کتب و نسخہ لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۴۶	غلام محمد ابراہیم	حکومت مصر	کیمیل پور پاکستان
۱۴۷	غلام محمد ابراہیم	انکشاف شاہ ولی اللہ	لاہور ۱۳۵۵ھ
۱۴۸	غلام محمد ابراہیم	انکشاف شاہ ولی اللہ کے مکتوبین	لاہور ۱۳۵۵ھ

179

14

14

14

147

14

934

07 2002

نگرہی

۱۳۸ محمد ابراهیم باستانی	خود و خانواده و حیات و مرگ	کرامت و معجزات
۱۳۹ محمد ابراهیم باستانی	دعا و ابرار	شاه ولی الله که کبیر است و آقا
۱۴۰ محمد ابراهیم باستانی	تذکره و تخلص و کلمات و احوال و زندگی	ولی محمد
۱۴۱ محمد ابراهیم باستانی	تفصیل حیات و احوال و احوال	نادر
۱۴۲ محمد ابراهیم باستانی	علم و حدیث و کلام و فقه و کلام	ابوعلی و تخلص و احوال و کلام
۱۴۳ محمد ابراهیم باستانی	ولی الله	نادر
۱۴۴ محمد ابراهیم باستانی	دعا و تخلص و کلام و احوال و کلام	کامری
۱۴۵ محمد ابراهیم باستانی	از حیات و شاه ولی الله	مجلس شام و اسلام
۱۴۶ محمد ابراهیم باستانی	شاه ولی الله و احوال و کلام	اسلام آباد
۱۴۷ محمد ابراهیم باستانی	اصول و تخلص و شاه ولی الله	تخلص و کرامت و معجزات
۱۴۸ محمد ابراهیم باستانی	تذکره و حیات و شاه ولی الله	هندستان و اسلام و کلام و حدیث
۱۴۹ محمد ابراهیم باستانی	هندستان و اسلام و کلام و حدیث	نادر
۱۵۰ محمد ابراهیم باستانی	ادب و کلام	

۱۶۱	محمد نامہ مکتوبہ جدیدہ	۱۶۱	بہارِ سوسائٹی آف ٹیڈا انشورنس کمپنی
۱۶۲	ہندوستانی علومِ قرآنی کے کتب	۱۶۲	نصابِ تفسیرِ قرآنیہ ۱۹۱۵ء
۱۶۳	طب و وظائف	۱۶۳	دائرہ مسافتِ اسلامیہ
۱۶۴	سیرتِ محمدی و رد و کفر و کفر	۱۶۴	طب و وظائف و وظائف و وظائف
۱۶۵	دلی شورشِ آبِ حیات	۱۶۵	کراچی ۱۹۱۵ء

C. A. Story, *Persian literature*, London, 1953.

Azeez Ahmad, *Studies in Islamic Culture in the Indian Environment*.

اشارہ (اعلام)

الف

ابراہیم - ۹۳۰۹۲
 ابراہیم آخری - ۳۸
 ابراہیم بن علی - ۸۱۰
 ابراہیم کرکی - ۳۶
 ابراہیم مدنی - ۴۲۰۳۹
 ابراہیم خیر آبادی - ۹۸
 ابراہیم شاہ شرقی - ۳۰
 ابن ابی حاتم - ۱۳۸
 ابن ابی شیبہ - ۶۵
 ابن ابی حمزہ - ۹۱۰۹۰
 ابن اسحاق - ۱۳۲
 ابن اوس - ۱۰۵۰۱۰۳
 ابن تیمیہ - ۸۲۰۷۲
 ابن کثیر - ۱۳۸
 ابن کثیر - ۱۵۹۰۱۵۵۰۱۵۵۰۱۵۰
 ابن مندور - ۱۳۸
 ابن نجار - ۶۵
 ابن ہشام - ۱۵۵
 ابن یوسف خیر آبادی - ۲۲
 ابن احمد بن یوسف - ۱۵۹۰۱۵۵
 ابن الاثیر (دیکھئے مودودی)
 ابن بکر - ۱۳۶
 ابن بکر احمد بن عامر - ۱۳۰
 ابن بکر جصاص - ۱۳۸۰۱۱۳
 ابن بکر محمد بن فضل - ۱۸۰۱۳
 ابن بکر محمد بن اسماعیل - ۱۳

ابن سعد - ۱۳۸

ابن سید الناس - ۷۷

ابن عمری - ۶۵

ابن عمری - ۱۳۸

ابن حاکم - ۶۵

ابن تیمیہ - ۱۲۵۰۷۷

ابن کثیر - ۱۳۸

ابن مندور - ۱۳۸

ابن نجار - ۶۵

ابن ہشام - ۱۵۵

ابن یوسف خیر آبادی - ۲۲

ابن احمد بن یوسف - ۱۵۹۰۱۵۵

ابن الاثیر (دیکھئے مودودی)

ابن بکر - ۱۳۶

ابن بکر احمد بن عامر - ۱۳۰

ابن بکر جصاص - ۱۳۸۰۱۱۳

ابن بکر محمد بن فضل - ۱۸۰۱۳

ابن بکر محمد بن اسماعیل - ۱۳

ابو جعفر بن محمد - ۱۳

ابو جیم خالد بن ہانی - ۱۳

ابو جیم رازی - ۱۵۰

ابو یونس شرانی - ۲۲۰۲۲

ابو یونس شافعی - ۷۶

ابو یونس فاروقی - ۷۵

ابو یونس ندوی - ۱۲۰۸۵۰۹۲

ابو یوسف - ۱۲۸۰۱۲۳۰۱۱۵۰۱۳۷

ابو داؤد - ۶۵

ابو الرضا محمد - ۵۲۰۳۳

ابو سعید - ۸۰

ابو سعید رائے بریلوی - ۳۸

ابو ظاہر مدنی - ۳۶۰۳۶

ابو القاسم بن اسحاق - ۱۵۰

ابو طلحہ ملک - ۳۱

ابو طلحہ حسین - ۲۱

ابو قتیبہ دینوری - ۳۸

ابو الکلام آزاد - ۱۳۳۰۱۱۱۰۹۸

ابو جیم - ۶۵

ابو جیم - ۱۱۱

ابو یونس - ۶۵

اسحاق بن محمد بن ہادی - ۳۷

احمد بن فضل - ۱۱۷

احمد بن درویش - ۱۸

احمد بن محمد قشاشی - ۳۶

احمد بن علی محمد - ۱۸

احمد بن یوسف مومل - ۲۰

احمد بن علی شادوی - ۳۶

احمد بن علی شادوی - ۳۶

احمد بن علی شادوی - ۵۶

احمد بن علی - ۶۳

احمد بن علی - ۱۳

احمد بن علی - ۹۳

احمد بن علی - ۳۶

احمد بن علی - ۳۳۰۳۱۰۵۳

احمد بن علی - ۸۹

احمد بن علی - ۱۰۲

احمد بن علی - ۱۵۰۱۳۹۰۹۳

احمد بن علی - ۵۲

احمد بن علی - ۳۳۰۲۸

احمد بن علی - ۳۸

احمد بن علی - ۱۵

احمد بن علی - ۱۷

احمد بن علی - ۸۲

احمد بن علی - ۱۸

احمد بن علی - ۲۷

احمد بن علی - ۵۵

احمد بن علی - ۲۹

احمد بن علی - ۹

احمد بن علی - ۸۵

افضل سیکوٹ ۳۲

اقبال لاہوری - ۵۶

اکبر بادشاہ - ۸

الہ اسرار - ۱۵

آؤسی - ۱۱۲

ام کلثوم - بنت عقبہ بن سبط - ۱۵۵

است الرحیم - ۵۲

است المعزیہ - ۵۲، ۵۲

امداد اللہ مہارسی - ۱۸

امیر شاہ خاں - ۱۶

امین اللہ گرجہ پوری - ۳۸

امین الحسن اعظمی - ۱۵۷، ۱۳۳

امین کشمیری - ۵۹

امین بولی امینی - ۳۸

اورنگ زیب عالمگیر - ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹

اوس گرجائی - ۷۲

اہل اللہ - ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹

ایوب قازقی - ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲

بابی - ۷۶، ۷۷

بخاری محمد اسماعیل - ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲

بہاؤی محمد عبدالقادر - ۳۳، ۳۴

ہرالدین لڑکی - ۸۵

بدھ قاضی - ۳۲

بربر - ۱۵۱

بشیر احمد - ۹۶

بکر بن عبداللہ - ۵۰

بندار - ۵۰

بیاد الدین نقش بندہ - ۲۵، ۱۹

بیاد الدین عمر - ۲۲

بیاد شاہ خضر - ۶۸

بہرام شاہ - ۱۷

بہرہ - ۶۵

ت

تاتار خاں - ۲۹

تاج الدین گل - ۶۶، ۳۶

ترغی ابویسی - ۱۵۰، ۹۱

تیمور - ۱۸

شار الہائی بی - ۵۹، ۵۲، ۳۸

شامل آرا پوری - ۳۸

ج

جبار اللہ لاہوری - ۳۸

جبال - ۳۳

جانی - ۱۰۲، ۳۳، ۳۴

جزمیس - ۳۱

جلال الدین اکبر و بیگم اکبر

جلال شمس - ۱۱۳، ۱۱۴

جلیب - ۱۵۵

جمال الدین - ۳۳

جمال الدین شاہ - ۳۸

جیل - ۵۵

جوزقانی - ۶۵

جوزی - ۸۱

جہانگیر - ۳۸

جہانگیر جہانگیر (جلال الدین بخاری)

جیش ابراہیم - ۳۷، ۳۸

جیش ابراہیم - ۱۸

ح

حاجی طہیز - ۲۱، ۱۵، ۱۳

حاکم - ۲۱

حامد - ۵۲، ۳۳

حسن - ۱۵۰

حسن نجفی - ۳۶

حسن بن علی سندوی - ۱۳

حسن بن محمد زین الدین - ۳۸

حسن بن علی افغانی - ۱۷

حسن بن علی وصالی - ۳۸، ۳۷، ۳۶

حسن بن علی چرخانی - ۲۲

حسن ناگوری - ۳۱

حماد المستوفی - ۱۳

حمید الدین فراہی - ۱۴۰، ۹۵

حمید الدین ناگوری - ۳۱

۱۴ - ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹

خ

خلیب بخاری - ۶۵

خضر - ۱۸

خلیف احمد نظامی - ۸۰، ۱۱

خلیف بن احمد بخاری - ۱۳

خوارزمی - ۶۵

خیر الدین سورتی - ۳۸

خیر الدین زوی - ۱۶

د

دانیال - ۳۳

داؤد - ۹۲، ۴۸

دراوہ کلی خاں - ۱۰۰، ۹

دلی - ۶۵

ذریعہ الشرف - ۱۲

داری فخر الدین - ۱۵۸، ۳۶

رجب علی لطف - ۸۳

رجب علی تبریزی - ۲۶

رستم خاں - ۳۶

رحمان علی - ۵۲

رحیم گل پوری - ۱۱

رستم علی بیگ - ۳۸

رشید احمد انصاری - ۸۵

رشید الدین بیہندی - ۱۶

رشید الدین مراد آبادی - ۳۸

رفیع الدین شاه - ۱۰۷۵۵۵۲۰۴۸۰۸
 رکنیه - ۵۵
 روی جمال الدین - ۱۰۲۰۷۲
 زادری بولغر محمد بن سلیمان - ۲۹
 زبیر محمد - ۱۰۳۰۹۱۲۸
 زعفرانی بهادر الله - ۱۵۸۰۱۳۹۱۳۴۰۱۳۳۰۱۳۲
 زیب انصار - ۳۹
 زین الدین - ۵۳
 زین العابدین - ۲۳
 زینب - ۱۵۷۰۱۵۳۰۱۵۵۰۱۵۳۰۱۵۳
 زید بن عمارش - ۱۵۷۰۱۵۹۰۱۵۵۰۱۵۳
 زید بن ثابت - ۷۸

۳

ص

سالم قدوائی - ۱۲۰۰۳۱
 سهره الحسینی - ۱۲۳
 سرکسی کمال الدین - ۱۲۰
 سیدی شیرازی - ۱۰۲۰۱۹
 سید الحق الحقی - ۲۹
 سید بن جبر - ۱۳۸
 سید نقیسی - ۸۲
 سید احمد بن پوری - ۸۵
 سکندر دودی - ۲۱
 سلطان الحق - ۳۷
 سلطان محمد خان - ۲۰

سلطان فارسی - ۱۲
 سلمان تروی - ۸۵
 سلمان رشدی - ۱۳۷
 سلیمان التیمی - ۱۵۰
 سلیمان بیک شاه - ۲۵
 سلیمان - ۳۱
 سمرقندی ابوالفیث - ۱۵۸
 سمره بن جندب - ۱۵۰
 سمرنگ - ۱۷
 سورا آدنا بکر حق - ۱۵
 سید عماره سول بکی - ۵۲
 سید شریف جرمانی - ۱۹
 سید گلزار - ۲۲
 سید علی خان - ۳۹
 سید ساقی - ۷۱
 سید مغرب جادوی - ۳۳
 سید سلیمان تروی - ۸۵
 سید علی جمال الدین - ۸۸۰۸۵
 سید علی - ۱۵۸۰۱۰۸۰۹۱۰۹
 سید بن - ۸۹

ش

شانی محمد بن ابوریس - ۱۸۱۰۳۹
 شاه محمد - ۵۲۰۳۳
 شاه افغان - ۳۹

شاه عالم - ۱۰۷۵۵۸۰۵۷۰۳۹۰۹
 شکیل خانی - ۸۳۰۷۰
 شرف الدین محمد - ۳۸
 ششبی - ۱۳۲۰۱۰۵
 شیب - ۹۲
 شمس سران حقیقت - ۲۹
 شمس الدین - ۲۲۰۳۱
 شریلی - ۹۲
 شوکانی - ۹۸
 شباب الدین محمد دولت آبادی - ۲۰۰۲۸
 شیر ملک - ۳۱
 ص - ۱۲
 صالح - ۹۳۰۹۲
 صالح - ۵۲
 صدر الدین صلاقی - ۹۷
 صدر الدین بخاری - ۳۱
 صدر الدین شیرازی - ۲۷
 صدیق حسن خان - ۵۵
 صفی الله - ۱۲۲۰۱۲۱
 صفی بن ولی قزوینی - ۳۹
 صلاح الدین - ۳۳
 ضحاک - ۹۱۰۹۰

ب

طبری محمد بن جریر - ۱۵۸۰۱۵۵۰۱۳۸۰۱۲
 طماوی - ۸۱۰۹۵

طهاسب شاه - ۲۱
 ظفر الاسلام - ۳۵۰۳۰
 ظفر الدین مستانی - ۱۰۷
 ظهیر الحسن شارب - ۳۹
 ظهیر الدین ولی ابی - ۹۳۰۸۳
 عادل شاه - ۳۲
 عادل ملک - ۳۱
 عارف و شاهی - ۳۳۰۲۱
 عاشق ابی - ۱۰۷
 عالم دودی - ۲۹
 عاشق - ۱۲۹۰۱۲۸۰۱۲۵۰۱۲۳
 عبدالاعلی - ۱۳۹
 عبد بن عید - ۷۵
 عبد الحارث - ۱۵۰۱۱۳۹
 عبد الحق محدث دودی - ۸۳۰۷۷۰۳۳
 عبد الحق حقانی - ۱۹
 عبد الحسینی - ۳۸
 عبد الحکیم - ۳۳
 عبد الحی - ۳۳۰۳۳
 عبد الرحمن کورسی - ۳۷
 عبد الرحمن شاه - ۵۳
 عبد الرحمن - ۱۵۰۱۱۳۹
 عبد الرحمن شوی - ۵۲۰۳۸
 عبد الرحیم شاه - ۱۳۵۰۱۳۴۰۱۳۳۰۱۳۲
 عبد الوهاب - ۷۳۰۵۲۰۳۹

ع

ن

- تاریخ شاہ - ۲۵
تاریخ بھارت - ۹۱۰۹۰
نہج خاں - ۱۰۰۱۰۹
تذکرہ احمد - ۱۱۰۱۵۰۱۳
تذکرہ المہدی حسن - ۳۹
تذکرہ نجم الدین عمر - ۱۶
تذکرہ احمد فریدی - ۵۵
تذکرہ المہدی محمود دہلوی - ۳۰
تذکرہ المہدی نعمانی سی - ۳۴
تذکرہ نیشاپوری (دیکھئے حسن علی محمد)
تذکرہ شہزادہ - ۳۴
تذکرہ حسن انصاری - ۱۰
تذکرہ حسن راشد - ۳۲
تذکرہ المہدی نعمانی خاں - ۳۵
تذکرہ المہدی نعمانی خاں - ۵۳۱۳۸
تذکرہ المہدی حسن نعمانی - ۳۸
تذکرہ - ۱۵۱۱۳۶۱۹۲۰۴۹
تذکرہ المہدی نعمانی - ۸۱

و

- تذکرہ المہدی - ۳۳۱۴۱
تذکرہ المہدی - ۴۹۰۳۹
تذکرہ المہدی - ۲۱
تذکرہ المہدی - ۸۳
تذکرہ المہدی - ۱۵۱۰۱۵۰

ز

- زادوں - ۹۲
زادوں - ۳۶
زادوں - ۳۱
زادوں - ۹۳۱۹۳۱۴۱

ح

- حاجی مہدی - ۱۵
حاجی مہدی - ۱۱
حاجی مہدی - ۳۵۱۱۹
حاجی مہدی - ۲۳
حاجی مہدی - ۳۸
حاجی مہدی - ۴۲
حاجی مہدی - ۱۰۵

AF-693

طوبیٰ ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفرنامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com